نظرِ بد سے بچاؤ

کے طریقے اور علاج

تالیف

عبداللہ بن محمد السدحان

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ
حافظ عباس انجم گوندلوی

اضافہ
محمد طاہر نقاش

دارالابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نظر بد سے بچاؤ

کے طریقے اور علاج

تالیف

عبداللہ بن محمد السدحان

تقدیم کل من فضیلة

الشیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع

الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین

الشیخ ناصر بن عبدالکریم العقل

الشیخ محمد بن عبدالرحمن الخمیس

الشیخ عبدالمحسن بن ناصر العبیکان

ترجمہ

حافظ عباس انجم گوندلوی

اضافہ

محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دار البلاغ محفوظ ہیں

نظر بد سے بچاؤ

کے طریقے اور علاج

تالیف .... عبداللہ بن محمد السدحان

ترجمہ .... حافظ عباس انجم گوندلوی

اضافہ .... محمد طاہر نقاش

اشاعت .... مئی 2016ء

• لاہور: دار الاندلس 37230549 ۔ دار السلام شوروم 37232400 ۔ مکتبہ قدوسیہ 37330896 ۔ مکتبہ سلفیہ 37237184 ۔ کتاب سرائے 37320318 ۔
اسلامی اکیڈمی 37357587 ۔ نعمانی کتب خانہ 37321865 ۔ مکتبہ رحمانیہ 37224228 ۔ مکتبہ دار الہدیٰ 37638557 ۔ البلاغ 35717642 ۔
البلاغ (فیصل روڈ 042-35717642 گلبرگ 042-35717642 ماڈل ٹاؤن 042-35942233)

• راولپنڈی: مکتبہ سلفیہ کشمیری بازار ۔ 5536188 ۔ دار الفکر اسلامی 0321-5210287 ۔ مکتبہ عائشہ 0321-5075075, 051-5551014 ۔
• اسلام آباد: المسعود اسلامک سنٹر 2261366 ۔ البلاغ 2261420 ۔ دار السلام شوروم 0321-5370378 ۔ الہدیٰ انٹرنیشنل 0321-5014006, 051-4434615
• کراچی: فضلی سنز 32212991 ۔ مکتبہ دار القرآن، 021-32211998 علمی کتب خانہ اردو بازار 32628030 ۔
• فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204 ۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 041-2628292, 0300-6626021
• پشاور: سراج کتب خانہ 214720 ۔ الفرقان اسلامک بک سنٹر 0321-9094773 • جہلم آباد: مکتبہ اسلامیہ 0333-2607204
• واہ کینٹ: البلاغ 051-4541148 • سیالکوٹ: مکتبہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591911 مکتبہ الاذان 0332-8787888

دار البلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
127 ۔ ب، ... بازار، لاہور
0300-4458595, 042-37361426

... اس کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ خاص طور پر عربی عبارات میں صحیح الفاظ میں پوری طرح احتیاط کی ہے۔ لیکن ... بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو از راہ کرم مطلع فرمائیں۔
آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

المکتبۃ الرحمانیہ
99 ... جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
نمبر 22660

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- انتساب ---------- 7
- حرف تمنا..... ''نظر بد'' تباہیوں و ہلاکتوں کا سبب ---------- 10
- یہ کتاب نجومیوں اور شعبدہ باز عاملوں سے بچاتی ہے ---------- 12
- یہ کتاب علاج بالقرآن اور مسنون دعاؤں کے ذریعہ علاج بتاتی ہے ---------- 15
- حاسدوں کی نظر بد کا شکار ہونے والوں کے لیے راہنمائی ہے ---------- 18
- ذکر الٰہی سے غفلت کی وجہ سے لوگوں میں بہت سی بیماریاں پھیل چکی ہیں ---------- 20
- ایسی بیماریاں عام ہوگئی ہیں کہ جن کا علاج جدید میڈیکل سائنس میں نہیں ---------- 22
- دم کی افادیت سے انکار لاعلمی و جہالت کی بنا پر ہے ---------- 24
- اس کا حل! ---------- 28
- آج کل لوگوں میں زیادہ تر بیماریاں نظر بد لگنے کی وجہ سے واقع ہو رہی ہیں ---------- 31
- علاج کی کیفیت ---------- 34
  - ① فراست ---------- 34
- فراست کا مفہوم ---------- 35
  - ② مریض کی نوعیت کی تشخیص ---------- 36
- قرآن ہر بیماری کا علاج ہے ---------- 39
- اللہ پر یقین ضروری ہے ---------- 40
- بدنی بیماریوں کا بذریعہ قرآن علاج کرنے کی چند مثالیں ---------- 41

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ نفسیاتی امراض کا ذکر و علاج ---- 44

① شخصیت سے بے خبر کر دینا ---- 44

② وسوسہ اندازی ---- 44

❁ اس کا علاج ---- 45

❁ غمگین رہنا ---- 46

❁ اہم ترین بات ---- 48

❁ دم کرتے ہوئے تصور پیدا کیا جائے ---- 51

❁ شفا صرف اللہ کے دستِ قدرت میں ہے ---- 53

❁ زیادہ تر بیماریوں کا سبب نظر کا لگنا ہے ---- 55

❁ نظر لگنا ایک حقیقت ہے ---- 57

❁ ابن حجر رحمہ اللہ کا تبصرہ ---- 59

❁ نظر لگانے والوں کی اقسام ---- 61

❁ پیارے کی بھی نظر لگ جاتی ہے ---- 62

❁ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ---- 63

❁ اس حدیث سے حاصل شدہ فوائد ---- 65

❁ نظر زدہ کی پہچان کیسے ہوتی ہے؟ ---- 70

❁ وہ امور جن کا دم شدہ کو خیال رکھنا ضروری ہے ---- 70

❁ نظر زدہ پر یہ دعائیں پڑھیں ---- 72

❁ نظر زدہ پر یہ دعائیں بھی پڑھیں ---- 74

❁ اہم باتیں! ---- 75

❁ حسد اور جادو کا علاج ---- 77

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) اچھا حسد یعنی رشک کرنا ---------- 77

(۲) حسد مباح ---------- 79

(۳) حسد مکروہ ---------- 79

(۴) حرام حسد ---------- 79

- جادو اور نظر لگنے کا آپس میں تعلق ---------- 80
- ایک بہت ہی مفید بات ---------- 82
- نظر اور جادو سے بچاؤ کی تدابیر ---------- 83
- مصیبت کے آنے سے پہلے ہی بچانے والا عمل ---------- 83
- مصیبت دور کرنے کا عمل ---------- 84
- منتخب اذکار کا یومیہ نقشہ ---------- 86
- نظر کے متعلقہ سوال و جواب ---------- 90
- شرعی دم کے اثر انگیز ہونے کے حقیقی واقعات ---------- 109
- شل ہاتھ درست ہو گیا ---------- 110
- نظر سے انتڑیوں میں گرہ بن گئی ---------- 112
- مریض کا پتہ ہی نہ چل رہا تھا ---------- 113

(۱) مرغیاں مر گئیں گائے پتھرا گئی ---------- 114

(۲) کاروبار تباہ، بیٹے کا ایکسیڈنٹ اور خود ڈاکٹروں کا محتاج ہو گیا ---------- 114

- نظر کے لیے تہمت لگانے (نشاندہی کرنے) کے جواز کا فتویٰ ---------- 116
- شیخ کا جواب ---------- 118
- خاتمہ ---------- 119
- طب شرعی اور کہانت کے درمیان تفریق ---------- 121
- نظر کا لگنا ثابت ہے ---------- 133

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ حاسد کے شر سے بچاؤ کے طریقے -- 137

❁ **پہلا طریقہ**: استعاذہ باللہ (اللہ کی پناہ چاہنا) ------------------------------ 137

❁ **دوسرا طریقہ**: اللہ کا خوف اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل --------- 138

❁ **تیسرا طریقہ**: حاسد کے حاسدانہ رویے پر صبر کرنا -------------------------- 139

❁ **چوتھا طریقہ**: توکل علی اللہ (اللہ پر بھروسہ کرنا) ------------------------- 140

❁ **پانچواں طریقہ**: دل کو حاسد کی فکر سے خالی رکھنا ------------------------ 141

❁ **چھٹا طریقہ**: رضائے الٰہی کی تلاش میں مشغولیت --------------------------- 143

❁ **ساتواں طریقہ**: گناہوں سے استغفار ---------------------------------- 144

❁ **آٹھواں طریقہ**: صدقہ اور نیک اعمال کا لازمی اہتمام ----------------------- 146

❁ **نواں طریقہ**: آتشِ حسد کو احسان سے بجھانا -------------------------------- 147

❁ **دسواں طریقہ**: عالم اسباب نظر انداز کر کے خالق حقیقی کو نفع وضرر کا مالک سمجھنا -- 149

❁ خلاصہ بحث -- 151

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

① اس کتاب کو ہم اس شخص کی نذر کرتے ہیں، جو طلبِ حق میں کمر بستہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اپنے فہم کو نصوص قرآن وسنت کے واضح احکام کی طرف لوٹاتا ہے۔ بالکل اس کے مطابق جس طرح علمائے شریعت اور اہل ذکر اور اچھے عقیدہ والوں اور اہل علم نے قرار دیا ہے اور فہم وفراست کو شرعی مقام کے تحت رکھتا ہے جو کہ نہایت ہی مناسب ہے۔ ان احکام شرع میں خلل اور بے چینی کو اس فہم سے دور کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہے:

﴿ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٣﴾ ﴾

(النساء: ٤/ ٨٣)

''اور اگر یہ اسے رسول اللہ (ﷺ) اور صاحب امر کی طرف لوٹاتے تو اسے وہ لوگ جان لیتے، جو ان میں سے گہرے مسائل نکالنے والے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم شیطان کی اتباع کرتے مگر تھوڑے ہی بچتے۔''

یعنی ایسے سمجھدار لوگوں کی جانب ہم اس کتاب کا انتساب کرتے ہیں۔

② یا پھر ہم اس کتاب کا انتساب ہر اس شخص کی طرف کرتے ہیں جو اسے اچھی طرح سمجھنے کی تگ و دو کرتا ہے اور ہم اس تالیف میں جو وضاحت کرنا چاہتے ہیں اسے بغور درست سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایسا نہ ہو جیسا کہ علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے: ''میں نے اکثر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دیکھا ہے ایک آدمی ایک لفظ سنتا ہے، لیکن اسے اس کی حقیقت کو مدنظر رکھ کر نہیں سمجھتا، بلکہ اس کے برعکس اپنے ذہن کے مطابق سمجھتا ہے۔ پھر کتاب کے مؤلف اور جو بھی اس سے وابستہ ہیں سب کو تنقید کا نشانہ بناتا ہے، اور اسے اس طریقہ کے مطابق نہیں اپناتا جو مؤلف کا متعین کردہ ہے، بلکہ اپنے انداز پر لیتا ہے۔ جو کہ قطعاً مقصود نہیں ہوتا اور اسی نافہمی کی بنا پر مؤلف پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ❶

یعنی یہ کتاب صحیح الفہم اور مؤلف کے مقصد سے جو بھی ہم آہنگ ہو اس کی طرف منسوب ہے، لیکن غلط مطلب لینے والے کی طرف نہیں۔

❸ اس کتاب کا انتساب ہر اس آدمی کی طرف ہو سکتا ہے جو استدلال کرے اور پھر اس صحیح دلیل پر اعتقاد اور پختہ یقین پیدا کرے، پھر اِدھر اُدھر کی واہی باتوں اور بے دلیل قصوں اور تقلید پر نہ جم جائے۔ بلکہ حقائق کو قبول کرنے کی ہمت رکھتا ہو جیسا کہ بعض مقلد حضرات کا شیوہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے۔

یہ حضرات بغیر دلیل علم کے ملائیوں کے سامنے دلیل قبول کرنے سے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ علامہ ماوردی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

> ''میں نے اہل تقلید کے طبقہ کے ایک آدمی کو دیکھا، وہ ایک محفل میں ایک آدمی سے مناظرہ کر رہا تھا۔ اس کے مدمقابل نے ایک صحیح دلیل پیش کی تو اس آدمی نے اس کے جواب میں کہا: تمہاری یہ دلیل فاسد ہے۔ اس کے فاسد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسے میرے استاد نے بیان نہیں کیا اور جو بات میرے شیخ بیان نہ کریں وہ چیز صحیح نہیں ہو سکتی۔ یہ سن کر مدمقابل بہت زیادہ تعجب میں ڈوب گیا اور خاموشی اختیار کی۔'' ❷

ایسے بے دلیل مقلد جب اسے سمجھ نہیں سکتے تو یہ کتاب ان کی طرف کیسے منسوب ہو

❶ القاعدہ، فی الجرح والتعدیل، ص: ۹۳.

❷ ادب الدنیا والدین، ص: ۷۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ بلاشبہ یہ تو دلیل تسلیم کرنے والوں کی طرف انتساب رکھے گی، ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے ایک نہایت ہی جاندار تجزیہ کیا ہے، فرماتے ہیں:

> ''ایک زمانہ تھا ہم جہالت سے عذر پیش کیا کرتے تھے اور معذرت کر لیتے تھے کہ یہ کام جہالت سے ہوا ہے، آج ہم علم سے معذرت کے محتاج ہو گئے ہیں یعنی اتنی جہالت چھا گئی ہے کہ علم جہالت لگتا ہے اور اس سے معذرت کرنا پڑتی ہے۔ ایک زمانہ تھا ہم تنبیہ کرنے اور دلالت و رہنمائی کرنے پر لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کی آرزو کیا کرتے تھے۔ آج ہم پسند کرتے ہیں کہ تنبیہ تو دور کی بات ہے، بس سلامتی رہے۔ یعنی جرأت گفتار نہیں رہی۔ خاموشی میں ہی عافیت تصور کی جاتی ہے، کسی کو غلطی سے آگاہ کرنا جرم بن گیا ہے۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں حالات کے انقلابات ایسے ہی گل کھلایا کرتے ہیں، اور زمانہ کے تغیرات کا انکار ممکن نہیں۔'' ❶

اللہ تعالیٰ ہی ہمارا نگہبان ہے، اور اللہ ہی کی ذات گرامی ہے کہ جس سے مدد طلب کی جائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

عبداللہ بن محمد بن السد حان

الریاض

---

❶ مقدمه اصلاح ابی عبید: ٤٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف تمنا

''نظر بد'' تباہیوں و ہلاکتوں کا سبب

جادو اور نظر بد کی ہلاکتوں، بربادیوں اور تباہیوں سے کون واقف نہیں!! ہم اپنی روز مرہ زندگی میں آئے دن نظر بد کے تیروں سے بسمل انسانوں کو ماہئ بے آب کی طرح تڑپتے دیکھتے ہیں۔ کتنے ہی لوگ ایسے مجروح و مقتول ہوتے ہیں کہ بولنے و بیان کرنے سے ہی قاصر ہو جاتے ہیں۔ کتنے ہی لوگ گم ہم کیفیت میں قبروں میں جا سوتے ہیں۔ یہ نظر کا تیر اپنے پرائے، چھوٹے بڑے، عزیز و رشتہ دار کسی کو نہیں چھوڑتا۔ شاید ایسے ہی کسی موقع پر نظر بد کو ''نگاہِ ناز'' سے تعبیر کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

یا رب! نگاہِ ناز پہ لائسنس کیوں نہیں
یہ بھی تو وار کرتی ہے تلوار کی طرح

بالکل، نظر بد تلوار کی طرح وار کر کے حضرت انسان کو کاٹ ڈالتی ہے۔ اسلام جیسے سلامتی، والے محافظ و نگران دین کی تعلیمات سے بے بہرہ ہو کر ہم اس عارضی و فانی دنیا کو، الٰہی احکامات پر ترجیح دے دیتے ہیں، اور حسد و بغض اور کینے کے ہلاکت خیز ناگ اپنے دل و دماغ میں پال لیتے ہیں۔ ہمارا یہ باہمی حسد بغض، کینہ و عناد، دشمنی، رنجش و کدورت اور دوسرے کو تباہ و برباد کر دینے کی دلی خواہش، آنکھوں کے رستے نکل کر نظر کی صورت میں فریق ثانی پر بم اور گولہ و بارود کی طرح برستی ہے اور پھر اسے جھلسا کر تباہ و برباد کر چھوڑتی ہے۔

اس کتاب میں جادو حسد و بغض اور خاص طور پر نظر بد سے اپنے آپ کو بچانے کے مفید طریقے بتائے گئے ہیں۔ قرآن کریم اور سنتِ رسول کی روشنی میں ایسی راہنمائی فراہم کی گئی ہے کہ جو آپ کی بنجر و ویران زندگی میں بہار کے جھونکوں کی آمد کی پیامبر ثابت ہو گی۔ ان شاء اللہ۔

اس کتاب کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسے المملكة العربية السعودية کے تمام بڑے بڑے علمائے کرام، مفتیان عظام اور شیوخ کرام کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق وتوثیق اور تائید حاصل ہے۔ انہوں نے اس کی تصدیقات، تقدیمات اور تقریظات لکھیں، اس کی تعریفات کیں اور اسے مفید ونفع بخش قرار دیا۔ ان ناموں میں سماحۃ الشیخ عبداللہ بن باز اور ابن عثیمین رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب پڑھ کر آپ نظر بد، حسد وبغض کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کے لیے فائدہ بخش طریقے جانیں گے اور نظر بد کے چکروں سے نجات اور شافی علاج پائیں گے۔

''نظر بد'' کے مریض جب بڑے بڑے ڈاکٹروں اور سرجنوں کے پاس جا کر بھی ناکام ونامراد لوٹتے ہیں تو پھر کہیں جا کر شرعی راہنمائی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آرام وسکون پاتے ہیں۔ آپ بھی ایسا ہی کریں، جعلی عاملوں، پیروں فقیروں اور لٹیروں کے ہاتھوں اپنے ایمان کی دولت کو لٹنے سے بچائیں اور شریعت کے مقرر کردہ طریقہ علاج کو اپنائیں اور یوں سنت پر عمل کے ذریعہ علاج کر کے شفاء وآرام کے ساتھ ساتھ ثواب بھی پائیں۔

یہ کتاب مجھے حامل کتاب وسنت جناب عامل باعمل محترم ومکرم پیامبرِ توحید جناب اقبال سلفی حفظہ اللہ صاحب آف راولپنڈی نے اپنے متحدہ عرب امارات کے نجی دورہ کے دوران ''حاصل کر کے پاکستان'' پہنچائی اور پھر راقم کو عطاء کی اور میں نے ان کی ہدایت کے مطابق اسے حافظ عباس انجم گوندلوی حفظہ اللہ نے اردو قالب میں ڈھال کر اور راقم نے مفید اضافہ ''نظر بد وحسد سے بچاؤ کے دس طریقے'' کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ اسے قبول ومنظور فرمائے اور امت کے لیے اسے راہنمائی وشافی علاج جبکہ ہمارے لیے ذریعہ اجر وثواب بنائے۔ اللہ کریم بھائی امان اللہ عاصم کو بھی اجر عظیم عطا کرے کہ جنہوں نے اس کتاب کی تحقیق وتخریج میں ہماری مدد کر کے اسے جلد منظر عام پر لانے میں ہماری مدد کی۔ آمین یارب العالمین۔

والسلام

خادم کتاب وسنت

محمد طاہر نقاش

۲۲ اپریل ۲۰۱۵، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

یہ کتاب نجومیوں اور شعبدہ باز عاملوں سے بچاتی ہے

(عبداللہ بن مسعود)

تمام تعریفات اس اللہ رب العزت کے لیے ہیں جو لوگوں کا رب ہے، لوگوں کا معبود حقیقی ہے، صبح کا رب ہے، جو وہ چاہتا ہے وہ ہوگا اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوگا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ!

وَصَلَّى اللّٰهُ وَ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ.

وبعد!...... فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن السد حان کی تیار کردہ شرعی دم کے متعلق قیمتی ابحاث پر مبنی کتاب ہاتھ آئی اور دم کے جملہ بیماریوں سے متعلق شفا کے لیے جو معتبر اثرات مرتب ہوتے ہیں، خصوصاً نظر کی بیماریوں سے شفا پانے میں دم نہایت ہی مؤثر ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَّةٍ .)) ❶

''دم نہیں ہے مگر نظر اور بخار سے۔''

یعنی دم جملہ بیماریوں کے لیے شفا کا ذریعہ ہے۔ یہ اس کتاب میں نہایت ہی احسن طریق سے ثابت کیا گیا ہے۔

جب میں نے اس کا مطالعہ کیا تو علم ہوا کہ اس میں بہت ہی مفید اور درست انداز پر اس موضوع کو درج کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مرکز ومحور کتاب اللہ تعالیٰ، اور رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ اس کتاب کے ذریعے سے بندگانِ الٰہی کے سامنے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا، تضرع، اور گڑگڑاہٹ کے دروازے کھلتے ہیں اور غیر اللہ سے کٹ کر تعلق باللہ قائم ہوتا ہے۔ یقیناً اس کتاب کا موضوعِ سخن اور اس میں جو بحث ہے وہ نہایت ہی مضبوط اور محکم ہے۔ اس موضوع کی ہر وقت اور ہر جگہ ضرورت ہے۔ یہ سدا بہار موضوع بحث ہے اور اس کتاب کے مؤلف بھی ایک ایسے آدمی ہیں جو عقیدہ اور نظریہ کی سلامتی اور اصلاح وتقویٰ میں معروف ومشہور ہیں۔

❶ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب من اکتوی او کوی غیرہ: ٥٧٠٥۔ وصحیح الجامع: ٧٤٩٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کام پر اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے اور ان کے علم اور ان کی کارِ ثواب کی یہ محنتیں جو کہ انہوں نے اپنے مسلمان بیمار بھائیوں کے لیے سرانجام دیں، خصوصاً حسد کے مریض جو حسد زدہ ہیں یا نظر کے مریض جو نظر زدہ ہیں، سب کے لیے مفید اور نفع بخش بنائے۔

یہ بات ہم نہایت ہی افسوس سے کہتے ہیں کہ ان کے بارے میں بعض بھائی بدگمانی کا شکار ہیں۔ حالانکہ بعض بدگمانی گناہ بن جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہیں یہ بدگمانی بھی اس گناہ کے زمرہ میں آ جائے۔

لوگ شیخ السدحان سے یہ بدظنی رکھتے ہیں جو ان کے عقیدہ اور نظریہ پر دست درازی کرتی ہے، اور اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، جو کہ نہایت ہی غلط بدگمانی ہے۔

جب یہ مریض سے کہتے ہیں اور لوگ سنتے ہیں کہ دم کرتے ہوئے مریض سے پوچھتے ہیں، کیا تیرے دل میں کسی کا خیال آیا ہے، یا کچھ کھٹکا ہے؟

حالانکہ یہ بدگمانی نامناسب ہے، یہ پوچھنا کوئی غلط بات نہیں۔ یہ تو رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق ہے۔ آپ ﷺ نے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دم کیا ہے اور پوچھا تھا:

((هَلْ تَتَّهِمُوْنَ اَحَدًا.)) ❶

''کیا تم ان میں سے کسی پر (نظر لگانے کے بارے میں) الزام لگاتے ہو۔''

اگر وہ یہ پوچھتے ہیں تو اس بارے میں وہ رسول اکرم ﷺ کا طریقہ اپناتے ہیں، اور رسول اکرم ﷺ کی سنت کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔

لوگ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے ہاں آنے والے مریضوں کی بڑی تعداد ہے کہ جب وہ انہیں دم کرتے ہیں تو کسی پر الزام لگاتے ہیں کہ اس نے نظر لگائی ہے یا تیرے دل میں کسی کے متعلق خیال گزرا ہے۔ یا خواب میں کسی موذی چیز کو دیکھا ہے یا دوران خواب کوئی سامنے آیا ہے جو چھیڑ چھاڑ کرتا ہو۔ یہ اکثر لوگوں سے پوچھتے ہیں۔

میں کہتا ہوں فضیلۃ الشیخ کا اپنے مریضوں سے یہ بات کرنا ان کے عقیدہ کی سلامتی کو

---

❶ (صحیح) مسند احمد: ۱۵۹۸۰۔ مستدرک حاکم: ۵۷٤۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوک نہیں کرتا۔ ان کا عقیدہ صحیح ہے یہ کاہنوں، نجومیوں، شعبدہ بازوں اور دجل وفریب کرنے والوں کی طرح نہیں ہیں کیونکہ وہ تو اپنے عملیات کے ذریعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے مریض کی خصوصیات، اسباب، اور دوا کے ذریعہ ٹوہ لگالی ہے۔ ہمارے عمل سے ہمیں بیماری کا پتہ چل گیا ہے۔ ہمارے ممدوح کا ایسی باتوں سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے دم سے بہت سارے نفسیاتی مریض جو مادی اور دنیاوی اسباب سے مرض کا شکار ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں نفع دیا ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے کہ ان کے دم کی کامیابی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کرامت تصور ہوتی ہے۔ شاید یہ ان کی اصلاح وتقویٰ کی وجہ سے ہے۔ دم کرتے وقت ان کا نظریہ حصول ثواب ہے اور تقربِ الٰہی تلاش کرتے ہیں اور ان کا مطمع نظر لالچ نہیں فقط مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچانا ہے، اس لیے لوگ شفایاب ہورہے ہیں۔

یقیناً یہ کتاب جو ہمارے ہاتھوں میں ہے، یہ شیخ کی توجہ کی حقیقت اور ان کے ساتھ حسنِ ظن واضح کرتی ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾ (الحجرات: ۴۹/ ۱۲)

”بعض گمان گناہ ہیں۔“

لہٰذا شیخ سے حسنِ ظن رکھا جائے بدگمانی نہ کریں۔

اس بات کی تکمیل اور تتمہ کے طور پر عرض ہے کہ میں اس شرعی دم کے حکم کی بحث میں حصہ ڈال کر نہایت ہی مسرت محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے اس بارے میں کچھ تیاری کی ہوئی تھی وہ ہمارے روحانی بیٹے فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن محمد السد حان کی بحث کے ضمن میں شامل ہوگئی ہے، اور اس کتاب میں میرا نظریہ بھی شامل ہوگیا ہے۔ استعانت وتوفیق فقط اللہ تعالیٰ سے ہے۔

عبداللہ بن سلیمان

رئیس محکمه تمییز منطقه مکه

مکرمه سعودی عرب

۱۴۲۲-۳-۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ ثانی

یہ کتاب علاج بالقرآن اور مسنون دعاؤں کے ذریعہ علاج بتاتی ہے

تمام تعریفات اس اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے کتاب اتاری اور جو مسبب الاسباب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ رب الارباب ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی تمام آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت فرمائے۔ وبعد! اس رسالہ سے جو کہ نہایت ہی درست اور مضبوط مباحث پر مشتمل ہے، جب میں آگاہ ہوا تو نہایت اطمینان ہوا، کیونکہ اس میں شرعی دم کے متعلق اور اس کے متعلقہ دلائل و کیفیات پر بہت قیمتی اور سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اسے میرے شاگرد رشید، شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن السد حان نے جمع و ترتیب دیا ہے۔ انہیں دم اور شریعت میں سے منقول تعوذات کے بارے میں درجہ تخصص حاصل ہے اور خصوصی مہارت رکھتے ہیں۔

انہوں نے اس بارے میں متعدد رسائل لکھے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہت مفید بنایا ہے اور وہ پڑھے گئے ہیں اور لوگوں کا مرکز رہے اور عوام الناس نے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔

انہوں نے تجربہ سے یہ واضح کیا ہے کہ نظر کے پیچھے در پردہ شیطان کی نظر ہوتی ہے جو کہ کوئی تقدیر (یعنی کائنات میں جو اللہ تعالیٰ کا اندازہ ہے اس کی تقدیر ہے) کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکم سے نظر زدہ میں اثر ڈالتی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ .)) ❶

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب الطب والمرض: ۲۱۸۸۔ وصحیح الجامع: ۵۲۸۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نظر کا لگنا حق اور ثابت ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے گزرنے والی یا غالب ہوتی تو نظر تھی۔''

یہ بات واضح ہے کہ نظر زدہ مریض کے علاج کے لیے اصل اور بنیادی چیز یہ ہے کہ پتہ کیا جائے کہ نظر کس کی لگی ہے؟ اس کی فکر کی جائے، کیونکہ نبی ﷺ نے نظر زدہ مریض کے ورثا سے پوچھا تھا۔ اسے نظر لگانے کا کس پر الزام لگاتے ہو؟ دیکھیں نظر لگانے کا پتہ آپ ﷺ لے رہے ہیں۔ اگر پتہ چل جائے تو ٹھیک ہے بصورت دیگر نظر کا دم کر دیا جائے۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے دم صرف نظر اور بخار کی وجہ سے کیا جائے۔''

یہ شرعی دم کے متعلق بحث ایک منفرد بحث ہے۔ اس کے ساتھ بہت سارے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ کتاب علاج بالقرآن اور اسلام میں منقول دعاؤں کے ذریعہ علاج بتاتی ہے اور نقصانات اور اذیتوں سے بچاؤ کا طریقہ یہ بتاتی ہے کہ ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا ذکر کیا ہے:

﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۹۱)

''جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں کے بل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔''

ذکرِ الٰہی کے ساتھ ہی ایک مسلمان زبانوں کے زہر سے سلامت رہ سکتا ہے، اور جو اس آیت میں بیان کردہ برے وصف سے متصف ہوں، نیز فرمایا:

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۹﴾

(الحشر: ۵۹/ ۱۹)

''اور نہ ہو جاؤ ان لوگوں کی مانند جو اللہ کو بھول گئے، اللہ نے انہیں ان کی جانوں سے بے خبر کر دیا یہی لوگ فاسق ہیں۔''

یہ غفلت کے شکار لوگ، شیطان ان کی غفلت کو فرصت اور غنیمت شمار کرتے ہیں اور مسلمان کے ذکرِ الٰہی کو بھلا دینے کی وجہ سے غفلت میں واقع کرتے ہیں۔ ہمارے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے کہ ہم ذکرِ الٰہی کے ساتھ اپنی جانوں کو محفوظ کریں۔ تا کہ ہم شیطان اور اس کے معاونین کے مکر سے سلامت رہیں۔

ہم ایک اہم بات سے آگاہ کرتے چلیں، کسی کے متعلق یہ دریافت کرنا کہ کس کی نظر لگی ہے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے اس طرح عداوت و بغض کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ لیکن یہ درست نہیں کسی پر یہ الزام لگانا بشرطیکہ صحیح ہو اور اس دریافت سے عداوت اور بغض جنم نہیں لینا چاہیے۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نظر لگانے والے کے دل میں کبھی اس کی ضرر رسانی کا خیال تک بھی نہیں آتا۔ یہ پتہ کرنا کہ کس کی نظر لگی ہے یہ حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹوہ لگائی جاتی ہے۔ اس کے اثرات کی وجہ سے ہی نظر لگانے والے کے پسینہ، تھوک یا ہر اس چیز سے جسے اس نے چھوا ہو مثلاً اس کا جوتا، کپڑا، یا ہاتھ وغیرہ دھو کر اس کی نظر کے اثرات کا توڑ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اسے نظر لگانے کا علم نہ بھی ہو یہ تمام چیزیں دھلا کر جب نظر زدہ پر ڈالی جاتی ہیں تو وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور ایسا کرنا بہت مفید ہے۔ نظر زدہ کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے آرام آجاتا ہے۔

اس بنا پر ہم کہتے ہیں کہ یہ مناسب نہیں کہ نظر لگانے والے کا پتہ کرنا عداوت اور قطع تعلق کا باعث بنتا ہے۔ بلکہ یہ ایک تجربہ ہے اور اس سے نفع ہوتا ہے بلکہ یہ الفت، محبت کا سبب ہونا چاہیے، تاکہ مسلمان کو فائدہ ہو اور اس سے ضرر دور ہو۔ اسے عداوت کا باعث قرار دینا کسی صورت درست نہیں بلکہ اس کی ہمدردی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہم حفظ و حمایت کا سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہر نقصان اور شرارت سے محفوظ رکھے۔ ہم حاسدوں کے حسد اور مکاروں کے مکر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔

وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلم.

از: عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جبرین

١٧-٨-١٤١٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ ثالث

حاسدوں کی نظر بد کا شکار ہونے والوں کے لیے راہنمائی ہے

(ناصر بن عبدالکریم العقل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

وبعد! مجھے یہ کتاب کہ مریض کا علاج بذریعہ شرعی دم کیسے کیا جائے، دستیاب ہوئی جو برادرم شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن السد حان کی تحریر کردہ ہے۔ میں نے اسے کئی بار پڑھا ہے یہ بہت علمی اور مفید کتاب ثابت ہوئی۔ میں نے جو چیز اس میں زیادہ اثر انگیز پائی ہے وہ یہ ہے اس میں شریعت کو اصل قرار دیا گیا ہے اور درست تجربہ کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

اس میں میرے سامنے کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوئی جو عقیدہ کے متعلق اصول کے خلاف ہو۔ اس کے آخر میں جو تخیل کا مسئلہ (کہ خیال کرنے یا مریض پر دم کرنے والے تصور کے مطابق نظر لگانے والے یا جادو کرنے والے کا پتہ لگایا جا سکتا ہے) بیان کیا گیا ہے۔ اس موضوع کے متعلق میں نے شیخ عبداللہ سے بحث کی ہے۔ بحمداللہ میں نے بھی ان کا نظریہ شریعت کے مطابق درست پایا ہے۔

اس بات پر ہمارا موقف ایک تھا کہ دم پڑھنے کے دوران دل میں جو تصورات اور خیالات دوران دم ان افراد کے متعلق جو موجود نہیں پاتا معلوم ہیں، اور ان کے بارے میں وارد ہونے والے وسوسوں سے یہ اندازہ لگانا اور کہنا کہ اس مریض کو فلاں شخص سے نظر لگی ہے یا اس نے اسے جادو کیا ہے، اور فلاں فلاں تکلیف اسے فلاں سے پہنچی ہے۔ یہ تو بے اصل ہے، شریعت سے ثابت نہیں۔ یعنی بات بالکل غلط ہے کہ جو دعویٰ کرتے ہیں ہمارے علم نے ہمیں بتایا ہے کہ اسے فلاں سے تکلیف پہنچی ہے۔ ہاں! جب مریض کو یاد آ جائے، یا کسی حادثہ سے سمجھ میں آ جائے، یا کسی موقف اور کسی گفتگو سے اندازہ ہو جائے کہ فلاں کی نظر لگی ہے۔ اس طرح کسی کو موردِ الزام ٹھہرانا درست ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے نظر زدہ آدمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تھا، تم کسی پر الزام دھرتے ہو کہ فلاں کی نظر لگی ہے؟ یہ پوچھ کر آپ نے اس نظر زدہ کا علاج کیا تھا۔ ہاں! اس بارے میں اللہ تعالیٰ کسی کو بطورِ کرامت اعزاز بخش سکتا ہے کہ دل میں بات پڑ جائے کہ فلاں سے اسے نقصان پہنچا ہے یا خواب میں دکھا دیا جائے اس سے بھی مرض کی تشخیص میں اور اذیت والے کے بارے میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ خوشخبری کے قبیل سے ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں اور نہ ہی ہر خواب یا الہام اس قابل ہے [1] یہ تب ہے جب شریعت کے مطابق ہو۔ اس کے بغیر یہ بھی بنیاد نہیں قرار دی جا سکتی۔ بات اصل وہی ہے جو لوگوں سے پوچھ کر حاصل کی جائے، اور دم کرنے والے خود آج کل یہ اپنا کر لوگوں پر تسلط جماتے ہیں، جسے دم کیا جا رہا ہے وہ نہیں کہتا اور نہ اس سے پوچھتے ہیں، بلکہ یہ خود دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے تصور سے نظر لگانے والے یا اس کا سبب بننے والے کو پہچان لیا ہے اور اپنے تخیل اور تصور کو قطعی دلیل سمجھتے ہیں۔ یہ بے اصل چیز ہے بلکہ یوں کہیں یہ جنوں اور شیطانوں کا کھیل ہے۔

چنانچہ یہی درست ہے کہ حالات و واقعات، یا علامات یا تحقیق سے نظر لگانے والے اور جادو کرنے والے کو موردِ الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے، یہ سنت سے ثابت ہے کسی دم کرنے والے کا ایسا دعویٰ کرنا غلط ہے۔

یہ ہم نے علم کے مطابق بات کہہ دی ہے، اسے اپنا لیں۔ میں تمام کائنات کے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے اچھی توفیق، درستی اور ہدایت و راہنمائی کا سوال کرتا ہوں۔

وصلى الله وبارك على نبينا محمد وآله وصحبه اجمعين.

راقم

ناصر بن عبدالکریم العقل

جامعة اسلامية امام محمد بن سعود كلية

اصول الدين شعبة عقيدة والمذاهب المعاصرة

١٤١٨-٢٠-٨

---

[1] یا ایسا معالج جو خواب کا علم جانتا ہو کہ یہ خواب کی طرف راہنمائی کرتا ہے کہ یہ بیماری ہے نظر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

ذکرِ الٰہی سے غفلت کی وجہ سے لوگوں میں بہت سی بیماریاں پھیل چکی ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. وبعد!

برادرم شیخ عبداللہ السدحان ﷾! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گزارش ہے کہ میں نے آپ کی کتاب ''مریض کا علاج بذریعہ شرعی دم'' پڑھی ہے۔ یہ نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ اس میں شرعی دم کا فائدہ مند ہونا اور اس کے ساتھ دم کرنے کی دعوت ہے۔ مادی اور طبی دواؤں کے مفید ہونے کو ثابت کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ ان دواؤں سے علاج کرنے کا انکار نہ کیا جائے۔

اس کتاب میں یہ خوبی میں نے بطور خاص پائی ہے کہ دم اور طبی دونوں طریقہ ہائے علاج کو صحیح ثابت کیا گیا ہے، اور ان دونوں علاج کے طریقوں کو یکجا بیان کیا گیا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ اس بارے میں وارد ہونے والے دلائل و آثار کو بھی بالاستیعاب اور مکمل طور پر ذکر کر دیا گیا ہے۔ نیز اس کتاب کے مؤلف ﷾ ہمارے دوست طویل تجربہ رکھتے ہیں اور اس میدان میں انہوں نے اپنے تجربہ سے بھی تعاون لیا ہے۔

اس دور میں ذکر الٰہی سے روگردانی اور شریعت الٰہی سے غفلت کی وجہ سے لوگوں کے درمیان بہت ساری امراض پھیل چکی ہیں اور لوگوں کی اکثریت شرعی دم کی طرف توجہ نہیں کر رہی، اور نہ ہی دل میں اسے جگہ دیتی ہے بلکہ مادی اور دنیاوی دواؤں پر ہی انحصار کرتے ہیں اور بعض لوگ تو ویسے بھی نظر بد کے اثرات کو تسلیم کرنے پر تنقید کرتے ہیں کہ اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے اور نہ ہی شرعی دم استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ صورت حال یہ ہے کہ طبی دوائیں ان میں سے کئی بیماریوں کا علاج کرنے سے بے بس ثابت ہو چکی ہیں وہاں شرعی دم ہی کام آتا ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر میرے نزدیک یہ کتاب وقت کی ضرورت ہے اور اپنے موضوع پر مفید ہے۔ میں اپنے بھائی شیخ عبداللہ السد حان کے لیے اللہ تعالیٰ سے جزائے خیر کا سوال کرتا ہوں اور دعا گو ہوں وہ اس کتاب کو روز قیامت تمہاری نیکیوں کے ترازو میں شمار کرے۔ آمین

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين .

محمد بن عبدالرحمٰن الخمیس

جامعہ اسلامیہ محمد بن سعود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ چہارم

ایسی بیماریاں عام ہوگئی ہیں کہ جن کا علاج جدید میڈیکل سائنس میں نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَهْدِيْهِ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتُوْبُ اِلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ.

''تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور ہم اس سے مدد چاہتے ہیں اور ہدایت طلب کرتے ہیں، اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور ہم اس کی طرف توبہ کرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمت کرے آپ پر اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر بھی سلامتی کرے اور برکت دے۔''

اما بعد! میں نے یہ رسالہ پڑھا ہے جسے ہمارے بھائی شیخ عبدالرحمٰن بن محمد السدحان نے تالیف کیا ہے، یہ اپنے موضوع میں بہت زیادہ مضبوط اور درست رسالہ ہے، جو انہوں نے تیار کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص بات یہ ہے کہ فضیلۃ الشیخ شرعی دم کے ساتھ بیماروں کے علاج سے وابستہ بھی ہیں۔ اس میدان میں انہیں کافی تجربہ ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ تجربہ کار معالج کے عمل میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے اور جو وہ تالیف کرتا ہے، اس میں تجربہ بہت کام آتا ہے۔

ہمارے اس دور کے لوگوں کو شرعی دم کے ذریعہ علاج کی بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ ایسی بیماریاں عام ہو چکی ہیں جن کا علاج طب میں ہے ہی نہیں، صرف شرعی دم میں ہی ہے۔ مثلاً جادو، نظر کا لگنا، اور جنوں کا چھونا وغیرہ۔

ہم اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں التجا کناں ہیں کہ وہ اس رسالہ کے ساتھ جس نے اسے تالیف کیا ہے اور جو بھی اسے پڑھے سب کے لیے نفع رساں کر دے، اور ہمارے اعمال خالص اپنے کریم چہرے کی رضا کے لیے کر دے، وہ جو عطا کرنے والا اور کریم ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه التابعين باحسان إلى يوم الدين .

راقم

عبدالمحسن بن ناصر

انسپکٹر وزارت عدل سعودی عربیہ ۱۴۱۳۔۱۵۔۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ پنجم

دم کی افادیت سے انکار لاعلمی و جہالت کی بنا پر ہے

حمد وصلاۃ کے بعد:

اس کتاب کا مواد تحریر کرنے کے بعد میں نے اسے کبار علمائے کرام کی جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اس منہج کو پسند کیا اس موقف کی تائید کی ہے کہ راہنمائی اور شفا کی نیت سے دم کرنا اور نظر بد کے لیے کسی کو موردِ الزام ٹھہرانا، درست عمل ہے۔ مگر طلبائے علم کی تھوڑی سی تعداد، اس طریقہ و منہج کو مناسب خیال نہیں کرتی۔ اس نظریہ اور خیال کا دارو مدار ان کا اس بارے میں تجربہ نہ ہونا ہے یا پھر تقلید ہے یا محض جھگڑالو پن ہے، یا پھر مذموم ورع و پرہیز گاری کا خود ساختہ دعویٰ ہے اور ان کا اس مسئلہ کے بارے میں صحیح تصور نہیں ہوتا اور وہ اپنے اس غلط تصور کی فرع سے اس چیز پر حکم لگا رہے ہیں جو ان کے تصور علم سے باہر ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ''دینداری اختیار کرنے والا اور تورع اور تقویٰ اپنانے والے کو کتاب و سنت اور دین میں فقاہت کی بہت زیادہ ضرورت ہے، وگرنہ اس کا یہ پرہیز گاری کا دعویٰ اس کی اصلاح کی بنسبت اسے فساد میں زیادہ مبتلا کر دے گا، کفار اور اہل بدعت خارجی، رافضی وغیرہ نے بھی یہی کیا تھا، جن پر اصلاح کی بجائے فساد غالب آیا۔'' [1]

جو اپنی مرجوح اور غیر مقبول رائے کی حمایت بغیر حجت اور دلیل کے اپنے ناپسندیدہ بناوٹی تقویٰ سے کرے گا اس پر یہ وعید پوری طرح وارد ہوتی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مجموع الفتاوی: ۲۰/ ۱٤۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ .))

"جو اپنی قوم کی ناحق نصرت وحمایت کرتا ہے وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کسی جگہ پر گرا پڑا ہو اور اسے اس کی دم پکڑ کر باہر کھینچا جائے۔ اس طرح وہ باہر نہیں آ سکتا، یہی حالت ناحق مدد کرنے والے کی ہے۔" [1]

یہ مذموم تقویٰ والا اس غور وفکر کے ملکہ کو قتل کر دیتا ہے جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول کے فہم پر مبنی ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"آدمی کے انصاف پسند ہونے کی تکمیل تب ہوتی ہے جب وہ ہر فن کے اہل فن سے وہ فن حاصل کرے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔"

جب علم نا اہل سے لے گا اور اپنی بات کو راجح قرار دے گا یا جو اہل فن نہیں ان سے بات لے گا، جو اہل علم سے روگردانی کرے گا تو پھر وہ خبط میں مبتلا ہوگا اور حق و باطل کی آمیزش کا شکار ہوگا اور ایسے اقوال اور ترجیحات بیان کرے گا جو پختگی سے بہت دور ہیں اور کچی باتیں کرے گا اور اس کا نتیجہ ہونا بھی یہی تھا اور کیا ہوتھا۔ [2]

شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّكَ حُسْنُ فَهْمٍ
أَسَأْتَ إِجَابَةً وَأَسَأْتَ فَهْمَا

"جب تیرے پاس حسنِ فہم نہ ہوگا، اس دولت سے محروم ہونے کی وجہ سے تیرا جواب اور تیرا فہم دونوں برے ثابت ہوں گے۔"

ہم سے اتہام (کسی پر نظر یا جادو کی تہمت لگانے) کے بارے میں جس نے بھی اختلاف کیا ہے اسے اس منہج وطریقہ کی ضرورت پڑی ہے۔ جب وہ اس نہج پر بات کرتا ہے تو

---

[1] (صحیح) سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی العصبیة: ٥١١٧.

[2] ادب الطیب، ص: ٧٦.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے فضل سے اس کی پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ سچ ہے اللہ تعالیٰ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو ثابت کرتا ہے اور اب ہم نے اس بارے میں جھگڑنا چھوڑ دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ جو کہ ہادی کل ہیں، آپ کی بات کو پسند کرلیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَلَوْ كَانَ مُحِقًّا .)) ❶

''میں جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھگڑا نہیں کرتا اگرچہ اس میں حق دار بھی ہو۔''

امام وہب بن منبہ رحمہ اللہ کے قول پر غور کرو، فرماتے ہیں:

''جھگڑا اور کج بحثی چھوڑ دو، کیونکہ دو قسم کے آدمیوں میں سے ایک سے تمہارا ضرور سامنا ہوگا۔ ایک وہ آدمی جو تم سے زیادہ علم والا ہے، اس سے تمہارا سامنا ہوگا اور جو تم سے زیادہ جاننے والا ہے تم اس سے کس طرح مقابلہ کرو گے یا مجادلہ کرو گے۔ دوسرا وہ آدمی ہے جس سے تمہیں واسطہ پڑا ہے، تم اس سے زیادہ عالم ہو۔ تم اس سے کیسے بحث کرو گے اور جھگڑو گے جس سے تم زیادہ عالم ہو اور وہ تمہاری بات نہیں مان رہا۔'' ❷

اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق راہ اپناؤ۔

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (النساء: ٤/ ٥٩)

''اگر تم کسی چیز میں تنازع کھڑا کرو تو اسے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم (ﷺ) کی جانب لوٹاؤ۔''

ان اصولوں کی روشنی میں سب سے پہلے علمائے کرام کی جانب رجوع کیا اور اس کتاب

---

❶ (حسن) سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق: ٤٨٠٠۔ السلسلة الصحيحة للالبانی: ٢٧٣.

❷ سیر اعلام النبلاء، ج: ٤/ ٥٤٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو شروع میں سب سے پہلے اپنے شیخ علامہ ڈاکٹر عبداللہ بن جبرین پر پیش کیا، (اللہ ان کی عمر دراز کرے)۔

انہوں نے ایسے لفظوں میں ہماری تائید کی جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں اور اس موضوع بحث پر ہماری بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس تصدیق کو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے ترازو میں وزن کرے اس کے بعد سماحۃ الشیخ حضرت علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ پر پیش کی جبکہ وہ حیات تھے۔ ان سے بھی مکمل تائید ملی۔ فضیلۃ الشیخ اور صاحب سماحہ محمد الموسیٰ نے پڑھ کر حضرت شیخ کو سنائی۔ یہ اس وقت ان کے دفتر کے مدیر اور نگران تھے۔

شیخ نے اس کتاب کی مکمل تائید کرنے کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے دو مقامات پر اپنے ملاحظات کا ذکر فرمایا:

① نظر لگانے والے کا جوٹھا پانی وغیرہ یا اس کی نظر کے اثرات وغیرہ دور کرنے کے لیے پلانا یہ قابل اعتراض ہے۔ شیخ فرماتے ہیں، اس مسئلہ میں اصل یہ ہے کہ جس کی نظر لگی ہے بس اس کے اعضا دھلائے جائیں، اور اس پانی سے نظر زدہ کو نہلایا جائے۔ اس بارے میں حدیث میں واضح حکم آیا ہے پانی پلانے کا نہیں آیا۔

اس بارے میں میں نے عرض کیا، استاد محترم! نظر لگانے والے کا باقی ماندہ پانی پلانے میں کوئی ممانعت آئی ہے۔ جبکہ یہ معاملہ اس علاقہ میں متعارف بھی ہے۔

تو اس کے جواب میں شیخ نے کہا: بس اعضا دھونا ہی کافی ہے، پلایا نہ جائے، تو حاضرین میں سے ایک نے کہا:

شیخ! واللہ! جب ہم نظر لگانے والے کا باقی ماندہ پانی پیتے ہیں تو ہمیں شفا ہوتی ہے۔ شیخ مسکرا دیے، میں نے جلدی سے کہا:

شیخ! آپ اس بارے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں، تو انہوں نے قطعی انداز پر کہا: چلو پھر یہ ہے تو پھر نظر لگانے والے کے باقی ماندہ پانی سے نظر زدہ کو غسل بھی دیا جائے اور پلا بھی دیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ رحمہ اللہ نفع بخش تجربات کی خود بھی تصدیق کیا کرتے تھے، کہا کرتے تھے: طب کا زیادہ تر اعتماد تجربات پر ہے اس کا سماعت سے تعلق نہیں۔ اگر کوئی تجربہ ہو اس میں کسی شرعی واجب کا ترک نہ ہو اور نہ ہی حرام میں واقع ہو تو اس تجربے کو بروئے کار لانے میں کوئی حرج نہیں۔ ❶

ایک اعتراض یہ ہے کہ سیدنا عامر بن ربیعہ کی نظر لگی تھی، ان کے قصہ میں یہی آیا ہے کہ ان کی جسے نظر لگی تھی صرف ان سے اعضا دھو کر نظر زدہ پر ڈالنے کا آیا ہے پلانے کا نہیں، اور جو لوگ دم کرنے سے وابستہ ہیں وہ اسی حدیث کو نظر لگ جانے کے علاج کی اصل اور بنیاد قرار دیتے ہیں، تو وہ اتنا ہی کام کریں جتنا اصل میں آیا ہے، اس میں اعضا دھو کر نہلانے کا آیا ہے نہ کہ باقی ماندہ پانی مریض کو پلانے کا۔

اس کا حل!:

ایک جواب تو یہ ہے کہ سیدنا عامر والے واقعہ میں صرف اعضا دھونے کی ضرورت تھی پلانے کی نہیں، کیونکہ اس میں نظر لگنے کا مقام صرف ظاہری جلد تھی، جو جسم کے باہر کے حصہ کے متعلقہ تھی۔ اندرون جسم پلانے کی حاجت نہ ہوئی۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ سیدنا عامر والی صحیح حدیث میں یہ صحیح سند سے اضافہ موجود ہے کہ آپ نے نظر زدہ کو نظر لگانے والے کے چلو بھرے پانی سے بچے ہوئے پانی پینے کا حکم دیا، اس نے پیا۔ ❷

② دوسرا ملاحظہ یہ ہے کہ جس پر یہ معمولی سا اعتراض اٹھایا گیا کہ میں نے کہا ہے: ہر انسان میں ہوائی لہریں ہیں جو خاص اثر رکھتی ہیں، اس کے تھوک یا اس کے پسینہ، بالوں، ناخنوں اور خون سے ہوائی لہروں میں حرکت ہوتی ہے، اور اثرات ہیں۔ جب میں نے یہ کہا تو شیخ فرمانے لگے کیا اس نظریہ پر کوئی علمی دلیل موجود ہے۔ تو میں نے

---

❶ حوالہ فتاویٰ جادو نظر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ ریل۔

❷ تخریج للشیخ ابن باز، ص: ۲۲، سوال، نمبر: ٢٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: ہوائی حرکات، یہ وہ موجیں ہیں جو ریڈیائی علم میں ثابت ہیں اور یورپ میں باقاعدہ یہ علم پڑھایا جا رہا ہے، اور میں نے ذاتی طور پر اس علم کو (فڈیو پاک) کے آلات کے ذریعہ معلوم کیا ہے۔

میرے یہ کہنے پر شیخ نے کہا: اللہ ان پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے کہ جب آپ کی یہ بات علمی طور پر ثابت ہے تو میں اس اللہ کا شکر گزار ہوں جس نے اس علم کو تبلیغ و نصرتِ دین کے لیے مسخر کر دیا ہے کہ اس کے ذریعہ مضر لہروں کا علاج بھی ممکن ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی وفات کے بعد میں نے یہ موضوع بحث علامۃ العصر سماحۃ الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت سیّدنا بقید حیات تھے۔ مجھے ان سے ان کی وفات سے دو ماہ پہلے طلبائے علم کی جماعت کے ساتھ شرف ملاقات حاصل ہوا تھا۔ انہوں نے بھی میرے اس موقف کو برقرار رکھا اور میری تائید فرمائی، اور کہا:

''ہر وہ حلال چیز جس میں شفا ہے تم اسے استعمال میں لاؤ۔ ماشاء اللہ!''

آخر میں ہم نے یہ کتاب اپنے شیخ حضرت علامہ فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ کے سامنے پیش کی۔ انہوں نے اسے اس امت کے لیے ذخیرہ قرار دیا، اور نظر وغیرہ میں الزام لگانے والے موقف کو شریعت کے موافق قرار دیا۔ الحمد للہ!

اس الزام اور تہمت کا ثبوت حدیث سے ثابت ہے۔ مگر انہوں نے تخییل (یعنی نظر زدہ مریض پر دم کرنے کے دوران مریض سے کہنا میری پڑھائی سے کوئی شکل سامنے آئی ہے۔ کچھ نظر آیا ہے، کوئی پتہ چلا ہے، کس نے نظر لگائی ہے وغیرہ، یہ) حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ یہ شیطانی عمل ہے جو انسانی صورت میں دکھائی دیتا ہے اس سے عداوت جنم لیتی ہیں، اور لوگوں کے درمیان جھگڑے ہوتے ہیں خوف پھیلتا ہے، اور لوگ مرغوب ہوتے ہیں، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

﴿وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۟ۙ﴾ (الجن: ٧٢/ ٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک کچھ آدمی انسانوں میں سے جنوں کے آدمیوں سے پناہ مانگتے ہیں اس سے ان جنوں کی سرکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔''

اس کے حرام ہونے کا فتویٰ کمیٹی ابحاث علمی نے بھی دیا ہے۔ شیخ عبداللہ بن سلیمان اس باوقار کمیٹی سے متعلقہ ہیں، وہ اس فتویٰ کو خوب جانتے ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے مریض سے کسی کے متعلق پوچھنے کی اجازت دی ہے۔ اس خیالی عمل کی اجازت نہیں دی جو پڑھائی کے دوران شکل آنے کا پوچھتے ہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر میں نے چاہا کہ مریض سے کسی پر نظر کی تہمت کے بارے میں پوچھنا یہ ایک شرعی طریقہ ہے۔ اس کے اور شیطانی تخیل کے بارے میں جو فرق ہے اسے واضح کردوں، اور مقصد یہ ہے کہ شریعت کے عطا کردہ تجربات سے فائدہ حاصل کرنے میں جو شکوک وشبہات کی راہیں ہیں وہ میں نے مسدود کرنے کی کوشش کی ہے اور میں نے اس کی اصل بنیاد شریعت پر رکھی ہے۔

الحمدللہ اولا وآخراً، وصلی اللہ علی نبینا محمدﷺ.

أُولَـٰئِكَ آبَـائِـي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ

إِذَا جَـمَـعَـتْـنَـا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعُ

''یہ میرے آباء ہیں ان کی مثل اگر کوئی ہے تو اسے پاس لاؤ، اے جریر! جب مجمعوں نے ہمیں یکجا کیا ہو تو ان کی نظیر پیش کرو۔''

عبداللہ السدحان

رمضان المبارک

۱-۹-۱۴۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

آج کل لوگوں میں زیادہ تر بیماریاں نظر بد لگنے کی وجہ سے واقع ہو رہی ہیں

تمام تعریفات اللہ رب العزت کے لیے ہیں، جس کا فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (یونس: ۱۰/ ۵۷)

''اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب سے نصیحت آئی ہے، اور شفا ہے اس چیز کے لیے جو سینوں میں ہے، اور ہدایت ہے اور ایمانداروں کے لیے رحمت ہے۔''

درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی پر جن کا فرمان ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَأَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ.)) [1]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری ہے اس کے لیے شفا بھی اتاری ہے۔ اسے جانا جس نے جانا، اور نا آشنا رہا جو نا آشنا رہا۔''

آخری اوقات میں قرآن کریم کے ساتھ علاج کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ یہ سلسلہ یقیناً ایک عمدہ سلسلہ ہے مگر قلق و اضطراب پیدا کرنے والی بات اور افسوس کا باعث یہ چیز ہے کہ اس عظیم کام کی سرپرستی بعض جاہل قراء کر رہے ہیں، جو دین کے احکام سے نابلد ہیں۔ اس بنا پر یہ ان کی تیز رفتار اور نفع بخش تجارت ہے، اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھاتے ہیں، انہوں نے لوگوں میں غلط فہمی پیدا کر دی ہے۔ دوسری طرف بہت سارے لوگوں نے مادی طب کا ہی فقط اہتمام کیا ہے، وہ شرعی دواؤں اور طریقہ علاج کو بالکل چھوڑ بیٹھے ہیں۔

[1] (صحیح) مسند احمد: ۴۲۳۶۔ صحیح الجامع: ۱۸۰۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی افراط وتفریط اس معمولی سی بحث کی تحریر کا باعث تھا، کیونکہ میں نے دیکھا ہے لوگوں کو اس علاج کی بھی بہت ضرورت ہے، اور خصوصاً قراء یعنی عاملوں کو تو بہت ہی زیادہ ضرورت ہے۔ ہاں ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں یہ طریقہ علاج جائز تو ہے مگر توحید والے عقیدہ کی تصحیح بھی بہت زیادہ اہم ہے۔ لہٰذا علاج کی آڑ میں عقیدہ میں خرابی نہیں آنی چاہیے۔ بدعات، طلسمات، خرافات جو کہ صوفیاء کی جماعت سے آئی ہیں ان کے ساتھ وابستگی اور اس پر اضافہ یہ کہ اطباء اور ڈاکٹروں کا مرض کے علاج کے لیے ایمان کی جانب سے غفلت کا شکار ہونا اور شریعت کے مطابق صحیح دم کرنے کی تاثیر کو بے کار قرار دینا اس ہماری بحث کی ضرورت کا اور زیادہ تقاضا کرتا ہے۔

اس شرعی دم سے علاج کے لیے کچھ ضوابط کا ہونا ضروری تھا، اور قرآنی علاج کی وضاحت کرنا لازمی تھا۔ تاکہ دجل کاروں اور شعبدہ بازوں کی چالاکی سے حفاظت ہو سکے، اور اس کے ساتھ کتاب وسنت سے ثابت دلائل جو مسند اور صحیح اور شریعت کے مطابق مفہوم رکھتے ہیں، ان کی توضیح وتشریح بھی نہایت ضروری تھی۔ تاکہ یہ علاج ڈاکٹری اور نفسیاتی علاج کے پہلو بہ پہلو ثابت ہو جو سرکاری ہسپتالوں میں کیا جاتا ہے۔

نیز یہ بھی ضروری تھا کہ علاج کے لیے قرآنی طریقہ علاج میں وہ دعائیں منتخب کی جائیں جو آپس میں ہم پلہ دم کرنے والوں نے اختیار کر رکھی ہیں، جن کے متعلق علم شرع اور اصلاح کی شہادت موجود ہے اور نگرانی کے معیار پر پورے اترے ہیں۔ اس طریقہ سے اصلی دوائی یعنی شرعی دم کے ذریعہ علاج اور حسی دوائی یعنی مادی اور ڈاکٹری دوائی کے ذریعہ علاج کو مکمل طور پر جمع کر دیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا بھی شرعی اور دنیاوی دونوں کے ذریعہ علاج کا طریق کار ہوتا تھا، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْقُرْآنُ وَالْعَسَلُ .)) [1]

''شفا کے لیے دو چیزیں لازم پکڑ لو، (۱) قرآن پاک (۲) شہد۔''

---

[1] سنن ابن ماجه كتاب الطب، باب العسل، رقم: ٣٤٥٢ـ (صحيح).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں انسانی ڈاکٹری اور رحمانی ڈاکٹری دونوں ذریعہ علاج کو یکجا کر دیا گیا ہے۔'' ❶

لوگوں کو بیماریاں زیادہ تر نظر لگنے کے سبب پیدا ہوتی ہیں، اور یہ حدیث کہ نظر کا لگنا ایک حقیقت ہے۔ اس کا مطلب بھی یہ ہے جیسا کہ محاورہ ہے کہ ذکر الٰہی کے سوا کچھ بیان کرنا یہ زبان کا زہر ہے۔ یعنی ذکر الٰہی کرنے والی زبان ٹھیک ہے جو نہ کرے وہ زہر کی مانند نقصان دہ ہے۔ اسی طرح یہ محاورہ بھی ہے کہ نظر لگنے کا حق ہونے سے مراد یہ نہیں کہ نظر آنکھ کا آلہ ہے۔ یہ تو ایک تعبیر ہے کیونکہ آنکھ واقع ہونے والی چیز کا وصف بیان کرتی ہے اسے نظر لگنے سے تعبیر کر دیا گیا ہے اور اسے حقیقت کہا گیا ہے اصل چیز تو یہ ہوتی ہے کہ جب نظر لگتی ہے اس وقت موجود شیطان حرکت کرتے ہیں اور نظر دیکھ کر جس کے متعلق کچھ بیان کرتی ہے اس موصوف تک اذیت پہنچاتے ہیں۔ مگر اثر اس وقت ہوتا ہے جب اذن الٰہی ہو۔

یہ ایک شرعی مفہوم ہے میرے علم کے مطابق اس سے پہلے اس طرف کسی کا خیال نہیں گیا۔ اس لیے میں نے مکمل فکرمندی سے اسے شرعی دلائل کو اصل بنا کر اس مفہوم کو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کے بعد اپنے مشائخ اور اساتذہ سے تعاون لیا ہے اور اساتذہ بھی وہ جو عقیدہ کے معاملہ میں درجہ اختصاص رکھتے ہیں کیونکہ عقیدہ کی درستگی تو ایک اہم چیز ہے۔ ہم نے اس مسئلہ میں اس کا بہت خیال رکھا ہے کہ عقیدہ پر زد نہ آئے۔

اللہ کریم جو عرش عظیم کا رب ہے سے التماس ہے کہ وہ اسے نفع بخش بنائے اور جو بھی اسے پڑھے اور پھیلائے تو مؤلف کے لیے دعا کرے۔

﴿إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ﴾ (هود: ۱۱/ ۸۸)

''میرا ارادہ صرف اصلاح ہے، اپنی استطاعت کے مطابق اور کچھ نہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۱

علاج کی کیفیت

کسی قسم کا علاج کرنے سے پہلے جو بھی حالت ہو اس کے لیے اہم قواعد ہیں جن کا اہتمام ضروری ہے، اور انہیں مدنظر رکھا جائے، ان میں سے:

ا۔ فراست:

علاج میں فہم وفراست سے کام لیا جائے، ارشاد ربانی ہے:

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ﴾ (الحجر: ۱۵/ ۷۵)

''بے شک اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لیے نشانی ہے۔''

❀ یہ فراست بھی اس درج ذیل آیت میں مذکور منزل میں سے ایک منزل ہے:

﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ (الفاتحہ: ۱/ ٤)

''خاص ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سورۂ فاتحہ میں جو عبادت اور استعانت کا ذکر ہے اس طرح سورۂ حجر کی آیت میں مذکور متوسمین سے یہی مراد ہیں۔'' [1]

❀ امام مجاہد رحمہ اللہ کا قول ہے:

''اس آیت میں فراست رکھنے والوں کا ذکر ہے۔''

❀ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''متوسمین سے مراد بنظر غائر دیکھنے والے ہیں۔''

❀ امام قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اس سے مراد عبرت پکڑنے والے ہیں۔ مقاتل کا قول ہے کہ غور وفکر رکھنے

[1] مدارج السالکین: ۱/ ۲۸٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں۔'' ❶

فراست کا مفہوم:

((وَالْفَرَاسَةُ اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالْاَحْوَالِ الظَّاهِرَةِ عَلَی الْاَخْلَاقِ الْبَاطِنَةِ .)) ❷

فراست:...... یہ ہے کہ ظاہری حالات سے باطنی اور اندرونی اخلاق و عادات پر استدلال کرنا۔

ہماری اس وضاحت کی تائید اور اس بات کی معاون یہ حدیث بھی ہے: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے گھر میں ایک لڑکی دیکھی اس کے چہرے کا رنگ بگڑا ہوا تھا، فرمایا:

((اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ .)) ❸

''اسے دم کرواؤ یہ تو نظر زدہ ہے۔''

اس حدیث میں لفظ اَلسَّفْعَةُ آیا ہے۔ جس کا معنی ہم نے تبدیل شدہ رنگ کیا ہے، علامہ ابن حجر رحمہ اللہ ابراہیم بن مربی کا قول ذکر کرتے ہیں کہ:

''اس سے مراد چہرے پر سیاہی کا نمایاں ہونا ہے۔''

❀ امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اس سے سرخی مراد ہے جس پر سیاہی غالب ہو۔''

❀ ایک اور قول ہے

''اس سے مراد چہرے کی زردی ہے۔''

---

❶ مدارج السالکین: ۲/ ۲۸٤.

❷ الفراسة للرازی: ۲۷.

❸ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیة العین: ۵۷۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب الرقیه من العین: ۲۱۹۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ابن قتیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اس سے وہ رنگ مراد ہے جو چہرے کی رنگت کے مخالف ہو۔''

دراصل یہ تمام مطالب قریب قریب ہیں، کیونکہ اگر چہرے کا رنگ سرخ ہو تو پھر خالص سیاہی ہی نظر آئے گی اگر چہرہ کی رنگت سفید ہے تو پھر سفعہ زردی ہوگی، اگر چہرے کی رنگت سیاہ ہے تو پھر وہ سرخی جس پر سیاہی غالب ہو وہ سفعہ کہلائے گا۔'' ❶

مختصر یہ ہے کہ چہرے کے فطرتی رنگ میں تبدیلی آنا ''سفعہ'' کہلاتا ہے۔ بہر صورت چہرے پر رنگت کی تبدیلی بھی نظر لگنے کی علامت ہے۔ اس نظر لگنے کا علاج کرنے سے پہلے مریض کا چہرہ دیکھا جائے اور یہ فراست سے ہی پتا چلتا ہے۔ اگر مریض مرد ہے تو پھر تو دیکھ لیں اور اگر مریض عورت ہے تو اس کا چہرہ دیکھنا جائز نہیں، ہاں! اگر دم کرنے والا ذی محرم ہے تو پھر اس کے لیے بطور تشخیص مریضہ عورت کے چہرہ کو دیکھنا جائز ہے۔

۲۔ مریض کی نوعیت کی تشخیص:

مریض کو دم کرنے والا فوراً پہلی مرتبہ ہی مریض کو مارنے، گلہ دبانے، یا ناک میں کوئی چیز چڑھانے یا بجلی لگانے کی مشق کرنے سے گریز کرے، کیونکہ اس کا فائدہ نہیں۔ بلکہ بعض اوقات فریقین پر اس سے برے نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

علاج بتدریج کیا جائے، یہی مطلوب اصلی ہے، کیونکہ جن کا لگنا کلی یا جزوی طور پر یہ ایک منکر چیز ہے، اور یہ منکر چیز منکر اور برائی کے درجات کے مطابق تبدیلی پیدا کرتی ہے...... اور مریض پر پڑھائی سے ابتدا کرنا ایک شفائی عمل ہے۔ اسی وقت اس چمٹنے والے جن کو ہدایت کی طرف دعوت دینا ہی بہتر ہے۔ وہ تلاوت سے ہی ممکن ہے اور آسیب زدہ کے علاج کے لیے اچھے حالات کو مدنظر رکھیں تو یہ بہت مفید ہے۔

نظر کا علاج رسول اللہ ﷺ نے کس طرح کیا تھا۔ اس بیماری والے کا علاج کرنے کی حکمت اور اس کا اثر آپ ﷺ کے طریقہ کار سے پہچانا جا سکتا ہے۔

❶ فتح الباری: ۱۰/ ۲۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک عورت اپنا بیٹا اٹھائے ہوئے آتی ہے اور عرض پرداز ہے۔ اے اللہ کے رسول! میرے اس بیٹے کو آسیب ہے، وہ اسے صبح وشام گرفت میں لیتا ہے اور اسے بہت تنگ کرتا ہے۔ اس کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ کہتے ہیں:

((فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَالَهُ ، فَثَعَّ ثَعَّةً...... .))

''رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا کی تو وہ بچہ کھانسا اور اس کے پیٹ سے کتے کے سیاہ بچے کی مانند ایک چھوٹی سی چیز نکلی اور بھاگ گئی۔'' ❶

② ام ابان بنت وارع اپنے باپ سے بیان کرتی ہیں کہ میرے دادا ایک بچہ لے کر رسول اکرم ﷺ کے پاس گئے۔ جو آسیب زدہ تھا، فرمایا:

''اسے میرے قریب کرو اور اس کی کمر میری جانب کر دو۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو نبی ﷺ نے اوپر اور نیچے سے اس کے کپڑے کا دامن پکڑا اور اسے مارنا شروع کیا، اور فرمایا:

((اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ! اُخرج عَدُو اللّٰه .))

''اے اللہ کے دشمن دفع ہو جا۔ اللہ کے دشمن نکل جا یہاں سے۔''

پہلے اس لڑکے کی نظر تنی ہوئی تھی اب وہ صحیح نظر سے دیکھنے لگا۔'' ❷

③ سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج پر روانہ ہوا روحا کی وادی میں ایک عورت اپنا بچہ اٹھائے ہوئے لائی، اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے۔ جب سے میں نے اسے جنم دیا ہے اس وقت سے لے کر اب تک اسے ہوش نہیں آ رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بچہ اس عورت سے لے لیا، درمیان میں سواری کا کجاوہ تھا۔ اس پر رکھ کر آپ نے اسے اپنے سینے مبارک کے قریب کیا اور اس کے منہ میں تھوک ڈالی، اور فرمایا:

---

❶ مسند احمد: ۲۲۸۸.

❷ (صحیح) سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب الفزع والأرق وما يتعوذ: ٣٥٤٨ وسلسلة الاحاديث الصحيحة: ٣٢٥٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أُخْرُجْ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ .))

''اے اللہ کے دشمن! نکل جا میں اللہ کا رسول ہوں۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے وہ بچہ اس عورت کو دے دیا، اور فرمایا:

''لو اسے پکڑ لو اب کچھ نہیں ہوگا۔'' ❶

۴ حنش صنعانی، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آسیب زدہ کے کان میں کچھ پڑھا تو وہ ہوش میں آ گیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رسولِ اکرم ﷺ نے پوچھا:

((مَا قَرَأْتَ فِيْ أُذُنِهِ .))

''تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟''

انہوں نے جواباً عرض کی میں نے یہ آیات پڑھی ہیں:

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ﴾ (المومنون: ۲۳/ ۱۱۵۔ ۱۱۸)

''کیا تم یہ خیال کیے بیٹھے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور بے شک تم ہماری طرف نہ لوٹائے جاؤ گے۔ پس اللہ تعالیٰ بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے، نہیں کوئی معبود مگر وہی عرش کریم کا رب ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود پکارتا ہے۔ اس کی کوئی دلیل نہیں، بے شک اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ کافر کامیاب نہیں ہو سکتے، اور کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر تو بہترین رحم کرنے والوں میں سے ہے۔''

❶ (صحیح) مسند احمد: ۱۷۵۹۹۔ وسلسلة الاحادیث الصحیحة: ۱۰۰۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ یہ آیات تلاوت کی ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ اَنَّ رَجُلٌ مُوْمِنًا قَرَاءَ بِهَا عَلٰی جَبَلٍ نَزَالَ .)) ❶

"اگر توفیق عطا کردہ آدمی اسے پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہل جائے۔"

یہ واقعات آسیب زدہ کا متعدد انداز پر علاج ان کے طریقہ علاج اور حالات کے متعدد اسباب پر دلالت کرتے ہیں کہ حالات کے مطابق جائزہ لے کر علاج کیا جائے۔ فوراً مارنا ہی شروع نہ کریں۔ ان میں بذریعہ دم علاج کرنے والوں کی یہ غلطی بھی واضح ہوئی ہے۔ جبکہ ایک ہی صورت حال پر اعتماد کرتے ہوئے علاج کرتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ غلط ہے کہ مریض پر فوراً تشدد شروع کر دیتے ہیں، بلکہ حالات کے مطابق قدم اٹھائیں۔

قرآن ہر بیماری کا علاج ہے:

علاج معالجہ میں اصل چیز قرآن پاک ہے۔ اس کے ذریعہ سے علاج کیا جائے۔ اس کے بعد دوائیوں کے ذریعہ سے علاج کیا جائے، حتیٰ کہ اعضائی یعنی جسمانی امراض میں بھی یہی استعمال کی جائیں۔

یہ بات درست نہیں جو جاہل قسم کے دم کرنے والے بتاتے ہیں کہ جو جسمانی طو پر بیمار ہو وہ تو علاج کے لیے ہسپتالوں میں جائے اور جو نفسیاتی بیمار ہو وہ نفسیاتی شفا خانوں میں جا کر علاج کروائے اور اگر روحانی مریض ہو تو اس کا علاج دم کے ذریعہ ممکن ہے۔

ہمیں نہیں معلوم یہ تقسیم انہیں کہاں سے حاصل ہوئی ہے، جبکہ قرآن پاک دلوں کے لیے بھی علاج بن کر آیا ہے، اور بدن کے لیے بھی، عافیت اور شفا بن کر آیا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ﴾ (بنی اسرائیل: ١٧ ٨٢)

"اور ہم نے قرآن پاک کو اتارا ہے جو کہ شفا ہے۔"

اس آیت مبارکہ میں موجود لفظ شفا پر غور کریں...... شفا کہا ہے۔ دوا نہیں کہا، کیونکہ شفا

❶ (حسن) مسند ابی یعلی الموصلی: ٥٠٤٥۔ عمل الیوم واللیلۃ: ٦٣١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ظاہر نتیجہ ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہو سکتی ہے اور نہیں بھی ہو سکتی۔ بلکہ یہ ظاہر ہے کہ یہ قرآن شفا ہے۔ یہ بات اٹل ہے اس میں شک نہیں۔ جبکہ دوا میں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے۔ شفا ہو، کبھی یہ بھی ہے کہ اس سے شفا نہ ہو۔ جبکہ شفا میں یہ احتمال نہیں ہے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قرآنِ پاک قلبی اور بدنی تمام بیماریوں کی مکمل شفا بن کر آیا ہے۔ یہ دنیا و آخرت کی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ اس سے شفا حاصل کرنے کی نہ تو ہر ایک کو توفیق ملتی ہے اور نہ ہی ہر ایک اس کی اہلیت رکھتا ہے۔ جب علیل بیمار اس کے ساتھ علاج معالجہ اچھے انداز پر کرے گا اور اسے اپنی بیماری کے لیے صدق و ایمان، اور قبول نام اور پختہ اعتقاد اور قرآن سے علاج کی شرائط پوری کرتے ہوئے برموقع استعمال کرے گا تو کوئی بیماری اس قرآنِ پاک کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔ یہ بیماریاں ارض و سماء کے رب کے کلام کے سامنے کیسے ٹھہر سکتی ہیں۔ یہ وہ قرآن ہے اسے اگر پہاڑوں پر نازل کر دیا جائے تو ان کا کلیجہ شق ہو جائے اور اگر زمین پر اتار دیا جائے تو اس کا جگر کٹ جائے، یہ بیماریاں بے چاری کیا مقابلہ کریں گی۔ جو مرض بھی ہو خواہ وہ امراض قلب ہوں، خواہ امراض بدن۔ قرآنِ پاک میں اس کا علاج اور سبب علاج موجود ہے، اور جسے قرآن شفا نہ دے سکا، اسے اللہ نہ ہی شفا دے، اور جسے قرآنِ پاک نے کفایت نہ کی اسے اللہ تعالیٰ کفایت نہ کرے۔'' [1]

اللہ پر یقین ضروری ہے:

مریض اور علاج کرنے والا علاج میں اللہ تعالیٰ پر یقین اور اس کے ساتھ حسن ظن رکھے۔ کیونکہ بیمار کو دوا سے نفع تب ہی پہنچتا ہے جب بیمار اسے قبول کرتا ہے اور نفع اعتقاد رکھتا ہے۔ یہ شفا کے لیے ایک شرط ہے۔ جس کا ہونا لازمی ہے۔ [2]

[1] زاد المعاد: ٤/ ٣٥٢۔

[2] زاد المعاد: ٤/ ٩٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام اللہ کے تجربات نہ کرتا پھرے، اس سے اعتقاد میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اگر آدمی آب زم زم پر تجربہ کرے گا تو اس سے بیمار فائدہ نہیں اٹھائے گا، بلکہ پختہ یقین ہو کہ یہ اللہ کے حکم سے نفع بخش ہے۔ تو کلام الٰہی تو بالاولیٰ یقین و اعتماد کے لائق ہے کہ اس پر یقین کیا جائے۔

بدنی بیماریوں کا بذریعہ قرآن علاج کرنے کی چند مثالیں:

کئی ایسی بیماریاں ہیں خواہ جسمانی ہوں یا نفسیاتی ہوں۔ انہیں پیچیدہ بنانے میں شیطان کی بڑی حرکت ہوتی ہے۔ کیونکہ خون کی روانی میں اس کا بڑا غلبہ ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَی الدَّمِ .)) ❶

''یقیناً شیطان ابن آدم میں خون کی مانند رواں دواں ہوتا ہے۔''

بیماری میں شدت پیدا کرنے کے لیے یہ غضب اور غصے کو بھڑکاتا ہے، جو بیماریوں کی جڑ ہے۔ یہی وجہ ہے ایک آدمی نے جب نبی ﷺ سے کہا تھا کہ مجھے وصیت فرمائیں تو آپ ﷺ نے اس سے کہا:

((لَا تَغْضَبْ .))

''غصہ نہ کرو۔''

اس نے یہ بات کئی مرتبہ دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''غصہ نہ کرو۔'' ❷

ظاہر ہے غصہ کا اثر بدن پر ہوتا ہے، اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا، اور متعدی پھوڑا جس سے مسلسل جلی رہتی ہے اور اعصابی قولنج کی بیماری تو پیدا ہی غصہ کی شدت سے ہوتی ہے۔ بعض لوگ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ یہ غشی بے چینی سے پیدا ہوتی ہے اور اس کا سبب بھی غضب ہے۔

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب هل یدرء المعتکف عن نفسه: ۲۰۳۹۔ ومسند احمد: ۱۴۰۴۲.

❷ بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب: ۶۰۱۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کئی اندرونی بیماریاں مثلاً: سر کی امراض، سر درد ہونا، سر میں خون کا جم جانا، دماغ کا سکتہ میں آنا، اچانک اعضا کا شل ہو جانا، امراضِ قلب اور سینے کا درد وغیرہ۔ ان امراض میں ان کی نشو ونما میں اور انہیں شدید بنانے میں غضب کا بڑا عمل دخل ہے۔

یہ غضب ہر شر کی بنیاد ہے اور غضب شیطان سے ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ﴾ (ص: ۳۸/ ۴۱)

''ہمارے بندے ایوب کا ذکر کیجئے، جب اس نے اپنے رب کو پکارا بے شک مجھے شیطان نے تھکاوٹ اور تکلیف کے ساتھ چھوا ہے۔''

کہا جاتا ہے کہ سیّدنا ایوب علیہ السلام کو بدنی اور نفسیاتی تمام بیماریاں لاحق ہوتی تھیں۔ نُصْبٍ وَّ عَذَابٍ، کا مطلب ہے تھکاوٹ اور مرض کی المناکی، اور نفسی عذاب اس بیماری کی نسبت شیطان کی جانب ہے۔ کیونکہ یہ سبب تھا، اور اللہ تعالیٰ سے ادب ملحوظ رکھا ہے۔ کیونکہ یہ غلط نسبت اس کی طرف منسوب کرنا ادب کے خلاف ہے۔ اس نسبت کے لائق شیطان کی ذات ہی ہے۔ [1]

الحمدللہ! بہت سارے امراض دم سے مکمل درست ہوئے ہیں۔ خصوصاً دم کرنا پیچیدہ اور دیرپا بیماریوں کے لیے بہت مفید ہے، کیونکہ بعض اوقات ان بیماریوں کا سبب شیطان ہوتا ہے۔ مثلاً: کینسر، خون کا جماؤ، اور بڑھتی ہوئی کوڑھ کی بیماری اور اعضاء شل ہونا، بانجھ پن، غشی اور دل کی بیماریاں وغیرہ یہ اگر بغیر سبب ظاہری ہوں تو یہ بھی شیطان کا ہی اثر ہوتا ہے۔

دم اور قرآن سے اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے ان بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔

ان امراض میں سے ایک مرض دورانِ خونِ حیض کی بیماری ہے۔ بعض عورتوں کے نظام حیض میں خرابی آ جاتی ہے، کبھی یہ کہ حیض آنے میں تاخیر ہوتی ہے، یا اس کی مدت طویل ہوتی ہے کہ آتا ہی رہتا ہے اور اس کی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی، تو یہ بھی جن ہی کی شرارت ہوتی ہے۔

---

[1] المعجم المفهرس لألفاظ القرآن، حسن علي كريمه، ص: ١٣٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اکرم ﷺ سے اس بیماری کے بارے میں دو مرتبہ پوچھا گیا تو ایک مرتبہ تو آپ نے یہ جواب دیا "ذَالِكَ عِرْقٌ" کہ یہ ایک رگ ہے، جس کی وجہ سے خون بہتا رہتا ہے۔ ❶

دوسری مرتبہ جب آپ ﷺ سے سیّدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے پوچھا: مجھے سخت استحاضہ آتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا هِیَ رِكْضَةٌ مِنْ رِكْضَاتِ الشَّیْطَانِ .)) ❷

''یہ شیطان کے چوکوں میں سے ایک چوکا ہے۔''

شیطان یہ کوشش کرتا ہے کہ خون روک کر حیض آنے کا وقفہ طویل کر دے اور کچھ وقفہ روکنے کے بعد اس کے دن ختم ہونے کے بعد پھر اسے چھوڑ دے تاکہ عورت نہ تو نماز پڑھ سکے اور نہ ہی قرآنِ پاک کی تلاوت کر سکے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ اس جگہ کو زخمی کر دیتا ہے اور عورت حیض کے خون اور غیر حیض کے خون میں تمیز نہیں کر پاتی، نماز سے احتیاطاً رک جاتی ہے۔ اسی طرح اعضا کو شل کرنے کی بیماری ہے۔ شل کے ذریعہ سے جن شل زدہ اعضا کی حرکت روک دیتا ہے اور اس کے ساتھ کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ طبیعت میں غمزدگی رہتی ہے اور سانس کی تنگی کی شکایت ہو جاتی ہے اور دائمی سر درد ہوتا ہے اور جب اس سن شدہ حصہ پر دم پڑھا جائے تو اس میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور جب نہ دم پڑھا جائے تو پھر حرکت نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دم پڑھنے سے جن اس جگہ کو چھوڑ دیتا ہے، جس نے اعصاب کو بے کار کر رکھا تھا۔ جسم نئے سرے سے آغاز کرتا ہے اور کافی عرصہ بعد جا کر آہستہ آہستہ بحال ہوتا ہے اور بعض اوقات وہ جگہ بے کار ہی ہو جاتی ہے۔ یاد رہے! یہ حالات جو ہم نے بیان کیے ہیں، یہ صبر اور ہمیشہ تلاوت کرنے اور دم کرنے کے متقاضی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے شفا ملنے کی نیت کرنے کی خصوصی ضرورت ہوتی ہے۔ تب جا کر ان مشکل ترین حالات پر قابو پایا جا سکتا ہے، اور جو اس

❶ (حسن) سنن ابو داؤد، کتاب الطهارة، باب من روی ان الحیضة: ۲۸۲.

❷ (حسن) سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة باب من قال اذا اقبلت الحیضة: ۲۸۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطانی اثر سے نظامِ ہضم، نظام اعصاب اور ہڈیوں کے نظام پر بیماری کے اثرات پڑتے ہیں۔ ان کا علاج اس طرح ہے کہ دم کرنے والا تکلیف زدہ حصہ پر اور درد والی جگہ پر ہاتھ رکھے اور پہلے تین مرتبہ بسم اللہ پڑھے، اور سات مرتبہ درج ذیل دعا پڑھے:

((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ .)) [1]

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ ہر اس چیز کی برائی سے جو میں پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں۔''

اللہ کے حکم سے یہ درد والمنا کی ختم ہو جائے گی۔

نفسیاتی امراض کا ذکر وعلاج:

ایک بات ذہن نشین رہے کہ نفسیاتی بیماری اور شیطان یا جن لگنے میں فرق ہوتا ہے۔ نفسیاتی مرض کا تعلق احساسات سے ہے اور جب یہ حد سے گزر جائیں تو پھر جن لگنے کی ابتدائی صورت بھی بن جاتی ہے، کیونکہ شیطان صرف اعصاب پر قابو پاتا ہے۔ یہی وجہ ہے تنہا سونے سے منع کر دیا گیا ہے اور تنہا سفر کرنے سے بھی روکا گیا ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے:

''ایک سوار شیطان ہے، دو سوار بھی شیطان ہیں اور تین سوار قافلہ ہیں۔''

۱۔ شخصیت سے بے خبر کر دینا:

یہ ایک مرض ہے، انسان اپنی ذات سے بے خبر رہتا ہے۔ یہ ایک ذہنی بیماری ہے جو بہت ہی خطرناک ہے۔ اس کا علاج نفسیاتی ماہر گولیوں اور سوئیوں سے کرتے ہیں، جسے (آکوپنکچر چینی طریقہ علاج) کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مریض کم ہی صحت مند ہوتا ہے۔ کچھ نہ کچھ کمی رہ جاتی ہے، لیکن اس مرض کے بہت سارے مریضوں کو اللہ تعالیٰ نے شرعی دم کے ذریعہ صحت یاب کیا ہے، اور انہیں مکمل عافیت سے نوازا ہے۔

۲۔ وسوسہ اندازی:

یہ بھی ایک ایسا مرض ہے کبھی اس کا باعث بھی جن ہوتا ہے، کیونکہ وسوسہ کے ذریعہ

[1] (صحیح) سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب کیف الرقی: ۳۸۹۱۔ وصحیح الجامع: ۸۲۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جن اللہ تعالیٰ جو کہ خالق ہے اس کے اور اس کے بندے کے درمیان تعلق اور رابطہ کو قطع کرتا ہے۔

اس کا آغاز وضو سے ہوتا ہے اور عقیدہ میں شکوک وشبہات پیدا کرنے تک نوبت پہنچا دیتا ہے۔

اس کا علاج:

① وسوسہ وہ ہے جو فکری حد تک ہوتا ہے۔ اس کا علاج ذکرِ الٰہی ہے اور ان وسوسوں کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ بلکہ ان کی مخالفت کی جائے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شیطان سے پناہ مانگی جائے، اور اعوذ باللہ پڑھ کر اپنی بائیں جانب تھوکا جائے۔ خود کو اور اپنی فکر کو ذکر الٰہی اور نفع بخش عمل اور اپنے بھائیوں سے میل جول اور صلہ رحمی میں مصروف رکھا جائے۔

② وسوسہ احساسی ہے، جسے نفسیاتی علوم کے ماہر علماء وسوسہ قہری (سخت قسم کا وسوسہ) کہتے ہیں۔

یہ وسوسہ فکری وسوسہ سے بھی زیادہ سخت ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ سے جسم میں متفرق قسم کی تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔

اس احساسی وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ پہلے وسوسہ کے علاج میں مذکور چیزوں کے علاوہ مزید اس کا علاج ظاہری بھی کیا جائے۔ وہ یہ ہے کہ آدمی متحرک رہے۔ سستی دور پھینک دے عزیز و اقارب سے میل ملاقات رکھے۔ بھائیوں کے ساتھ اکٹھا ہو جائے، رشتہ داریاں جوڑی جائیں، اور ٹھنڈے پانی سے نہایا جائے، تاکہ خون کی سرکولیشن درست ہو، اور ایکسر سائز کی جائے۔ سفر جاری کیا جائے، اپنے بھائی کے روبرو مسکرانا اور اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے ساتھ راضی رہنا وغیرہ جیسی روحانی خوش فال کو عموماً اپنے سامنے رکھے۔ ایسا کرنے سے مجاہد فی سبیل اللہ کا درجہ ملتا ہے۔

ایوب علیہ السلام کی زبانی اللہ کا فرمان ہے جو کہ سورۃ (ص: ۳۸/ ۴۱) میں پہلے گزرا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا تھا "مجھے شیطان سے تکلیف پہنچی ہے۔" انہیں یہ تکلیف دور کرنے کے لیے یہ نہیں کہا گیا کہ اللہ کا ذکر کیجیے کہ یہ تکلیف دور ہو جائے۔

چونکہ یہ وسوسہ حسی اور ظاہری تھا۔ اس لیے اس کا علاج بھی حسی اور ظاہری طور پر ہی ممکن تھا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴾ (ص: ۳۸/ ۴۲)

"اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کی ٹھنڈی جگہ ہے اور پینا ہے۔"

اگرچہ یہ ٹھنڈے پانی سے علاج ایوب علیہ السلام کے لیے خصوصی حکم تھا اور یہ سبب بھی اگرچہ خاص تھا لیکن اس لفظ کا عموم تقاضا کرتا ہے کہ یہ علاج سب کے لیے عام ہے۔ بعد والوں کے لیے کوئی پابندی نہیں۔ یہ ایک اصول ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے کہ ان کے شاگرد ابو بکر مروزی بیان کرتے ہیں میں ابوعبداللہ یعنی امام احمد کے ساتھ مسجد میں گیا، جب مسجد میں داخل ہوئے تو دو رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے دیکھا انہوں نے ہاتھ کی دو انگلیوں کو حرکت دی۔ جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے نماز کی حالت میں دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا تھا۔ کہا: وجہ یہ ہے کہ شیطان میرے پاس آیا اور کہا: تم نے اپنے پاؤں نہیں دھوئے۔ میں نے کہا تھا: یہ میں تب مانوں گا جب تو دو انصاف والے گواہ لائے گا۔ ❶

ہاں اس مرض میں نفسیاتی گولیوں کا استعمال بھی ممنوع نہیں، بشرطیکہ ضرورت ہو۔ کیونکہ وقتی طور پر یہ بھی سکون آور ہیں یہ کوئی قطعی حرج نہیں۔ یہ بھی مادی اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ شرعاً اس کی اجازت ہے اور اسے اصل دوائی جو کہ شرعی دم ہے اس کے ساتھ ملایا جائے تو بہت ہی اچھا ہے۔

غمگین رہنا:

نفسیاتی بیماریوں میں سے ایک بیماری غمگین رہنا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اکثر

❶ مناقب امام احمد لابن جوزی، تحقیق عبداللہ الترکی، ص: ۲۴۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوقات مسجد میں ٹھہرا جائے، اور نماز کا اہتمام کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ.)) ❶

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔''

نبی ﷺ کو جب بھی کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو نماز میں مصروف ہو جاتے۔

جنوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ انسان تنہا رہے تاکہ یہ اس پر اپنی حکمرانی چلا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ سونے میں، سفر میں، بیداری میں، تنہائی اور اکیلے پن سے روک دیا گیا ہے۔ جب شیطان انسان کے سامنے بے بس ہو جاتا ہے تو پھر اسے شعوری طور پر علیحدگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ انسان ذہنی طور پر اتنا تنہا ہو جاتا ہے کہ وہ لوگوں میں رہ کر بھی اپنے وجود سے بے حس ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کی فکر منتشر ہو جاتی ہے اور اس میں آوارگی سی زیادہ آ جاتی ہے۔

قرآن پاک کے ذریعہ سے جسمانی اور نفسیاتی علاج کے متعلق بات طویل ہوتی جا رہی ہے اس لیے ہم حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کی جانب رجوع کرتے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا طریقہ کار جسمانی بیماریوں کا علاج جو وہ بذریعہ قرآنِ پاک کرتے تھے وہ کیا تھا۔ انہوں نے نکسیر والے کو یہ لکھ کر دیا:

﴿وَقِيلَ يَٰٓأَرْضُ ٱبْلَعِى مَآءَكِ وَيَٰسَمَآءُ أَقْلِعِى وَغِيضَ ٱلْمَآءُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ وَٱسْتَوَتْ عَلَى ٱلْجُودِىِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٤٤﴾﴾ (هود: ١١/ ٤٤)

''اے زمین! اپنا پانی نگل لے، اور اے آسمان رک جا، اور پانی خشک کر دیا گیا، اور معاملہ کا فیصلہ کیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر برابر ہوئی اور کہا گیا ظالم قوم کے لیے دوری ہے۔ اللہ کے حکم سے وہ مریض شفایاب ہوا۔'' ❷

آپ اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت پر غور فرمائیں۔ یہ طوفان نوح کے ساتھ ہی خاص نہیں۔ اس میں شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے انسان کو زمین کے مشابہہ قرار دیا ہے، اور دم کیا یہ اپنی ذات کی حد تک قرآنی علاج کے ساتھ ایک طریقہ کار ہے۔ جسے استعمال کیا جا سکتا ہے قرآن

❶ (حسن) مسند احمد: ١٤٠٣٧.

❷ زاد المعاد: ٤/ ٣٥٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک میں انسان کا لفظ جہاں بھی ہے وہاں یہی قیاس کرو اور موقع کے مطابق دم کرو۔ مثلاً روحانی یا اعصابی امراض ہوں تو ان پر ان آیات کا دم کرو۔

﴿وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝﴾ (الانشقاق : ٨٤/ ٣-٥)

''اور جب زمین پھیلائی جائے گی اور جو اس میں ہے وہ نکال دے گی اور خالی ہو جائے گی اور حکم ہے کہ اس کو اپنے رب کے لیے کان لگائے اور یہی سچ ہے۔''

اسی طرح سینہ کی بیماریاں ہوں:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝﴾ (الانشراح : ٩٤/ ١-٣)

''کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا، اور تیرا بوجھ دور نہیں کیا۔ جس نے تیری کمر توڑ دی۔''

- اور اندرونی بیماریاں ہوں تو یہ دم پڑھا جائے:

﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝﴾ (الزلزال : ١)

''جب ہلائی جائے گی زمین ہلائی جانا۔''

آخر میں ہم اس موضوع کو یوں ختم کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں۔ آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو ایک عورت ان کا علاج کرنے آئی تھی۔ اس سے پہلے آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَالِجِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ .)) ❶

''اس کا علاج کتاب اللہ کے ساتھ کیجئے۔''

اہم ترین بات:

ہماری گزشتہ وضاحت سے قطعاً یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ بس قرآن سے ہی علاج کرنا ہے۔

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحه: ١٩٣١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امراض کی تشخیص کے لیے ہسپتالوں کی طرف جانا منع ہے۔ یہ بات نہیں، ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہر بیماری کا علاج ہے، لیکن اس کا اصل اور بنیادی علاج قرآنِ پاک ہے اور وہ علاج قرآنی دعاؤں میں ہے، یا جو حدیث میں آئی ہیں ان سے علاج کیا جائے۔ ان کے ساتھ ساتھ دوائی سے علاج کرنے کی بھی اجازت ہے۔ لیکن ان میں یقین ہو یعنی کہ شفا اللہ تعالیٰ ہی کی جانب سے ہے۔ جب اس کی طرف سے شفا اترتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوا نفع دیتی ہے۔ وگرنہ نہیں دیتی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾ (الشعراء: ٢٦/ ٨٠)

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔''

① دوا کھانا شفا یاب ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے ایک حدیث میں اشارہ فرمایا ہے، فرمایا:

((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أَصَابَ الدَّوَاءُ الدَّاءَ بَرِئَ بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .)) ❶

''ہر بیماری کی دوا ہے۔ جب بیماری کے لیے دوا اثر کرتی ہے تو مریض اللہ عزوجل کے حکم سے تندرست ہو جاتا ہے۔''

② آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شُرْبَةِ عَسَلٍ .)) ❷

''اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی چیز میں خیر ہے تو سینگی لگانے اور شہد پینے میں ہے۔''

نبی ﷺ کے فرمان کا یہ حصہ قابل غور ہے کہ تمہاری دواؤں میں اگر خیر ہے۔ الخ یہ آپ ﷺ نے اس لیے فرمایا ہے کہ کبھی ان دواؤں میں اللہ تعالیٰ خیر نہیں بھی

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب لکل داء دواد: ٢٢٠٤.

❷ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الدوائی بالعسل: ٥٦٨٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے۔ کیونکہ یہ دوائی ایک سبب ہے کبھی خیر بن جاتی ہے اور کبھی نہیں۔ اصل علاج جو شفا کا اصل سبب ہے وہ شریعت کا بتایا ہوا دم ہے۔

③ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ .))

"یہ کلونجی لازم پکڑو۔ اس میں ہر بیماری کی شفا ہے، صرف موت کا علاج اس میں نہیں۔" ❶

④ آپ ﷺ نے اس شخص سے کہا تھا۔ جس کا پیٹ خراب تھا:

((اَسْقِهِ عَسَلًا .)) ❷

"اسے شہد پلاؤ۔"

④ سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ کچھ دیہاتی آئے انہوں نے کہا:

"اے اللہ کے رسول! کیا ہم علاج کروا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اے اللہ کے بندو! علاج کیا کرو۔"

((فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَّاحِدٍ وَهُوَ الْهَرَمُ .)) ❸

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کی دوا بھی پیدا کی ہے۔ صرف جس بیماری کا علاج نہیں وہ بڑھاپا ہے، اس کا علاج پیدا نہیں ہوا۔"

آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ دوا کرو اور اسے استعمال کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ دوا ضرور کرو مگر یہ بذاتِ خود شفا نہیں دیتی، یہ فقط شفا کا ذریعہ اور ایک سبب ہے۔ شفا صرف اللہ

❶ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب حبة السوداء: ٥٦٨٧.

❷ صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل: ٥٦٨٤.

❸ صحیح سنن ترمذی، ابواب الطب، باب ما جاء فی الدواء والحث علیه: ٢٠٣٨۔ صحیح الجامع: ٧٩٣٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ ہی دیتے ہیں۔

دم کرتے ہوئے تصور پیدا کیا جائے:

صرف دم کرنے کے لیے تلاوت ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ آیات کے معنی کا تصور اور ان کے ساتھ طبیعت کا تاثر بھی شامل ہو۔ جب آپ کی خواہش ہو کہ اس دم پڑھنے کی قوت کا تمہیں علم ہو کہ جنوں اور اعضائی امراض پر اس دم پڑھنے کا اثر ہوا ہے یا نہیں، تو ان عظیم معانی کا تصور کرو۔ پھر یہ جنوں پر جو اثر ڈالیں گی اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی مریض کو شفا کی نیت سے دم کرے اور ساتھ ہی یہ نیت بھی کرے کہ اس آدمی کو چمٹے ہوئے جن کو دعوت بھی دینا ہے۔ تو یہ جن بہت ہی جلد متاثر ہوگا اور بغیر گفتگو کے ہی وہ اسے قبول کرے گا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ دم کے بعد مریض کو راحت محسوس ہوتی ہے، تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اکثر دم کرنے کے والوں کے عمل کے بعد مریض محسوس کرتا ہے، یہ غلط تصور ہے کہ اس چمٹنے والے جن کو ہدایت کی طرف راغب کرنے کے بجائے، اسے جلانے یا سزا دینے کی کوشش کرتے ہیں، دم کی آیات میں غور وفکر نہیں کرتے اور نہ ہی بغیر مخاطب کیے اسے نکلنے دیتے ہیں، بلکہ اسے تنگ کرتے ہیں۔

دم کی آیات میں ساتھ غور وفکر کرنا اعضائی اور جسمانی مرض کے لیے بھی شفا کا باعث ہے، اوپر درج شدہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے طریقہ علاج پر نظر دوڑائیں۔ وہ نکسیر کے مرض کے لیے علاج کا کتنا گہرا تصور لیتے ہیں کہ زمین کو انسان سے مشابہت دی، اور اس نکسیر کو زمین کے پانی نکلنے کے مشابہ قرار دیا، اور نکسیر پھوٹنے کے مصدر ومحور کو آسمان کے پانی روک دینے سے تعبیر کیا تو نکسیر خشک ہوگئی تو معاملہ پورا ہوا اور نکسیر اس تصور سے عملاً ختم ہو گئی، کیونکہ معاملہ کے فیصلہ کا تصور یہی ہے کہ پانی خشک ہوگیا اس تصور سے نکسیر خشک ہوگئی۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنی نماز، قراءت اور دم کرنے میں خشوع پیدا کریں تو اس طرح پڑھو جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پڑھتے تھے۔

ان میں سے ایک جنت کو اپنی دائیں جانب تصور کرتا تھا اور اس کی نعمتوں کو سامنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس کرتا تھا، اور دوزخ کو اپنی بائیں جانب تصور کرتا تھا، اس کی بادِ سموم اور عذاب کو سامنے دیکھتا تھا اور دوزخ کے اثرات محسوس کرتا اور ان سے پناہ مانگتا تھا، اور رحمٰن کے عرش کو اپنے سامنے تصور کرتا اور اتنا متاثر ہوتا کہ اس پر غشی طاری ہو جاتی اور خشوع کی وجہ سے اس کے سینہ سے ہنڈیا کے جوش کی مانند جوش اٹھتا، اور دنیا سے ان کا احساس اٹھ جاتا حتیٰ کہ مسجد کی دیوار بھی گر جاتی اسے پتا نہ چلتا تھا۔

ہم اگر یہ تصور اور یقین پیدا کر لیں تو اللہ کی قسم! ضرور ہمارے بیمار شفایاب ہوں گے۔ یہ قرآن اگر پہاڑ پر اتارا جائے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو کیا یہ قرآن اس گوشت اور خون سے تیار جسم کی اصلاح نہیں کر سکتا؟ کیونکہ نہیں! اگر یقین ہو تو ضرور اصلاح کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفا صرف اللہ کے دستِ قدرت میں ہے

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ علاج کے تمام اسباب کامل طور پر موجود ہوتے ہیں، مثلاً: قرآنِ پاک کی تلاوت یا دوائی کے تمام اسباب بھی میسر ہوتے ہیں، اور مریض میں قرآنی یا دوائی والے علاج کی استعداد بھی ہوتی ہے۔ اس کے باوجود مریض کو شفا نہیں ملتی۔

وجہ یہ ہے کہ ان اسباب کے اوپر ایک مسبب الاسباب ہے۔ اس کا ایک ارادہ اور منشا ہے۔ اس کے ارادہ کے خلاف کچھ نہیں ہوتا، وہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ گرامی ہے۔

ہماری یہ بات زندگی کے ہر گوشہ میں واضح نظر آتی ہے، ایک شہر میں زلزلہ برپا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کہ کوئی اور جگہ آباد ہو، اور کچھ لوگ مر جائیں اور دوسرے زندہ رہیں، حالانکہ بالکل انھی حالات سے وہ لوگ گزرے ہوتے ہیں، جو مرے ہیں، لیکن یہ آبادی والے ان حالات کے برپا ہونے کے باوجود زندہ ہیں۔ یہ اللہ کی حکمت ہے۔

اسی طرح کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک معین انسان میں جادو کے مکمل اسباب واثرات ہیں اس کے باوجود اس پر جادو واقع نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ: ۲/ ۱۰۲)

''اور یہ نہیں نقصان پہنچا سکتے اس جادو کے ساتھ کسی کو مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ۔''

کبھی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کہ مکمل اسباب شفا ہونے کے باوجود بیماری باقی رہے، یہ ایک حکمت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سونپی گئی ہے، یہ وہی جانتا ہے، اس کی وجہ بندے کو گناہوں سے صاف کرنا ہوتی ہے اور بندے کی ابتلا و آزمائش مقصود ہوتی ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت رکھتے ہیں، جیسا کہ ہمارے نبی سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے یہ آزمائش تھی، جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھا، اور انہیں عملاً آگ میں گرا دیا گیا، آگ کی حرارت نے انہیں چھوا بھی تھا۔ اس لمحہ میں اللہ عزوجل آگ کو حکم دیتے ہیں:

﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴾ (الانبياء: ٢١/ ٦٩)

''اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی والی ہو جا۔''

یعنی یہ بات کہ ہم نے کہا: اے آگ! ٹھنڈی ہو جا، دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم اس وقت ہو رہا تھا جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں موجود تھے۔ دیکھیں ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش ہے یہ فقط اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتے تھے اس کی اور کوئی وجہ نہ تھی۔

تاہم یہ ضرور ہے کہ آزمائش میں مبتلا آدمی پر قرآنِ پاک کی تلاوت سے یہ اثر ضرور ہوتا ہے کہ مریض کے سینہ پر عافیت اور یقین کی ٹھنڈک اترتی ہے، اور صبر کے عوض جو اللہ تعالیٰ نے شفا کا وعدہ کیا ہے اس مصیبت اور مشقت کے باوجود مریض اپنے نفس میں اس کی وجہ سے راحت پاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ تر بیماریوں کا سبب نظر کا لگنا ہے

① اس پر ہماری دلیل وہ حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((اَکْثَرُ مَنْ یَمُوْتُ مِنْ اُمَّتِیْ بَعْدَ قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدْرِهٖ بِالْعَیْنِ .)) ❶

''میری امت میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر کے بعد جو مریں گے وہ نظر کے سبب فوت ہوں گے۔''

② نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْعَیْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ .)) ❷

''نظر آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔''

ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ مختلف قسم کی امراض اور بیماریوں سے مرتے ہیں۔ بعض بیماریاں ان میں سے متعدی ہیں، جیسا کہ کینسر ہے، اور حادثات ہیں۔ قضا وقدر کے بعد ان میں سے زیادہ تر بیماریوں کا سبب یہ نظر ہی ہے۔

فراست کی بحث کے دوران ہم نے ذکر کیا ہے چہرے کی زردی، یا رنگت کی تبدیلی اس سے نظر زدہ لوگوں کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ یہ نظر حسد وغیرہ کی وجہ سے ہوتی ہے، اصطلاح میں کوئی ممانعت نہیں، آپ جو چاہیں اس کا نام رکھیں۔ اس نظر کا علاج اللہ کے حکم سے بہت آسان ہے۔ ان شاء اللہ اس کی وضاحت عن قریب ہوگی۔

اکثر علاج کرنے والے غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اللہ انہیں ہدایت دے۔ یہ مریض کے لیے غم پیدا کرتے ہیں اور اس مریض کی فکر میں یہ چیز بھر دیتے ہیں کہ اسے کالا یا سرخ

---

❶ حسن: صحيح الجامع: ١٢٠٦ـ سلسلة الاحاديث الصحيحه: ٧٤٧.

❷ حسن صحيح الجامع: ٤١٤٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادو ہے، یا اس پر جنوں کا غلبہ ہے۔ اس سے مریض میں اللہ کی رحمت سے مایوسی پیدا کرتے ہیں اور اسے مارتے ہیں، گلا دباتے ہیں اور وسوسوں کے ذریعہ اس پر جنوں کا تسلط بتاتے ہیں۔

یہ دین کا حصہ نہیں ان دم کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ یہ اپنے بھائی کے خلاف شیطان سے تعاون کرتے ہیں۔

جادو موجود ہے، اس کا اثر بھی ہے مگر یہ آنکھ کے انتشار اور پھیلاؤ کی مانند نہیں، جادو زیادہ تر ایک عمل کا نتیجہ ہوتا ہے، اور ملاحظہ یہی ہے کہ جادو کے پھیلاؤ کی جگہیں یہودی ہی مہیا کرتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے نبی ﷺ پر جادو کیا تھا، اسی طرح سمندر اور نہریں بھی جادو کے مقامات ہیں،

((اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ .)) [1]

کیونکہ ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے اور اپنے لاؤ لشکر کو لوگوں کے درمیان فساد کے لیے بھیجتا ہے۔

باقی جنوں کا عشق جو مشہور رہے یہ بہت کم ہے۔ ہاں ایذا پہنچانے کے لیے ایسا بھی ہو سکتا ہے، کبھی یہ متبادل ایذا رسانی کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ اس کا علاج بھی شرعی دم میں موجود ہے۔ کچھ وقت اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان شاء اللہ شرعی دم سے یہ جن جاتا ہے۔

یہ وہ اہم ترین خطوط اور قواعد ہیں، جن کی پابندی مریض پر دم کے دوران نہایت ہی ضروری ہے۔ [2]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، باب تحریش الشیطان : ۲۸۱۳.

[2] مزید تفصیل مؤلف کی کتاب، قواعد الرقیة الشرعیه، میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۲

نظر لگنا ایک حقیقت ہے

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَيَحْضُرُ الشَّيْطَانُ وَحَسَدُ ابْنَ آدَمَ .)) ❶

''نظر لگنا ثابت ہے۔ اس میں شیطان حاضر ہوتا ہے اور ابن آدم کا حسد کرتا ہے۔''

اس حدیث کا مطلب صحیح ہے۔ تجربہ بھی اس کی تائید کرتا ہے اور ہمارے مشائخ بھی اس مطلب پر متفق ہیں۔ الحمدللہ!

یہ حدیث اس بات پر فائدہ دے رہی ہے کہ ہر انسان جو ہے اس کے اردگرد شیطان جن ہیں جو اس پر واقع ہونے کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ ہر انسان حسد کے نشانہ کی جگہ پر ہے، کوئی بھی نظر سے بچ نہیں سکتا، وہی محفوظ رہ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حسد ایک مرض ہے جو نفسانی امراض میں سے ہے یہ ایک عام مرض ہے۔ اس سے کم لوگ ہی چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں۔''

مقولہ ہے: ''کوئی جسم حسد سے خالی نہیں، لیکن کمینہ آدمی اسے ظاہر کر دیتا ہے اور کریم آدمی اسے پوشیدہ رکھتا ہے۔''

کمینہ کے حسد ظاہر کرنے کا مطلب ہے کہ یہ اپنے مسلمان بھائی کا وصف خود برے انداز پر بیان کرتا ہے۔ اللہ کا ذکر سامنے نہیں رکھتا کہ اس کا وصف بیان کرتے ہوئے ماشاء اللہ وغیرہ نہیں کہتا۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا گیا: کیا مومن بھی حسد کرتا ہے؟ فرمایا:

---

❶ مسند احمد: ۹۶۶۸.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو حسد نے ہی تو ہر چیز بھلا دی تھی، لیکن یہ حسد جب تک سینہ میں چھپا رہے اس کا نقصان نہیں۔ ہاں جب یہ ہاتھ یا زبان پر آ جائے تو یہ نقصان دہ ہے۔'' ❶

بعض سلف کا قول ہے: ''حسد پہلا گناہ ہے جس کے ساتھ آسمان میں اللہ کی نافرمانی کی یعنی وہاں ابلیس نے آدم علیہ السلام کا حسد کیا، اور یہ پہلا گناہ ہے زمین پر جس کے ساتھ اللہ کی نافرمانی کی گئی۔ یعنی آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو حسد ہی سے قتل کیا تھا۔'' ❷

❀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''میری امت میں سے زیادہ تر لوگ قضا و قدر کے بعد نظر سے ہلاک ہوں گے۔'' ❸

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس کے دل میں دوسرے کے لیے حسد ہو تو اسے اس کے ساتھ تقویٰ اور صبر استعمال کرنا چاہیے اور حسد کو اپنے دل میں ناپسند کرے۔''

❀ ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ لَا یَنْجُوْ مِنْهُنَّ اَحَدٌ: اَلْحَسَدُ، وَالظَّنُّ، والطِّیَرَةُ .))

''تین چیزیں ایسی ہیں جن سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکتا۔''

(۱) حسد۔ (۲) بدگمانی۔ (۳) بدشگونی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ان سے نکلنے کا طریقہ بتاتا ہوں:

''جب تم حسد کرو تو بغض نہ رکھو اور جب گمان کرو تو اسے ثابت نہ سمجھو، اور جب تم بدشگونی پکڑو تو اس کے خلاف کام کر گزرو، اس طرح یہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔'' ❹

---

❶ كتاب السلوك: ۱۰/۱۲۵.

❷ ادب الدنيا والدين للماوردى، ص: ۲٦۰.

❸ صحيح الجامع: ۱۲۰٦۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۷٤۷.

❹ تفسير ابن جزرى التسهيل لعلوم، سورة الفلق: ۲/ ۵۸۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن کی کتابوں میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ اَلْحَسَدُ، وَالْبَغْضَاءُ .))

''تمہارے اندر تم سے پہلے لوگوں کی بیماری سرایت کرے گی وہ ہے۔''

حسد اور بغض، بالخصوص بغض تو مونڈ دینے والی چیز ہے۔ یہ بال ہی نہیں مونڈتا یہ تو دین کو مونڈ دیتا ہے، آپ ﷺ نے حسد کا نام بیماری رکھا ہے۔'' ❶

ہم اس حدیث پر مزید بحث کرتے ہیں جو سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع بیان کی ہے کہ:

''نظر لگنا ثابت ہے، اس میں شیطان حاضر ہوتا ہے اور ابن آدم سے حسد کرتا ہے۔''

ابن حجر رحمہ اللہ کا تبصرہ:

یہ حدیث بعض لوگوں پر مشکل ہو چکی ہے، کہتے ہیں:

''بھلا نظر اتنی دور سے کیسے نظر زدہ کو تکلیف پہنچاتی ہے؟''

تو اس کا حل یہ ہے کہ ''بہت سارے لوگ خالی نظر سے ہی بیمار ہو جاتے ہیں اور ان کے قویٰ کمزور پڑ جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس ذریعہ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے شیطان جو کہ بد ارواح ہے اس میں تاثیر پیدا کی ہے۔ یہ ارواح نظر کے ساتھ شدید تعلق رکھتی ہیں، ان کے فعل کو نظر کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ یہ نظر خود مؤثر نہیں...... تاثیر اس میں بد روح کی ہوتی ہے۔ اصل میں نظر لگانے والے کی نظر سے ایک معنوی تیر نکلتا ہے، اگر بدن میں مل جائے اور بچاؤ والی کوئی چیز نہ ہو تو اس میں یہ اثر انداز ہوتا ہے اور اگر رکاوٹ ہو تو پھر بدن میں پیوست نہیں ہوتا۔ بلکہ نظر لگا کر تیر چھوڑنے والے کی جانب لوٹ آتا ہے۔ جیسا کہ صحیح تیر ہوتا ہے۔'' ❷

---

❶ حسن، سنن ترمذی ابواب صفة القيامة، باب منه: ٢٥١٠۔ صحيح ترغيب: ٢٨٨٨۔ سلسلة الصحيحه: ١٢۔

❷ فتح الباری: ٢١٢/١٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نظر سے نکلنے والا وہ وصف ہے جسے زبان کا زہر کہتے ہیں۔ وصف ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نابینا کی بھی دوسرے کو نظر لگ جاتی ہے حالانکہ اس کی نظر نہیں ہوتی۔ چنانچہ ثابت ہوا یہ زبان کا زہر ہے جو نظر میں منتقل ہو کر دوسرے تک جاتا ہے۔ جب یہ نظر کا زہر نکلتا ہے تو وہ منتظر بیٹھا شیطان اسے لپک کر لے لیتا ہے، اور وصف کو جس پر اللہ کا ذکر نہیں ہوتا یعنی ماشاء اللہ وغیرہ نہ کہا گیا ہو تو اسے حسد زدہ کے بدن میں اثر انداز کر دیتا ہے۔ ہوتا یہ بھی اذن الٰہی سے ہے۔ یہ تب اثر انداز ہوتا ہے جب اس بدن والے نے اس سے بچاؤ کے لیے حفاظت کا انتظام نہ کیا ہو، اگر اپنا تحفظ کیا ہو تو پھر یہ بدروح اس نظر کو اثر انداز نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر لگانے والوں کی اقسام

① نظر لگانے والا خبیث النفس ہوتا ہے جو نہ تو اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر پر ایمان لاتا ہے اور نہ ہی اس کا ایمان قوی ہے، بلکہ ضعیف الایمان ہے۔ اس کی خوشی اسی چیز میں ہوتی ہے کہ بس دوسرے سے نعمت چھن جائے اور زوال آ جائے، یہ زبانی وصف کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر اور بغیر دعائے برکت کے چھوڑ دیتا ہے، اسے بدروحیں پکڑ لیتی ہیں جو کہ وہاں حاضر ہیں اور ان کی خواہش ہی مسلمان کو اذیت دینا ہے۔ اس وقت یہ نظر اگر وہاں بچاؤ یا حفاظت نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مشیت بھی ہو تو پھر یہ تباہ کن ہوتی ہے، اور یہی وہ نظر ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نظر آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے، اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔'' [1]

یہ ایک ایسا حسد ہے جو یہودیوں کا حسد ہے یا جو بھی ان کے طریقہ پر ہیں۔

(العیاذ باللہ)

② نظر لگانے والا اچھے نفس والا ہوتا ہے، مگر وہ ریس کرنے کی تاریکی میں ایسا گم ہوتا ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وہ وصف بیان کرتا ہے، اس وصف کو وہاں موجود شیطان اور بدروحیں فوراً حاصل کرتے ہیں اور نظر زدہ کے جسم اور اعضا میں اذیت رسانی کے لیے یا اس کے دل میں تنگی اور خوف پیدا کرنے کے لیے آگے پہنچا دیتے ہیں۔ یہ نظر صرف بے قرار کرتی ہے اور اس کا علاج بہت آسان ہے۔ اس کی مثال صحیح حدیث میں جو سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے، جو کہ سیّدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ آئندہ بالتفصیل بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ

[1] حسن: صحیح الجامع: ٤١٤٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتباہ: ...... سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کی نظر لگی تھی اس کی وجہ سے ان کے بارے میں بعض لوگ بدزبانی کرتے ہیں، اور خبیث النفس کہتے ہیں۔ خبردار رہیں! کہ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ جلیل القدر اور بدری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے خلاف زبان درازی نہ کریں وگرنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہوگی۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي .)) ❶

"میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی مت دو۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ عامر بدری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی غیر ارادی کوتاہی پر ان کی شان میں گستاخی نہ کی جائے۔ ان کے لیے بخشش کا اعلان ہوا ہے۔ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ یہ جرأت بہت مہنگی پڑے گی۔" ❷

پیارے کی بھی نظر لگ جاتی ہے:

یہ بات اچھی طرح جان رکھیں کہ ہر انسان اپنے بھائی کو نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتا، یہ صرف اللہ کے حکم سے ہی پہنچے گا، لیکن اس کے ضرر رساں ہونے کی ایک ہی شرط ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا وصف اللہ کے ذکر کے بغیر کرے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا نام نہ لینے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے اور بغیر ذکر الٰہی وصف بیان کرنا ایک حرام کام ہے۔ یہی وہ زبان کا زہر ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ خواہ کوئی محبت سے بھی ایسا کرے نقصان ہوتا ہے۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نظر کو جو پسند ہو اسے بھی نظر لگ جاتی ہے، اگرچہ حسد سے نہ بھی ہو۔ اگر نیک آدمی ہو اور محبت رکھنے والا آدمی ہو تب بھی لگ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ جسے کوئی چیز بھلی لگے اس کے لیے ضروری ہے کہ فوراً جو اسے پسند آیا ہے

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ: ٣٦٧٣۔ سلسلة الصحيحه: ١٩٢٤.

❷ سیر اعلام النبلاء: ١/ ١٨٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اس کے لیے برکت کی دعا کرے یہ دعا اس کے لیے گویا دم ہو جائے گا۔ جس سے نقصان سے حفاظت رہے گی۔'' ❶

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

سیّدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب سیّدنا ابو سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ مدینہ کی ایک وادی میں جس کا نام خرار تھا، وہاں نہانے لگے، جب انہوں نے اپنا جبہ اتارا تو انہیں سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا۔ میرے والد بہت زیادہ سفید رنگت اور خوبصورت بدن والے تھے۔ سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آج تک ایسی خوبصورت جلد نہیں دیکھی یہ تو پردہ نشین، دوشیزہ کی مانند ہے۔

سیّدنا سہل اسی جگہ پر سخت ترین بخار میں مبتلا ہو گئے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بخار آلود ہونے کی اطلاع دی گئی، اور بتایا گیا کہ وہ تو اتنے زیادہ بخار میں مبتلا ہیں کہ سر نہیں اُٹھا سکتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا: ''کیا تم اسے نظر لگانے کا الزام کسی پر دھرتے ہو؟'' انہوں نے کہا: ہاں! عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی نظر لگی ہے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور سخت برہمی کا ان پر اظہار فرمایا:

((عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ .))

''تم میں سے ایک اپنے بھائی کو مارنے پر کیوں تل جاتا ہے۔''

((اَلَّا بَرَّكْتَ .))

''تم نے ساتھ برکت کی دعا کیوں نہ کی تھی۔''

اب اس کے لیے اعضا کو دھوو۔ سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے اپنا چہرہ دھویا، اپنے تہبند کے اندر والا حصہ دھویا اور ایک پیالہ میں پانی جمع کر دیا، پھر یہ پانی سیّدنا سہل پر پیچھے سے ڈالا گیا، یعنی جلد کے سفید حصہ پر جہاں نظر لگی تھی۔ سیّدنا سہل رضی اللہ عنہ اسی وقت تندرست ہو گئے۔ ❷

---

❶ فتح الباری: ۱۰/۲۱۵۔ ❷ صحیح الجامع للالبانی: ۳۹۰۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ((فَأَمَرَهُ فَحَسَّ حَسَوَاتٍ .)) "سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چند گھونٹ اس سے پی لو انہوں نے پیا بھی تھا۔" ❶

② ایک روایت میں آتا ہے کہ: سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سیدنا سہل بن حنیف کو دیکھا تو انہیں میری نظر لگ گئی۔ میں نے پانی میں ایک دھماکہ سا سنا، میں ان کے پاس آیا، میں نے انہیں آواز دی مگر انہوں نے مجھے جواب نہ دیا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو یہ اطلاع دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل تشریف لائے اور پانی میں داخل ہو گئے۔ گویا میں اب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں، کیونکہ آپ نے کپڑے سمیٹ لیے اور سیدنا سہل کے سینہ پر ہاتھ مارا، پھر کہا:

((اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا .)) ❷

"اے اللہ! اس سے اس نظر کی حرارت، ٹھنڈک، اور تھکاوٹ دور کر دے۔"

③ یہ اسی وقت کھڑے ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی اپنی ذات، مال، اور اپنے بھائی سے کوئی بھی پسندیدہ چیز دیکھے تو برکت کی دعا کرے، نظر کا لگنا ایک ثابت شدہ بات ہے۔ دعا سے حفاظت رہتی ہے۔" ❸

④ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جوڑ، اور انگلیوں کے اندرونی کنارے، اور تہبند کے اندر کا حصہ یہ وہ مقامات ہیں جو شیطانی بدروحوں کے لیے خاص ہیں، یہ یہاں ڈیرے لگاتی ہیں، اس لیے انہیں بھی نظر لگانے والے سے دھونے کا مطالبہ کیا۔" ❹

---

❶ مجمع الزوائد: ٨٤٢٩.

❷ مسند احمد: ١٥٧٠٠۔ سلسلة الصحيحه: ٢٥٧٢.

❸ مستدرك حاكم: ٤/ ٢١٦.

❹ زاد المعاد: ٤/ ١٦٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ ایک حدیث میں ہے کہ:

((كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَمِنَ الْعَيْنِ الْإِنْسَانِ.)) ❶

''نبی اکرم ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر لگنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔''

اس حدیث سے حاصل شدہ فوائد:

① اس حدیث سے چند سوال کرنے کا ثبوت ملتا ہے کہ نظر زدہ سے سوال کیے جائیں۔ دیکھیں جب سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا سہل رضی اللہ عنہ کا وصف بیان کیا تو انہوں نے نہ تو ذکر الٰہی کیا اور نہ ہی برکت کی دعا کی۔ تو شیطان نے یہ پسندیدہ وصف سیّدنا عامر سے لیا اور اسے سیّدنا سہل پر اذیت بنا کر واقع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے ان سے سب سے پہلا سوال یہ کیا کہ تم اس کے لیے کسی پر نظر لگانے کی تہمت رکھتے ہو؟ اس کے تحت چند ایک سوالات جنم لیتے ہیں جو مریض سے کیے جائیں۔

آپ ﷺ نے سیّدنا سہل سے یہ پوچھا تھا کہ کسی پر تم اپنا وصف بیان کرنے کا الزام دیتے ہو؟ تو اس کا تعین کرو۔ ضمناً پھر درج ذیل سوال کیے جائیں۔

② مریض سے یہ پوچھا جائے کہ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ اس نے تمہارے بارے میں وصف بیان کرتے سنا ہو۔

③ یہ پوچھا جائے کیا تم نے کسی کو خواب میں دیکھا ہے کہ جو تمہیں مسلسل اذیت دیتا ہو۔

④ کیا تم نے خواب میں حیوانات دیکھے ہیں۔ مثلاً: کتے، اونٹ، بلّے، بندر، سانپ، بچھو، چمگادڑ وغیرہ۔ جو تم پر جھپٹ رہے ہیں۔

اس مسئلہ پر حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ❷ میں بڑی نفیس بحث کی ہے۔ ادھر رجوع کیا جائے۔

---

❶ زاد المعاد: ٤/ ١٥٩ـ سنن ترمذی، ابواب الطب، باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین: ٢٠٥٨.

❷ کتاب مدارج السالکین: ١/ ٤٠٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سوالوں کا جوب اگر مریض ہاں میں دے کہ میں یہ دیکھتا ہوں، اور یہ تمام کام ہوتے ہیں۔ تو پھر اس وصف بیان کرنے والے آدمی سے اس کی تھوک یا پسینہ میں سے کچھ لیا جائے اور اسے دوسرے پانی میں ملایا جائے، اور وہ نظر زدہ کے سر پر ڈالا جائے اور ایک مرتبہ ہی ڈالا جائے، اور اسی سے اسے پلایا بھی جائے، اگر نظر نے پیٹ کے اندر تک اثر کیا ہوا گر پیٹ کے اندر تک اثر نہ ہو تو پھر پلانے کی ضرورت نہیں۔ بس اوپر ڈالا جائے۔ بہر صورت اوپر ڈالنا اور پلانا دونوں کام کرنا بہتر ہیں۔

خصوصاً چوتھا سوال جو گزرا ہے کہ خواب میں حیوانات کا دیکھنا۔ اب ہم اس مریض سے یہ پوچھیں گے کہ یہ حیوان تمہارے قریبیوں، ہجولیوں اور ہمسایوں میں سے کیا مراد لیتا ہے۔ یا یہ پوچھیں گے اس حیوان کی جگہ تم نے کہاں دیکھی ہے؟ اس کے بعد اس مریض کے ذہن میں کچھ اشخاص کا مجموعہ آئے گا۔ یہ پھر ان میں سے ان کے ساتھ حسن ظن رکھ کر ان کے آثار اور نشانات حاصل کرے گا، کیونکہ انسان جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو یہ اس شیطان کو اذیت دیتا ہے جس نے اس وصف کے ذریعہ اس انسان کو تکلیف دی ہوتی ہے۔ تو اس اذیت سے بچنے کے لیے شیطان خواب میں نظر لگانے والے یا اس حیوان کی صورت میں جو نظر لگانے والے پر دلالت کرتا ہے اسے دکھاتا ہے، تاکہ اس شیطان کی اس اذیت سے جان چھوٹ جائے۔ گویا کہ یہ شیطان اس نظر زدہ سے کہتا ہے، یہ ہے نظر لگانے والا، اسے پکڑ لے اور اس عذاب سے میری جان چھڑا دے۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''تم میں سے ایک اپنے شیطان کو ذکر الٰہی سے کمزور کرتا ہے جس طرح سفر میں اپنے اونٹ کو کمزور کرتا ہے۔'' [1]

فائدہ (۱): ......اس حدیث سے پتا چلا کہ کسی کا وصف بیان کرنے پر برکت کی دعا کرنا ذکر الٰہی کرنا جنوں کو نظر زدہ تک پہنچنے سے روکتا ہے اور اسے ان سے محفوظ رکھتا ہے۔

[1] مسند احمد: ۸۹٤۰۔ سلسلة الصحيحة: ۳۵۸٦۔ حسن.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ تو نے برکت کی دعا کیوں نہ کی تھی، اس سے ہماری اوپر ذکر کردہ بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

فائدہ (۲):...... نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

((سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ قَوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ .)) ❶

"جنوں اور آدم کے بیٹوں کی آنکھوں کے درمیان بسم اللہ کہنا، ایک پردہ کا کام دیتا ہے۔"

فائدہ (۳):...... یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا سیدنا عامر رضی اللہ عنہ کو نہانے کا حکم دینا۔ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اس کی حکمت پر تبصرہ فرماتے ہیں: "میل کچیل والے جوڑ اور انگلیاں یہ بدروحوں کے رہنے کی مخصوص جگہیں ہیں۔" ❷

مقصد یہ ہے کہ انسان کے پسینے کی ایک خاص بو ہے اور ہر انسان دوسرے سے مختلف ہے۔ اس کے مختلف ہونے کو کتا بھی جانتا ہے، اس لیے وہ اپنے مالک اور غیر کی پہچان کر لیتا ہے، اور اسے شیطان بھی پہچانتا ہے جو اس نظر لگانے والے سے اثر لے کر گیا کہ انسان مختلف ہیں۔ جب نظر لگانے والے کا پسینہ یا تھوک لیا جاتا ہے، پھر اس کے ساتھ غسل دیا جاتا ہے۔ یا مریض کو پلایا جاتا ہے تو اگر اس نے پیٹ کے اندر اثر کیا ہو تو اس سے یہ شیطان دور چلا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق اس کا تعلق تو اس وصف کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ جو اسے پسند آیا ہے اس کا پسینہ اور تھوک والا جوٹھا پانی پلانے سے گویا کہ نظر لگانے والے کا مریض پر غلبہ ہو جاتا ہے، وہ اس طرح کہ یہ پسینہ یا تھوک جب نظر زدہ کے جسم میں داخل ہوتے ہیں تو نظر زدہ مریض پر اب شیطان کی جگہ اس نظر لگانے والے کا قبضہ ہو جاتا ہے، اور شیطان دور ہٹ جاتا ہے، اور مریض سے جدا ہو جاتا ہے۔

فائدہ (٤):...... یہ ہے کہ نظر زدہ مریض پر پانی پیچھے سے ڈالا گیا تھا، یعنی اس جگہ

❶ سنن ترمذی، ابواب السفر، باب، ذکر من التسمیہ: ٦٠٦۔ صحیح الجامع: ٣٦١١۔

❷ زاد المعاد: ٤/ ١٦٣۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جو نظر لگانے والے کی نظر کی جگہ تھی، کیونکہ وہ شیطان نے جو اثر انداز ہونے والا تھا وہ اس سفیدی کے وصف کی وجہ سے سارے جسم میں نظر کو چلایا تھا۔ آپ ﷺ نے اس نظر زدہ مریض کے سر پر پانی ڈالا تا کہ تمام جسم نظر زدہ کا اس میں شامل ہو جائے۔ اسی طرح اگر نظر زدہ کو زیادہ کھانے کی وجہ سے پیٹ میں تکلیف پہنچی تو اس کا اثر یعنی تھوک اور پسینہ کو نظر کی جگہ پر پیٹ میں داخل کیا جائے۔ پھر اس مریض کو نہلانے کی ضرورت نہیں۔ اسے صرف اس تھوک اور پسینہ سے ملا کر پانی پلا کر علاج کیا جائے۔

اہم بات (۱):...... ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ بات ہمارے تجربہ میں آتی ہے کہ چہرہ دھونا، کلی کرنا اور صرف ہاتھوں کو دھونا بھی نظر کے اثر کا ازالہ کرنے میں مفید ہے۔ بشرطیکہ جب نظر لگانے والا متعین ہو جائے۔ مریض کو نہ بھی نہلایا جائے تب بھی وہ شفایاب ہو جاتا ہے۔'' (فتاوی السحر والعین والمس)

اہم بات (۲): ...... یہ بات علمی طور پر ثابت ہے کہ تھوک، پسینہ، بال، ناخن اور خون انسان کے جسم سے ایک خاص حرکت اور تھرتھراہٹ رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ جسم سے الگ بھی ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جادوگر ناخن اور بال جادو کے عمل میں استعمال کرتے ہیں تا کہ اس تھرتھراہٹ کو جنوں کے ذریعہ استعمال کر کے جادو زدہ کو نقصان پہنچا سکیں۔ یہ وہ علم ہے جو رڈیائی کے نام سے معروف ہے۔ اس سے ذاتی موج نکلتی ہے جو کہ بیماری کی تشخیص اور طبی علاج میں استعمال کی جاتی ہے اس علم کے مدارس موجود ہیں جو برطانیہ، المانیہ، فرانس اور امریکہ میں ہیں۔

یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہر انسان کے لیے ایک تھرتھراہٹ ہے جو اس کے ساتھ ہی خاص ہے۔ دوسرے انسان میں اس کی مشابہت نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ امتیاز کے لیے ایک علامت ہوتی ہے اور ہر چیز جو انسان سے جدا ہوتی ہے۔ بال، ناخن، تھوک، پسینہ، خون وغیرہ، یہ خصوصی موج اسے اٹھاتی ہے، یہ موج اور تھرتھراہٹ اس وقت ختم ہوتی ہے جب ان چیزوں کو تلف کر دیا جائے، یعنی دفن کر دیا جائے۔ بلکہ انہیں کاٹنے کے بعد دفن ہی کر دینا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ تاکہ جادوگر ان چیزوں کے ذریعہ فائدہ نہ اٹھائیں اور جادو نہ کریں۔ ❶

فائدہ (۵): ......اس حدیث سے یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کے سینہ پر ہاتھ مارا، اور یہ دعا کی کہ: اے میرے اللہ! اس کی گرمی، ٹھنڈک اور تھکاوٹ دور کر دے۔

یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ نظر کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔ جزوی طور پر نظر زدہ کو چمٹ جاتا ہے۔ جس سے اس کے سینہ میں تنگی سی حاصل ہوتی ہے، کیونکہ یہ شیطان کا دباؤ ہوتا ہے جو کہ اس کے چمٹنے کی علامت ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے ''سورج اور سائے کے درمیان بیٹھنا شیطان کی مجلس ہے اس سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے۔'' ❷

کمر کی حرارت اور انگلیوں کی ٹھنڈک، جسم کی تھکاوٹ یہ تمام چیزیں اس شیطانی دباؤ کی وجہ سے ہی ہوتی ہیں۔ سخت شرمندگی، جمائی کا آنا اور ڈکار کی کثرت تنگی ہی کی صورتیں ہیں۔

فائدہ (٦): ......اس حدیث سے یہ حاصل ہوا کہ جب نظر لگانے میں کسی ایک کو متعین کرنے میں الزام نہ دیا گیا ہو تو اس وقت دم شروع کر دیا جائے۔ دم شروع کرنے سے پہلے آئندہ صفحات میں درج امور سے مریض کو آگاہ کر دیا جائے۔

---

❶ مزید تفصیل کے لیے کتاب، علم الموجة الذاتية، ڈاکٹر خلیل مسیحہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

❷ مسند احمد: ۱۵٤۲۱۔ صحیح ترغیب: ۳۰۸۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر زدہ کی پہچان کیسے ہوتی ہے؟

نظر زدہ آدمی کی علامات یہ ہیں: سر درد، چہرہ پر زردی، پسینہ کی کثرت، پیشاب کا زیادہ آنا، ڈکار اور جمائی زیادہ آنا، نیند کم یا زیادہ آنا، خواہش کا کمزور ہو جانا، ہاتھوں اور پاؤں میں رطوبت کا ہونا، اور ان میں حرکت ہونا، دل کی حرکت بڑھ جانا، غیر طبعی خو، سخت قسم کا غصہ آنا اور متاثر ہونا، غم آنا، سینہ میں تنگی محسوس ہونا، کمر کے نیچے اور کندھوں کے درمیان درد ہونا، رات نیند کا اچاٹ ہو جانا۔

کبھی تو یہ تمام علامات پائی جاتی ہیں اور کبھی بعض پائی جاتی ہیں۔ یہ نظر لگنے کی قوت پر یا نظر لگانے والوں کی کثرت پر انحصار ہے۔

کبھی یہ علامات غیر نظر زدہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ یا جسمانی بیماری کی وجہ سے بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔

وہ امور جن کا دم شدہ کو خیال رکھنا ضروری ہے:

① یقین اور اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھنا اور یہ یقین رکھنا کہ قرآنِ پاک شفا ہے اور کلامِ الٰہی کو بطور تجربہ ہی نہیں بلکہ اس پر یقین ہو کہ یہ شفا ہے۔

② قراءت کے وقت تصور پیدا کیا جائے، یہ تصور پڑھنے والا بھی کرے اور جس پر دم کیا جا رہا ہے وہ بھی کرے کہ یہ آیاتِ مبارکہ اس مریض کو شفا دیں گی، اور اللہ کے حکم سے اس موذی جن کی راہنمائی کریں گی جو تکلیف پہنچا رہا ہے۔

③ نظر لگانے والے پر الزام ثابت کرنا ہے۔ جیسا کہ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں پہلے گزرا ہے کہ آپ نے پوچھا تھا، انہیں نظر لگانے میں تم کسی پر الزام لگاتے ہو، یہ حدیث صحیح ہے جس پر زیادہ خیال ہو اس پر تہمت ثابت کرنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ثابت ہے۔ یا جس پر اس کا دل مطمئن ہو اس پر لگائے۔

یہ الزام تلاش کرنا کوئی ظلم نہیں نہ ہی فساد میں مبتلا کرنے والی بات ہے جس پر دم کیا جاتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ نظر لگانے والے کا بتائے اس آدمی کے بارے میں حسن ظن رکھے۔ بدگمانی یا عداوت نہ رکھے۔ وہ یہ کہ جس کی نظر لگی ہے اس نے یہ وصف نقصان پہنچانے کے لیے بیان نہیں کیا، بلکہ مزاح اور دل لگی سے کیا ہے، اور اس کی غلطی بس اتنی ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر ساتھ نہیں کیا جب وصف بیان کیا ہے اور اس وصف میں شیطان حاضر ہوا ہے وہ اسے لے کر چلا ہے اور اسے تکلیف پہنچائی ہے۔ وصف بیان کرنے والے کو اس کا علم بھی نہیں یہ شیطان نے کام کیا ہے۔ اس طرح حسنِ ظن اس اپنے بھائی کے ساتھ رکھے جس کی نظر لگی ہے۔ اسے قصوروار نہ قرار دے۔ یہ جو شیطان کا چھونا ہے جو اس وصف کو لے کر چلا ہے، وہ خارجی اور بیرونی طور پر جزوی انداز میں تنگ کرتا ہے اور باہر سے تکلیف دیتا ہے۔ اس کا جسم کے اندر جزوی طور پر اثر نفوذ ہے۔ جس سے جسم کی کیمیائی حالت بدل جاتی ہے۔ اس کے اعضا ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ کمر میں حرارت سی رہتی ہے۔ آنکھیں بھی جلتی ہیں منہ خشک ہوتا ہے، اور احساس شرمندگی زیادہ بڑھ جاتا ہے، اعضا بہت جلد اثر قبول کرتے ہیں۔ عجیب وغریب افکار جنم لیتے ہیں یہ شیطان کا کلی طور پر نظر زدہ انسان میں داخلہ نہیں ہوتا جس کی وجہ یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ اسے مخاطب کر کے جسم سے نکالا جائے بلکہ یہ جزوی طور پر شیطان کا چھونا ہے۔ اس کی شرارت دور کرنے کے لیے اسے حاضر کرنے اور بلانے کی ضرورت نہیں۔ اوپر بیان کردہ وجوہات ظاہر ہوں اور جو احتیاطی تدابیر بھائی کے ساتھ حسن ظن رکھنا وغیرہ۔ جو ہم نے بیان کی ہیں ان کا خیال رکھا جائے تو پھر وہ چیز کہ نظر لگانے والے پر الزام لگا کر کسی شخص کے متعلق دل میں کھٹکا ہے؟ تو پھر جس طرح نبی ﷺ نے نظر لگانے کی تہمت کے متعلق اطلاع دی ہے۔ یہ اسی کے تحت الزام ہوگا۔ اس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر زدہ پر یہ دعائیں پڑھیں

① سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

② سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات ﴿الْمُفْلِحُوْنَ﴾ تک پڑھیں۔

③ آیۃ الکرسی پڑھی جائے۔

④ سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔

⑤ آل عمران کی ابتدائی آیات پڑھیں۔

⑥ سورۂ حشر کی آخری آیات۔

⑦ یہ آیت:

﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ (البقرة: ٢/ ١٣٧)

"عن قریب تجھے اللہ تعالیٰ ان سے کفایت کرے گا، وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

⑧ یہ آیت:

﴿وَ اِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴾ (القلم: ٦٨/ ٥١)

"بے شک قریب ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ آپ کو ترچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، جبکہ یہ ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے۔"

⑨ یہ پڑھا جائے:

﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴾ (النساء: ٤/ ٥٤)

"کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں اس پر جو اس نے انہیں اپنا فضل دیا ہے۔ تحقیق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی ہے اور ہم نے انہیں بڑی بادشاہی عطا کی۔"

⑩ یہ پڑھا جائے:

﴿فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝﴾ (الملك: ۶۷/ ۳)

"پس دوبارہ لوٹا اپنی نظر کو کیا تو اس میں کوئی دراڑ دیکھتا ہے۔"

⑪ یہ پڑھیں:

﴿يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (الأحقاف: ۴۶/ ۳۱)

"اے ہماری قوم! اللہ کے داعی کو قبول کرو اور اس کے ساتھ ایمان لاؤ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔"

⑫ سورۂ اخلاص اور آخری دو قل پڑھیں، اور شفا والی آیت پڑھی جائیں:

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (بني اسرائيل: ۱۷/ ۸۲)

"اور ہم نے قرآن میں سے وہ چیز اتاری جو شفا ہے اور ایمانداروں کے لیے رحمت ہے، اور یہ ظالموں کو نہیں اضافہ کرتا مگر خسارہ میں۔"

یہ آیت پڑھیں:

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ﴾ (حٰم السجدہ: ۴۱/ ۴۴)

"کہہ دو یہ شفا ہے مومنوں کے لیے اور ہدایت ہے۔"

یہ پڑھیں:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (یونس: ۱۰/ ۵۷)

"اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب سے نصیحت آئی ہے اور جو سینوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے اس کے لیے شفا اور ہدایت ہے اور ایمانداروں کے لیے رحمت ہے۔''

یہ پڑھیں:

﴿ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (التوبة : ١٤)

''اور ایمانداروں کے لیے رحمت ہے۔''

یہ پڑھیں:

﴿ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴾ (الشعراء : ٨٠٢٩)

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔''

نظر زدہ پر یہ دعائیں بھی پڑھیں:

① سات مرتبہ پڑھیں:

((اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ .)) ❶

''میں اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں وہ عرش عظیم کا رب کہ وہ تجھے شفا دے۔''

② تین مرتبہ پڑھیں:

((أُعِيْذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ .)) ❷

''میں تجھے اللہ تعالیٰ کے پورے پورے کلمات کے ساتھ پناہ میں دیتا ہوں۔ ہر شیطان سے اور ہر پریشانی سے اور ہر ملامت کرنے والی آنکھ سے۔''

③ تین مرتبہ پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا .)) ❸

---

❶ صحیح سنن ابو داؤد، کتاب الجنائز باب الدعاء للمریض : ٣١٠٦.

❷ صحیح، سنن ابو داؤد، کتاب السنه، باب فی القرآن : ٤٧٣٧.

❸ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب مسح الرقی : ٥٧٥٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگوں کے رب! تکلیف دور کر دے، اور شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ نہیں شفا مگر جو تو دے ایسی شفا دے جو ایک بیماری بھی باقی نہ چھوڑے۔''

④ سات مرتبہ یہ کہے:

((حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ .)) ❶

''کافی ہے مجھے اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہی اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔''

⑤ یہ دعا تین مرتبہ پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ .)) ❷

''شروع اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی نہ زمین میں نہ ہی آسمان میں وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

⑥ یہ بھی پڑھیے:

((اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَوَصَبَهَا .)) ❸

''اے میرے اللہ! اس کی حرارت، اس کی ٹھنڈک، اور تھکاوٹ دور کر دے۔''

اہم باتیں!:

① جب شفا اور ہدایت کا ارادہ ہو تو قرآنِ پاک کی تمام آیات دم ہی ہیں۔

② دم کے کچھ طریقے ہیں، جو نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں۔

③ معمولی تھوک کو ساتھ ملا کر دیا جائے۔ یہ پھونک خواہ ہر آیت کے آخر پر، یا تمام آیات

❶ (حسن) سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ما یقول اذا صحیح: ۵۰۸۱.

❷ حسن صحیح، سنن ترمذی، ابواب الطب، باب ما جاء فی الدعا: ۳۳۸۸.

❸ مسند احمد: ۱۵۷۰۰۔ سلسلہ صحیحہ: ۲۵۷۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آخر پر یا جب دم کی پڑھائی مکمل ہو جائے اس وقت ماری جائے۔

④ بغیر تھوک والی پھونک سے بھی دم ٹھیک ہے۔

⑤ دم کی قراءت کریں، پھر انگلی پر تھوک لگائیں، پھر اسے مٹی سے لگائیں اور تکلیف والی جگہ پر پھیریں۔

⑥ تکلیف والی جگہ پر ہاتھ پھیر کر ساتھ دم پڑھیں۔

⑦ دم کرنے میں افضل طریقہ یہ ہے کہ شروع میں مریض پر ان اوراد میں سے بعض کی تلاوت کرنے پر اکتفا کریں، کیونکہ یہ دوا کی مانند ہے نہ افراط سے کام لیں نہ کوتاہی سے کام لیں، تاکہ نہ تو دم کرنے والا اکتائے نہ وہ اکتائے جس پر دم کیا جا رہا ہے۔

اس پر یہ دلیل ہے جو کہ ایک سردار کو بچھو نے ڈسا تھا اس پر صرف سورۂ فاتحہ ہی تلاوت کی گئی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۳

حسد اور جادو کا علاج

حسد کی کچھ اقسام ہیں:

۱۔ اچھا حسد یعنی رشک کرنا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے شرف وفضل کو اپنے شرف وفضل پر پسند تو نہیں کرتا۔ مگر اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میں بھی اس افضل آدمی کی مثل ہو جاؤں یا اس سے بہتر ہو جاؤں، لیکن دوسرے سے زوال نعمت کی اس کی تمنا اور آرزو نہیں ہوتی۔ یہ قرب الٰہی کے کاموں میں ریس میں شامل ہے حسد نہیں۔ جیسا کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقابلہ پر عمل کرتے ہوئے سیّدنا عمر نے تمنا کی تھی کہ ان کے برابر ہو جاؤں یا بڑھ جاؤں جب کامیاب نہ ہوئے تو انہیں مخاطب کر کے کہا:

> ''میں تم سے کبھی بھی آگے نہیں بڑھ سکتا، کیونکہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال ہی لیے آگئے تھے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

> ''سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جو کیا تھا وہ رشک اور جائز ریس کے زمرہ میں آتا ہے۔ یہ قابل تعریف ہے، لیکن صدیق رضی اللہ عنہ کا حال ان سے بہت افضل ہے، کیونکہ ان کی حالت اس رشک سے بھی بلند تر تھی وہ اس وصف سے بھی خالی تھی کہ کسی پر رشک کریں، کیونکہ انہوں نے مطلقاً یہ سوچا ہی نہیں کہ کسی کے مقابلہ میں نیکی کروں اور نہ ہی کسی اور کی طرف دھیان کیا ہے۔'' [1]

اسی طرح اس صحابی کی حالت تھی جن کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

---

[1] السلوك: ١٠/ ١١٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تھا: تمہارے پاس ایک آدمی داخل ہو رہا ہے جو اہلِ جنت میں سے ہے، یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی تھی، اور ان سے سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے پوچھا تھا کہ تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ جنت میں سے قرار دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا تھا:

''میرے دل میں کسی مسلمان کے خلاف دھوکہ نہیں اور جو اسے اللہ تعالیٰ نے خیر دی ہے میرے دل میں اس کے بارے میں حسد نہیں۔ یہ تو دور کی بات ہے میں نے رشک بھی نہیں کیا۔ یہ سن کر سیّدنا عبداللہ نے کہا تھا یہی وہ خوبی ہے جو ہماری طاقت سے باہر ہے۔'' ❶

بہر صورت رشک جائز ہے، جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی حالت تھی۔ جبکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے تو موسیٰ علیہ السلام رو پڑے تھے۔ یہ رشک تھا نہ کہ حسد۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَیْنِ .))

''حسد یعنی رشک دو آدمیوں کا کیا جائے۔''

ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی دولت سے نوازا ہے اور وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے، اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ حق کی حمایت میں اسے رات اور دن کی گھڑیوں میں صرف کرتا ہے۔'' ❷

رشک سے بھی خالی ہونے کی وجہ ہے کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان اس پوری امت سے وزن کیا گیا تو وہ بھاری تھے۔ یہی صفت اس کا باعث تھا، اور وہ قرآن پاک کے ان ممدوح لوگوں میں شامل ہو گئے۔

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝﴾ (الواقعه: ٥٦. ١٠-١١)

''آگے بڑھنے والے ہیں یہی مقرب ہیں۔''

---

❶ مسند احمد: ١٢٦٩٧.

❷ صحیح بخاری: کتاب العلم، باب اغتباط فی العلم والحکمة: ٧٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حسد مباح:

یہ دنیا کے معاملات میں ہے، مگر یہ دو شرطوں سے جائز ہے۔

① جب صاحب شرف وفضل دیکھ کر اس کے شرف وفضل کے حصول کی آرزو کرے تو برکت کی دعا کرے اور ذکرِ الٰہی کرے۔

② شرط یہ ہے کہ اس کے زوالِ نعمت کی تمنا نہ کرے۔

۳۔ حسد مکروہ:

یہ ہے کہ اپنے بھائی کا ذکر خیر یا اس کا وصف بغیر برکت کے ذکر کرنا، کیونکہ ایسا کرنے والا اپنے بھائی کو اذیت پہنچانے میں شیطان کا دروازہ کھولتا ہے، اگر چہ بھائی سے زوالِ نعمت کی تمنا نہ بھی رکھتا ہو۔ چونکہ اس نے ذکر الٰہی نہیں کیا اس وجہ سے یہ مذموم ٹھہرا۔ اصل بات تو یہی ہے کہ مسلمان تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ بھی ان لوگوں کی تعریف کرتے ہیں۔ جو کھڑے، بیٹھے اور پہلوؤں کے بل اللہ کا ذکر کرتے ہیں یہ فقط ذکر ہی نہیں اس سے شیطان کا میدانِ تنگ و دو بند ہو جاتا ہے۔ جس سے گزر کر دوسروں کو اذیت دیتا ہے۔ اس حسد مکروہ کی مثال سیّدنا عامر رضی اللہ عنہ والا واقعہ ہے۔ جو سیّدنا سہل رضی اللہ عنہ سے پیش آیا تھا۔ ان کے برکت کی دعا نہ کرنے سے وہ کتنے زیادہ پریشان ہوئے تھے۔ یہ مذموم اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ذکرِ الٰہی نہیں کیا تھا۔

۴۔ حرام حسد:

یہ وہ ہے جس میں اوپر مذکورہ تینوں شرائط نہ ہوں، نہ تو وصف بیان کرتے ہوئے برکت کی دعا ہو اور دوسرے سے زوالِ نعمت کی تمنا ہو، جو نظر اس طرح لگے یہ قاتل اور تباہ کن نظر ہے، یہ خبیث نفس سے ہی اٹھتی ہے۔ العیاذ باﷲ

یہ یہودیوں کے حسد والا حسد ہے، یہ تو بہت ہی قابلِ مذمت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادو اور نظر لگنے کا آپس میں تعلق

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو کہ جادو ہونے کے وقت آپ ﷺ نے پڑھا تھا:

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝﴾

(الفلق: ۱۱۳/ ۴-۵)

''اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، اور حسد کرنے والا جب حسد کرتا ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔''

یہاں غور فرمائیں! جادو اور حسد دونوں کو ملا کر بیان کیا گیا ہے، یہ اشارہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان تعلق ہے۔

جادوگر اور نظر لگانے والے دونوں اثر میں مشترک ہیں اگرچہ ان کا طریقہ اذیت مختلف ہے۔ مقصد دونوں کا تکلیف پہنچانا ہے۔

جادوگر بالوں، یا ناخنوں میں گرہیں باندھتا ہے اور پھونک مار کر جادو کرتا ہے، جس کے ساتھ شیطان کا رابطہ ہوتا ہے اور جادو زدہ کو وہ اذیت پہنچاتا ہے۔ جبکہ حاسد اور نظر لگانے والا جب اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اور جو وصف اسے اچھا لگتا ہے وہ بیان کر دیتا ہے تو اس سے بھی شیطان کا رابطہ ہو جاتا ہے اور وہ نظر زدہ کو تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔

فائدہ (۱):...... اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ گرہوں پر پھونکیں مارنے والیوں کی شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (اَلنَّفّٰثٰتِ) پھونکیں مارنے والیاں، اس لفظ پر الف لام لا کر اسے معرفہ (خاص) بیان کیا گیا ہے، اور اس سے پہلے جتنی چیزیں اور بعد میں بھی نکرہ (عام) ہیں ان پر الف لام نہیں آیا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جو بھی گرہ میں پھونک مارنے والی ہے وہ جادوگر ہے اور یہ شر رکھتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جبکہ ہر ایک اندھیرا اور ہر ایک حسد شر نہیں ہوتا کبھی یہ شر ہوتے کبھی شر نہیں ہوتے۔ اس لیے نفاثات (پھونکیں مارنے والی) معرفہ خاص اثر والی بیان ہوئی اور دیگر چیزیں نکرہ عام اثر والی بیان ہوئی ہیں۔ ❶

فائدہ (۲): ......ایک چیز عوام میں غلط پھیل چکی ہے کہ جب نظر لگانے والے کو پتہ چل جاتا ہے کہ اس کی نظر سے اثر ہوا ہے تو پھر دم کا فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ بات غلط ہے۔ یہ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ والی حدیث کے خلاف ہے۔ نبی ﷺ نے سیدنا عامر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کے لیے اعضا دھوؤ، سیدنا عامر جانتے تھے کہ سیدنا سہل کو میری نظر لگی ہے اس کے باوجود علاج کرنے سے نظر کا اثر ختم ہو گیا تھا۔

فائدہ (۳): ......علمائے کرام نے جو ذکر کیا ہے کہ ایک نظر زہریلی ہوتی ہے۔ انہوں نے اسے دم بریدہ سانپ اور آنکھوں پر نقطہ والے سانپ پر قیاس کیا ہے۔ انہیں ذاتی زہریلی قوت دی گئی ہے۔ اسی طرح مرغ کو یہ قوت دی گئی ہے کہ وہ فرشتوں کو دیکھ لیتا ہے۔ کتا اور گدھا شیطان کو دیکھ لیتا ہے۔ ہاں یہ فرق ہے کہ انسان کی قوت زہریلی ذاتی نہیں، یہ صفاتی ہے۔ یہ وہ وصف ہے جس میں ذکر الٰہی نہ ہو تو شیطان اسے موذی بنا دیتا ہے۔ اگر ذکرِ الٰہی ہو تو پھر موذی نہیں بنا سکتا۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ نظر حق ہے اس میں شیطان حاضر ہوتا ہے۔ یہ نظر آنکھ کے آلہ سے نہیں لگتی بلکہ شیطان کے رابطہ سے لگتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نابینا کی نظر بھی لگ جاتی ہے، حالانکہ اس کی نظر نہیں ہوتی، نابینا کے پاس تو یہ نظر کا آلہ نہیں۔

یہ بھی گزر چکا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جنوں اور نظرِ انسان سے پناہ مانگا کرتے تھے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نظر بد اور شیطان دونوں کے درمیان رابطہ ہے۔

فائدہ (۴): ......عوام میں یہ بھی مشہور ہے کہ جب کسی کو جن لگا ہو تو عورت میں ہوگا تو مذکر جن ہوگا۔ آدمی میں ہوگا تو عورت جن ہوگی۔

یہ بات بھی حدیث کے خلاف ہے۔ پہلے یہ واقعہ گزر چکا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے

---

❶ فتح الرحمٰن ابو زکریا انصاری: ٦٣٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن سے کہا تھا: نکل جا میں اللہ کا رسول ہوں، یہ دیکھیں جسے تکلیف تھی وہ لڑکا تھا، اور جن بھی مذکور تھا، لہٰذا یہ کوئی ضروری نہیں۔

فائدہ (۵): ......بعض علمائے کرام جادو سے غسل کے لیے مریض سے کہتے ہیں کہ اس کے علاج کے لیے بیری کے پتے ڈال کر غسل کروائیں تو فائدہ ہوتا ہے۔

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے تو کوئی چیز وارد نہیں یہ سیدنا وہب بن منبہ رحمہ اللہ کے تجربات ہیں۔ جیسا کہ فتح الباری میں مذکور ہے۔ بیری کے پتوں کی خاصیت ضرور ہے۔ کیونکہ سدرۃ المنتہٰی بیری ہے۔ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے، بیری کے پتے جنوں کو یہ سدرۃ المنتہٰی یاد کرواتے ہیں، اور جنت میں بغیر کانٹے کے بیری ہوگی، بیری کے پتے جنوں کو اس کی بھی یاد دلاتے ہیں تو یہ جن اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں، کیونکہ جن بہت تیز حس کے مالک ہیں۔

ہاں! یہ ہے کہ بیری کے پتوں کا استعمال جادو کے علاج یا اس کے علاوہ کسی چیز کے لیے استعمال کرنا صرف جادو کے علاج سے ہی خاص نہیں یہ جنوں کی اذیت کا باعث ضرور بنتے ہیں، اس کا انکار نہیں۔

ایک بہت ہی مفید بات:

دم اللہ کی طرف دعوت کی نیت سے کیا جائے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۰۴)

''چاہیے کہ تم میں سے ایک امت ہو جو خیر کی طرف دعوت دے۔''

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''(یدعون) ''بلاتے ہیں'' اس فعل میں مفعول محذوف ہے تاکہ عموم کا فائدہ دے۔ اس میں ہر وہ شامل ہے جس تک بھی دعوت پہنچ سکے۔ خواہ کوئی بھی انسان ہو حتیٰ کہ جنوں کو بھی دعوت دی جائے وہ بھی اس میں شامل ہیں۔'' [1]

اگر دم میں یہ جذبہ رکھا جائے تو بہت زود اثر دم ثابت ہوگا۔

[1] کیسٹ نمبر ۳۰، فی تفسیر سورۃ آل عمران۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ٤

نظر اور جادو سے بچاؤ کی تدابیر

مصیبت کے آنے سے پہلے ہی بچانے والا عمل:

① یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کے احکامات کی تعمیل کا خیال رکھے۔ مثلاً: مسجد میں پانچ وقت نماز با جماعت ادا کرنے کا اہتمام کرے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ .)) ❶

''جو صبح کی نماز پڑھتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری آنے والے کو نقصان کے لیے کون طلب کر سکتا ہے۔''

والدین کے ساتھ نیکی کرے، نفلی نماز اور روزے کا اہتمام کرے، اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرے۔ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ان سے اجتناب کرے۔ غیر عورتوں پر بری نظر ڈالنے سے گریز کرے، فضول پروگراموں سے دور رہے۔ گانا سننا بند کر دے، اور بری محافل کا بائیکاٹ کرے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کی اس حفاظت و نگہبانی میں آئے گا جس کی بشارت نبی اکرم ﷺ نے دی ہے:

((اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ .)) ❷

''تو اللہ کے احکام کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا۔''

② ورد اور ذکر کثرت سے کریں، وہ ذکر ہو جو کہ قرآنِ کریم اور سنتِ مطہرہ سے حاصل ہو، بہر حال اللہ کا ذکر کیا جائے بالکل اسی طرح کیا جائے جس طرح نمازوں کے بعد کیا

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة باب فضل صلاة العشاء: ٦٥٧ ـ سلسله صحيحه: ٢٨٩٠.

❷ (صحيح) سنن الترمذي، ابواب صفة القيامة، باب فيه: ٢٥١٦ ـ وصحيح الجامع: ٧٩٥٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے۔ ہر روز قرآنِ پاک کی تلاوت کا اہتمام، صبح اور شام کے اذکار و وظائف کرنا۔ سونے اور بیدار ہونے کے اذکار پڑھنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۱۲۴)

''اور جو میرے ذکر سے اعراض کرتا ہے اس کے لیے معیشت تنگ ہوتی ہے، اور ہم اسے قیامت کے دن نابینا کر کے اٹھائیں گے۔''

مصیبت دور کرنے کا عمل:

① دم کے دوران اللہ تعالیٰ پر یقین ہو اور حسن ظن ہو، یہ نہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے کلام کا تجربہ کرتا ہوں یہ آرام دیتا ہے یا نہیں دیتا۔ بلکہ یہ یقین پیدا ہو کہ اس میں شفا ہے اور اصل علاج یہی قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۷/ ۸۲)

''اور ہم نے قرآن سے وہ اتارا ہے جو شفا ہے اور ایمانداروں کے لیے رحمت ہے۔ یہ نہیں اضافہ کرتا ظالموں کو مگر خسارہ پانے میں۔''

② خالق کی تعظیم ہو اور اس کی بارگاہ میں التجا کی جائے، اور اس کے ساتھ تعلق وابستہ رکھا جائے، توبہ کی جائے، اس سے دعا کی جائے، کیونکہ وہی تنہا شافی ہے۔

اگر طاقت ہو تو خود کو دم کرنا یہ دوسرے کے دم کرنے سے بہتر ہے۔

③ یہ ہے کہ لوگوں سے حسن سلوک کیا جائے، صدقہ وغیرہ دیا جائے، نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

''جو کسی ایماندار سے دنیا کی مصیبت دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی مصیبت دور کرے گا، اور جو دنیا میں کسی تنگی والے پر آسانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا، اور جو کسی مسلمان کے عیوب کی دنیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے عیوب کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔'' (مسلم)

سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ.)) [1]

''اپنے بیماروں کا علاج بذریعہ صدقہ کرو۔''

---

[1] حسن صحيح الجامع: ٣٣٥٨۔ صحيح ترغيب: ٧٤٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتخب اذکار کا یومیہ نقشہ

دعائیں	پڑھنے کی تعداد	فضائل
(۱) آیۃ الکرسی: اللّٰہ ھو لا الٰہ الّا ھو	ایک مرتبہ صبح، ایک مرتبہ شام ایک مرتبہ سوتے وقت اور ایک ایک مرتبہ فرض نمازوں کے بعد۔	یہ پڑھنے سے فرشتے حفاظت کرتے ہیں۔ گھروں سے شیطان دور چلے جاتے ہیں اور جنت میں داخلہ ملتا ہے۔
(۲) سورت بقرہ کی آخری دو آیات: آمن الرسول......	ایک مرتبہ سونے سے پہلے یا انہیں گھر میں پڑھا جائے۔	ہر چیز کی شر سے کفایت کرتی ہیں۔ تین راتوں تک شیطان کو بھگا دیتی ہیں۔
(۳) سورت اخلاص، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سورت فلق ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور سورت الناس۔ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾	تین تین مرتبہ صبح و شام، ایک ایک مرتبہ سوتے وقت اور ہر فرض نماز کے بعد پڑھیں۔	یہ ہر شر سے کفایت کرتی ہیں جنوں سے اور انسانوں کی نظر بد سے محفوظ رکھتی ہیں۔
(۴) ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.))	بغیر تعداد اور مد کے پڑھیں۔	یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے اور اس میں ننانوے بیماریوں کا علاج ہے۔ سب سے چھوٹی بیماری غم ہے جس کا یہ علاج ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵)((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ .))	یہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھی جائے۔	ہر نقصان سے بچاتی ہے۔ اچانک مصیبت نہیں آتی، کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔
(٦)((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ .))	کسی بھی منزل پر اتریں تو شام کو تین مرتبہ پڑھیں۔	یہ مقامات کو ہر ضرر سے محفوظ رکھتی ہے۔ زہر کو ختم کرتی ہے۔
(٧)((حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ .))	سات سات مرتبہ صبح و شام پڑھیں۔	دنیا و آخرت کے ہر غم سے کفایت کرتی ہے۔
(٨)((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ .)) بازار میں داخل ہونے کا ارادہ ہو تو لَهُ الْحَمْدُ کے بعد، ((یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ .)) کا اظہار کریں۔	صبح و شام دس دس مرتبہ پڑھیں، ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ سے بھی زیادہ پڑھا جائے تو بہت بہتر ہے۔ بازار میں داخل ہوں تو بس ایک مرتبہ ہی کافی ہے۔	یہ پڑھنے سے سو نیکیاں ملتی ہیں۔ سو برائیاں مٹتی ہیں اور دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ اگر یہ بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھیں تو دس لاکھ نیکیاں ہیں اور دس لاکھ برائیاں مٹتی ہیں، اور جنت میں گھر تیار ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹)((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.))	گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔	شیطان سے تحفظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کفایت مل جاتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ بچاتے ہیں اور شیطان دور چلا جاتا ہے۔
(۱۰)((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.))	مسجد میں داخل ہوتے ہوئے ایک مرتبہ پڑھیں۔	کامل دن شیطان سے حفاظت رہے گی۔
(۱۱)((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.))	جتنا بھی کثرت سے پڑھا جائے۔	اگرچہ میدانِ جنگ سے بھی بھاگا ہو وہ گناہ اور اس کے علاوہ بھی اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔
(۱۲) نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا جائے۔ ((اللھم صلی وسلم علی محمد)) درودِ ابراہیمی پڑھیں تو افضل ہے۔	اس کی حد ہی نہیں کم از کم (دس دس دفعہ پڑھے اور صبح و شام پڑھے)۔	غموں سے کفایت کرے گا گناہ معاف ہوں گے۔ یہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اور محمد ﷺ کی سفارش نصیب ہوگی۔
(۱۳) بہت ہی فکری مندی سے مسجد میں نمازیں با جماعت ادا کریں۔	یہ پانچ نمازیں جو فرض ہیں۔	اس سے جنوں اور انسانوں کے شیطانوں سے بچاؤ ہوتا ہے، اور انسان ہر شر سے بچ جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۴)((اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تُضِيْعُ وَدَائِعَهٗ .))	جس چیز کی بھی حفاظت کرنا ہو ایک مرتبہ پڑھیں۔	چوری سے ضائع ہونے یا ویسے ضائع ہونے سے مال اور اولاد کی حفاظت کے لیے اسے پڑھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ۵

نظر کے متعلقہ سوال و جواب

سوال (۱): ......ہم یہ تفریق کیسے کر سکتے ہیں کہ یہ حاسد ہے اور یہ بغیر حسد کے پسند کرنے والا ہے؟

جواب: ...... یہ ہے کہ حاسد زوال نعمت کی تمنا کرتا ہے، جبکہ پسند کرنے والا زوالِ نعمت کی تمنا نہیں کرتا۔ یہ صرف اس پسندیدہ آدمی کی مثل بننے کی آرزو کرتا ہے۔

سوال (۲): ......نظر لگانے والے کے اثر لینے کی کیا کیفیت ہے؟ جب نظر لگانے والا جانتا ہو کہ میری نظر لگی ہے، کیا اس کے بعد علاج اثر دکھاتا ہے؟

جواب: ......نظر لگانے والے کے نشان لینے کا یہ طریقہ ہے کہ نظر لگانے والے نے جس چیز کو بھی چھوا ہوگا، مثلاً: تھوک، پسینہ وغیرہ۔ مقصد یہ ہے کہ نظر لگانے والے کی بو حاصل ہو تا کہ نظر زدہ پر تسلط جمانے والا شیطان بھاگ جائے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نظر لگانے والے کا باقی ماندہ کھانا یا پینا لیا جائے، اس کے جسم نے کسی چیز کو چھوا ہو وہ لیا جائے، اگرچہ دروازے کی مٹھی ہو۔ یہ مشاہدہ ہے اس سے اثر لینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

سوال (۳): ......تہمت لگانے (نظر بد لگانے والے کی نشاندہی کرنے) کے کیا طریقے ہیں؟

جواب: ......نظر لگنے کی تہمت کی پہچان کا یہ طریقہ ہے کہ مریض نے سن لیا ہو، یا اس سے بیان کیا گیا ہو کہ فلاں نے بغیر دعائے برکت سے اس کا وصف بیان کیا ہے۔ یا اس نے خواب میں دیکھا ہو جس سے نظر لگانے والے کی نظر لگنے کی تائید ہو۔ یا بعض اشخاص کے تنگی کے انداز یا گدے پن سے محسوس کرے، یا اس پر جب دم کیا جائے تو دم کے دوران اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریض کے دل میں نظر لگانے کی شہرت رکھنے والوں میں سے ایک کا خیال آ جائے یہ تمام طریقے تخمینہ ہیں۔ یقین نہیں، تاہم حسن ظن رکھتے ہوئے کچھ نہ کچھ مریض مانوس ہو جاتا ہے کہ فلاں کی نظر لگی ہے۔

سوال (٤):...... تخیل اور تہمت لگانے میں تفریق کیسے ممکن ہے؟

جواب:...... ان دونوں کے درمیان عظیم فرق ہے۔ نظر کی تہمت لگانا تو حدیث پر عمل ہے، جبکہ تخیل کے ذریعہ نظر اور جادو کی پہچان کرنا یہ شیطان کے تعاون سے ہے جو کہ حرام ہے۔ جیسا کہ فتویٰ کی کمیٹی نے تخیل کے حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ [1]

وضاحت:...... تخیل یہ ہے کہ دم کرنے والا کہے کہ میرے تصور میں آ گیا ہے کہ فلاں نے نظر لگائی ہے، یا جادو کیا ہے یا مریض اٹکل لگائے، یہ منع ہے۔

سوال (٥):...... کیا نظر عضوی امراض اور مادی مشکلات یا معاشرتی اثرات کا سبب بنتی ہے؟

جواب:...... ہاں! یہ نظر بہت ساری عضوی امراض میں عدم شفا کا باعث ہے۔ بلکہ انہیں پیچیدہ بنا دیتی ہے۔ اسی طرح یہ مادی مشکلات کا باعث بھی بنتی ہے۔ یہ زوجیت میں رخنہ ڈال دیتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سارے مصائب پیدا کرتی ہے، جبکہ اوپر رسول اکرم ﷺ کا فرامان گزرا ہے: ''میری امت میں اکثر اموات قضا وقدر کے بعد نظر لگنے سے ہوں گی۔'' [2]

جب اس سے موت واقع ہو جاتی ہے تو پھر اس سے کم تر مصائب تو بالاولی نظر سے پیش آ سکتے ہیں۔

سوال (٦):...... کیا نظرِ بد کا اثر حاصل کرنے کے لیے ایک مرتبہ بھی اثر لینا کافی ہے یا تکرار سے لینا ہے؟

---

[1] فتویٰ: ٢٥٣٦١، ١٤١٩ـ ٤ـ ١٧ ھ۔

[2] (حسن) صحیح الجامع: ٢٠٦ـ سلسلہ صحیحہ: ٧٤٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ......ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ایک دفعہ ہی اثر لینا کافی ہے۔ تکرار کی ضرورت نہیں تاکہ شیطانی وسوسوں کا دروازہ ہی نہ کھل جائے۔

ہاں جو نظر لگانے میں مشہور ہے اس سے اثر بار بار لیا جا سکتا ہے، کیونکہ اس کے شیطان کثرت سے ہیں۔ جس سے نظر زدہ کی دوا کے لیے اثر لیا جائے اس کے ساتھ حسن ظن رکھا جائے۔ اس سے قطع رحمی نہ کی جائے، اور نہ ہی اس سے بغض رکھا جائے، کیونکہ ہر آدمی اس کا نشانہ بن سکتا ہے اس کی نظر بھی لگ سکتی ہے۔

سوال (۷): ......جس چیز پر دم پڑھا گیا ہو اس پانی یا تیل میں اضافہ کرنے سے اس کی تاثیر کم یا کمزور تو نہیں ہو جاتی؟

جواب: ......کبھی بھی کمزوری نہیں آتی، کیونکہ قرآنِ پاک شفا ہے۔ یہ ایک نور ہے جو ختم نہیں ہوتا، تجربہ اسے ثابت کرتا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان بھی اس پر دلالت کرتا ہے کہ: دم شدہ چیز میں اضافہ ملا لیا جائے تو تاثیر دم کی کمزور نہیں پڑتی۔

((مُدُّوْهُ مِنَ الْمَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا .)) ❶

''اس میں اور پانی ڈال لینا اس کی اچھائی میں اضافہ ہی ہوگا۔''

یہ آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا تھا کہ جب آپ نے انہیں وضو کا بچا ہوا پانی دیا کہ اسے اپنے گرجا کو گرا کر مسجد بنانے کے بعد اس میں چھڑکنا تاکہ برکت ہو۔ انہوں نے کہا: سفر دراز ہے، موسم سخت ہے، اگر یہ خشک ہونے لگے تو پانی ملا لیں۔ فرمایا: جتنا ملاؤ گے برکت ہی ہوگی۔

یہ برکت اگر رسولِ اکرم ﷺ کے وضو سے باقی ماندہ پانی میں ہے تو خالق کے کلام کی تلاوت میں یہ برکت بالاولیٰ رہے گی۔

سوال (۸): ...... جب نظر لگانے والے سے اثر لے لیا جائے یعنی اس کا استعمال شدہ پانی نظر زدہ کو نہلانے کے لیے دیا جائے تو وہ جیسا ہے اسی طرح استعمال کیا جائے یا اسے

❶ صحیح۔ سنن نسائی، باب المساجد باب اتخاذ البیع مساجدًا: ۷۰۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوش دیا جائے؟

جواب: ......بہتر تو یہی ہے جیسا وہ ہے اسی طرح لیا جائے اگر ایک گھونٹ ہی ہو وہ نظر زدہ کو دیا جائے۔ یہ نفع بخش ہے اگر جوش دیا جائے یا ہلکا کر لیا جائے تو اس سے کوئی نقصان نہیں، ٹھیک ہے۔ ان شاء اللہ!

سوال (۹): ......کیا دو نظر لگانے والوں کا باقی ماندہ پانی (اثر) ایک ہی برتن میں رکھا جائے یا علیحدہ علیحدہ رکھا جائے؟

جواب: ......اصل تو یہ ہے کہ جلدی نظر لگانے والے سے باقی ماندہ پانی یا اثر لیا جائے اور نظر لگنے سے جلدی جلدی چھٹکارا حاصل کیا جائے۔

سوال (۱۰): ......کیا جب نظر لگانے والے سے نظر کی علامت (اثر) جوٹھا وغیرہ مانگیں گے تو اس سے عداوت نہ پیدا ہوگی؟

جواب: ...... یہ ہے کہ نظر لگانے والے سے اثر لینا عداوت کا باعث نہیں بنتا اور نظر لگانے کی تہمت لگانا ایک ظنی دلیل ہے قطعی نہیں، بس اس سے معمولی راہنمائی مل جاتی ہے۔ اسے عداوت کا باعث نہ بنایا جائے۔

سوال (۱۱): ......کیا دروازے کی مٹھی پر وقت گزرنے کے ساتھ مختلف ہاتھ لگنے سے نظر لگانے والے کا اثر باقی رہتا ہے یا ختم ہو جاتا ہے؟

جواب: ......ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں، یہ اثر باقی رہتا ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ نظر لگانے والے انسان کی بو حاصل ہو۔ اس کی مناسب ترین مثال یہ ہے کہ اگرچہ چیز اٹھائے ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہو، کتا پھر بھی ان کی بو سونگھتا ہے۔ تو شیطان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو وہ اس سے بھی زیادہ قوت شامہ رکھتا ہے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے راہنمائی لی جا سکتی ہے کہ ((اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ .)) ''شیطان زبردست حساس ہے اور چاٹنے والا ہے۔'' خود کو اس سے بچاؤ۔ [1]

---

[1] سنن ترمذی ابواب الاطعمه، باب ما جاء فی کراهية النبوة: ۱۸۵۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال (۱۲): ...... کیا اذکار کرنے والے انسان کو بھی نظر لگ جاتی ہے جبکہ وہ خود کو محفوظ کر لیتا ہے اور کیا عالم بھی اس کا شکار ہو جاتا ہے؟

جواب: ...... ہاں! ذکر الٰہی سے خود کو محفوظ کر لینے والا انسان نظر کی زد میں آ جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سخت متاثر ہوا ہو، اور جذبات میں آ جائے۔ متاثر ہونے کے لیے غضبناک ہونا بہت بڑی غلطی ہے۔ اس سے ذکر کے ذریعہ حاصل شدہ تحفظ بھی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اس قلعہ بندی میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ انسان شیطان کا نشانہ بن جاتا ہے۔ اس بات پر بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ سیّدنا ابان بن عثمان نے نبی ﷺ کا یہ فرمان سنایا: ''جو شخص یہ دعا پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں دیتی:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ .)) [1]

جسے یہ حدیث سنا رہے تھے اس نے ان کی طرف غور سے دیکھا کہ انہیں فالج تھا۔ اس نے سمجھا کہ اگر کوئی چیز نقصان نہیں دیتی تو تم فالج زدہ کیوں ہو؟ اس نے جواب میں کہا: کیا دیکھتا ہے مجھے؟ واللہ! میں نے نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ نہیں بولا! یہ فالج تب ہوا ہے۔ میں ایک دفعہ غصہ میں آ گیا تھا، جس سے یہ ہوا۔

جب یہ جلیل القدر عالم تکلیف زدہ ہوئے ہیں حالانکہ وہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں تو ان سے کم تر درجہ کا عالم تو بالا ولیٰ اس کا شکار ہوگا۔ جو جذبات میں آ جائے اسے نئے سرے سے ذکر الٰہی سے قلعہ بندی کرنی چاہیے۔

سوال (۱۳): ...... کیا نظر لگانے والے سے دشمنی کا اظہار کرنا نظر لگنے سے بچا دیتا ہے؟

جواب: ...... یہ بات درست نہیں یہ چیز نظر لگنے سے نہیں بچاتی، ذکر الٰہی سے خود کو تحفظ دینا ہی نفع رساں ہے۔

www.KitaboSunnat.com

سوال (۱٤): ...... کیا صرف جسمانی یا نفسانی علاج ہی کروایا جائے؟

---

[1] حسن صحيح، سنن ترمذی، ابواب الطب، باب ما جاء في الدعا: ۳۳۸۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ...... یہ درست نہیں، اصل علاج دم والا ہے۔ اس کے سوا جتنے بھی اسباب و علاج ہیں وہ جائز ہیں، بشرطیکہ شرعاً حرام نہ ہوں۔

مناسب یہی ہے کہ وہمی بیماریوں پر بے فائدہ مال ضائع نہ کیا جائے اور تحقیقات اور شعاؤں کے ذریعہ علاج پر وقت بھی لگاتے ہیں۔ جدوجہد کرتے ہیں اور مال صرف کرتے ہیں حکومتیں بے تحاشا کثیر مال وزر لٹا رہی ہیں۔

حالانکہ یہ ممکن تھا کہ اس کا مقابلہ یوں کیا جاتا کہ حکومتی اداروں کے زیر سایہ دم کرنے کی تعلیم دی جاتی، اور گہری سوچ بچار کے بعد معیاری دم کرنے اور چنے جاتے، ایسے طلبا میں سے ان کا انتخاب ہوتا جو اس کام کو ثواب سمجھتے ہیں۔

شرعی دم کے ساتھ ساتھ جسمانی یا نفسیاتی ذریعہ علاج کے اسباب بھی حاصل کیے جاتے، تاکہ نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث پر عمل ہوتا کہ:

((عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ .))

''شفاء کے دونوں ذرائع لازم پکڑو قرآنِ پاک اور شہد۔'' [1]

سوال (۱۵): ...... ہمارے موجودہ دور میں شیطان کا تسلط ایک خاص شکل اختیار کر گیا ہے اور نظر لگنے کا معاملہ بھی عام ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ...... اس میں شک نہیں کہ شیطان خواہ انسانوں میں سے ہوں یا جنوں میں سے، اس وقت واقعتاً ان کا تسلط خبردار رہنے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کے بہت سارے اسباب ہیں۔

ان میں سے زندگی کا دباؤ اور اس پر ابھارنے والی چیزوں کا دباؤ ہے جس نے لوگوں کو بہت مشغول کر دیا ہے اور ان اسباب نے اسلام کی کڑیاں توڑ کر رکھ دی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ذکر اذکار کی قلت ہے جس کی وجہ سے شیطان کو ذکرِ الٰہی سے خالی دلوں پر حملہ آور ہونے کی فرصت مل جاتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

[1] سنن ابن ماجه: كتاب الطب، باب العسل: ٣٤٥٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا مسئلہ اس زمانہ میں نظر لگنے کا عام پھیلاؤ ہے، اس کی طرف ہمارے رسول ﷺ نے اشارہ فرما دیا تھا: ''میری امت میں سے اکثر قضا وقدر کے بعد نظر بد سے مریں گے، اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ڈراتے ہوئے فرمایا تھا:

((مَاالْفَقْرُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا.)) [1]

''مجھے تم پر یہ اندیشہ نہیں کہ فقر آئے گا، میں تو ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر فتنہ نہ بن جائے۔''

تم اس میں اسی طرح رغبت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے رغبت کی یہ دنیا تمہیں بھی اسی طرح کر دے گی، جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ آپ نے گزرے ہوئے لوگوں کے متعلق کہا تھا کہ وہ سب ایک برتن میں کھاتے تھے، ایک ہی برتن میں پیتے تھے، اگر ان کے درمیان حسد ہوتا بھی تھا تو وہ کھانے پینے کے دوران اثر کھو دیتا تھا۔

مگر ہمارے وقت میں ہر انسان اپنے کھانے، پینے، اور لباس میں خود کفیل ہے اور تنہا یہ کام کرتا ہے تو نظر کا لگنا بھی زیادہ ہو گیا ہے، اس لیے اب سخت ضرورت ہے کہ قرآنی دم کیے جائیں اور انہیں منظم طور پر کیا جائے، اور بر موقع پڑھا جائے، اس دم کا معاملہ بھی اسلام کے دیگر علوم کی مانند ہے۔ جنہیں بنیاد بنا دیا گیا ہے۔ پہلے اسلامی معاشرہ دم کا اتنا محتاج نہ تھا، کیونکہ وہ لوگ ذکر اذکار کی مشق اکثر اوقات کرتے تھے۔ شیطان ان میں حصہ نہیں ڈال سکتا تھا۔

مگر آج ہمارے دور میں جبکہ اذکار کثرت سے مطبوعہ ہیں اور سنے بھی جاتے ہیں۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مطلوب وجہ کے مطابق نہیں ہو رہے۔ کیونکہ یہ اذکار صرف حاجت کے وقت کہے جاتے ہیں یا فراغت کے وقت پڑھے جاتے ہیں۔ انہیں بطورِ عبادت اپنا کر ان کی مشق نہیں کی جاتی۔

سوال (۱۶):...... بعض دم علاج کرنے والے مریضوں کے علاج میں ناکام ہو جاتے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ، باب الجزیۃ والموادعۃ: ۳۱۵۸۔ صحیح الجامع: ۱۰۳۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اور اس ڈاکٹر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جو عضوی بیماری مثلاً: ہڈی وغیرہ ٹوٹنے کے علاج میں دم کا انکاری ہے، وہ کہتا ہے: ہڈی ٹوٹنے سے دم کا کیا تعلق ہے؟ اس کا علاج تو ٹوٹی ہوئی جگہ پر پٹیاں باندھنا ہے۔

جواب: ...... یہ ایک قاعدہ ہے جسے اپنے دلوں میں ایک اصل بنا کر بٹھا لیں کہ: ''قرآنِ کریم جس نیت سے پڑھیں یہ اسی لیے ہو جاتا ہے۔'' تو قرآن پاک دم میں تین مقاصد کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

① عضوی بیماری کو شفا وغیرہ کے لیے۔

② لوگوں اور جسموں سے وابستہ ہو جانے والے جنوں کی ہدیت کے لیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ﴾ (حم سجدہ: ٤١/ ٤٤)

''کہہ دو یہ ایمانداروں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔''

③ اسے جسم کے اندر داخل ہونے والے جن کے جلانے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سخت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ زیادہ تر دم کرنے والے مریض کے لیے شفا اور ہدایت کے لیے راہنما بنانے کے لیے قرآنِ پاک کو بطورِ دم پڑھنے سے بے خبر ہیں۔ یہ بس اس کے ذریعہ جلانے والے کام کی طرف آتے ہیں۔ جس سے دم کرنے والے اور جس پر دم کیا جاتا ہے اس پر مشقت اور تھکاوٹ حاصل ہوتی ہے، اور مدتِ علاج طویل ہو جاتی ہے۔ کبھی تو کئی سالوں تک پہنچ جاتی ہے جبکہ اگر یہ اس چمٹنے والے جن کو بغیر مخاطب کیے اس کی ہدایت کی جانب فکر کریں تو یہ تین دن سے بھی پہلے معاملہ ختم ہو جاتا ہے، اور مریض پہلی صحت کی طرف بحال ہو جاتا ہے۔ ہم نے اپنے اس دعویٰ کے طریقہ پر کئی بار تجربہ کیا ہے اس سے بہت بڑا فائدہ ہوا ہے۔ حتیٰ کہ پانی یا زیتون کے تیل میں جب قرآنِ پاک شفا اور ہدایت کی نیت سے پڑھا جائے تو اس سے بہت واضح فائدہ ہوا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم اس سوال کے دوسرے حصہ کے جواب کی طرف آتے ہیں کہ کیا ٹوٹے ہوئے اعضا کو دم فائدہ دیتا ہے؟

اس کے جواب میں ہم مکمل اعتماد سے کہتے ہیں کہ یہ مشاہدہ ہے، اللہ کے حکم سے دم سے بہت جلد یہ عضو درست ہو جاتا ہے، اگر وہ باندھا ہوا پلستر وغیرہ تقریباً دو ماہ میں اتارنا قرار پایا ہو تو شرعی دم سے ہمارا مشاہدہ ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک ماہ سے بھی کم مدت میں وہ عضو درست ہوا ہے۔ یہ ڈاکٹری تقاریر میں بھی بہت ثابت شدہ بات ہے اور اس بارے میں پہلے گزری ہوئی نبی اکرم ﷺ کی حدیث حجت ہے کہ: ''جس کو سانپ نے ڈس لیا تھا اسے دم کے ذریعہ آرام آیا تھا، حالانکہ یہ ڈسنا ایک عضوی مرض ہے۔ ہمارے اور بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکماء کے درمیان آپس میں تعاون جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طریقہ پر جو علاج کرانے پر ہمنوا ہو ہم دم اور ڈاکٹری دونوں طریقوں سے اس کا علاج کرتے ہیں۔

سوال (۱۷): ......شرعی دم کے تجربہ میں کیا ضابطہ ہے جس سے یہ دم جائز قرار پائے، اور دم علم سے تعلق رکھتا ہے یا یہ ایک تعبدی (بندگی کا) عمل ہے۔

جواب: ......تمام علوم کی بنیاد تجربات پر ہے۔ علم طب کی بھی بنیاد تجربہ پر ہے۔ اسی طرح شرعی دم کے بھی خاص تجربات ہیں۔ اس دم کے جائز ہونے میں دو معاملات ہیں:

① اس دم کو علمائے شریعت پر پیش کیا جائے ان کی تصدیق ہو۔

② اس دم میں شرک نہ ہو۔ ہماری اس بات کی تصدیق نبی اکرم ﷺ کا فرمان بھی کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا، جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔

اپنے دم میرے سامنے پیش کرو، اس دم میں کوئی حرج نہیں، جس میں شرک نہ ہو، [1] اور دم ایک بذاتِ خود مضبوط علم ہے۔ بلکہ یہ ایک علاج کا بنیادی طریقہ ہے۔ افسوس کہ بے کار کر دیا گیا ہے۔

[1] صحیح مسلم، کتاب الادب، باب لا باس بالرقی: ۲۲۰۰۔ صحیح الجامع: ۱۰۴۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تو اسے جہاد کی بنیادی باتوں میں شمار کیا ہے یہ وہ جہاد ہے جو انبیائے کرام علیہم السلام کرتے رہے ہیں، اور دیگر مصلح لوگ بھی کرتے رہے ہیں۔ یہ اس دشمن کے خلاف جہاد ہے جو نظر نہیں آتا جو کہ مردود شیطان ہے۔ اس کے خلاف شرعی دم کرنا ایک علم اور عبادت ہے۔

آج جب یورپ روحانی شفا خانے کھول رہا ہے اور اب تو وہ اس فکر میں ہے کہ مغربی ہسپتالوں میں بھی اس طرح کے روحانی شفا خانے بنائے۔

ہم جو ایک امت مسلمہ ہیں اور اسلام کی جماعت ہیں خصوصاً ہم تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں، ہمیں تو یہ کام بالاولیٰ کرنا چاہیے۔

یہ شرعی دم فقط برکت کے حصول کے لیے ہی نہیں، بلکہ یہ ایک خاص علم ہے اور اس کے کچھ ضوابط ہیں۔ آدمی کو جب تک ان قواعد سے آشنائی نہ ہو اور اس کا علم نہ ہو، اس کے خاص تحقیقی معیار پر پورا نہ اترتا ہو، تو اسے دم کے میدان میں قدم نہیں رکھنا چاہیے۔

سوال (۱۸):...... کیا نظر لگانے والے سے کوئی اثر (باقی ماندہ چیز) لینا ہی کافی ہے یا کہ اسے غسل کرانا اور اس کے اعضا دھلانا ضروری ہیں؟

جواب:...... تجربہ سے یہ ثابت ہوا کہ نظر لگانے والے سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اثر لینا ہی کافی ہے، کیونکہ اصل مقصد تو انہیں انسان نظر لگانے والے کی امتیازی بو حاصل کرنا ہے۔ جس سے علاج ہوتا ہے۔ اگر غسل کرایا جائے تو یہ افضل ہے۔ تاہم اکثر اس کی بو ہی حاصل کرنا مقصود ہے۔ اگر اس کی حاصل کردہ بو کے اثرات کو آگے بڑھنے سے روکنا ہو اور اس کے گندے پن سے بچنا ہو تو اسے جوش دلا دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال (۱۹):...... نظر بد لگنے سے مکمل طور پر احتراز کیسے ممکن ہے؟

جواب:...... نظر بد سے احتراز کے دو طریقے ہیں، اللہ کے حکم سے۔

① صبح و شام اور ہمہ وقت ذکر الٰہی کے ورد جاری رکھے جائیں ان کے ذریعہ خود کو محفوظ رکھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ جس کے نظر زدہ ہونے کا اندیشہ ہو اس کے محاسن اور خوبیاں چھپا کر رکھے جائیں۔ جیسا کہ بغوی نے ذکر کیا ہے: ''سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوش شکل بچہ دیکھا تو فرمایا: اس چھوٹے بچے کی ٹھوڑی کے نیچے موجودہ دلکش جو گڑھا سا ہے اس پر سیاہی مل دو کہیں اسے نظر نہ لگ جائے۔'' [1]

سوال (۲۰): ...... بعض دم کرنے والے اپنے دم کے لیے وقتِ معین کی شرط لگاتے ہیں کہ فلاں وقت دم کرانا، مثلاً غروب آفتاب کے وقت وغیرہ۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: ...... جو دم کو کسی خاص وقت کے ساتھ مخصوص کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ اس کی دلیل پیش کر دیں۔ دم ایک علاج ہے مریض کو جب بھی ضرورت ہو بغیر تخصیص اوقات اسے کیا جائے۔

سوال (۲۱): ...... بعض دم کرنے والے مریض کو دم کرنے کے دوران تھکاوٹ سی محسوس کرتے ہیں، مثلاً: جمائی آتی ہے، ڈکار لیتے ہیں، اور فوراً مریض سے کہتے ہیں کہ تجھے نظر لگی ہے اس کے صحیح ہونے کے متعلق کیا خیال ہے؟

جواب: ...... یہ چیز اس پر قطعی ثبوت ہے کہ یہ دم کرنے والا خود نظر زدہ ہے مگر اسے علم نہیں ہوتا۔

سوال (۲۲): ...... جو حدیث سیّدنا عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ والی ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر مارا اور ان کے شیطان سے کہا: اے اللہ کے دشمن! نکل جا، اس سے دلالت ہوتی ہے کہ دم کے دوران سختی سے کام لیا جا سکتا ہے کہ مریض پر سختی کریں اور جبکہ تم دم کرتے ہو اور تمہاری نیت اس جسم کی شفا اور ہدایت ہوتی ہے، اس سیّدنا عثمان والی حدیث اور شفا اور ہدایت والی حدیث میں جو تعارض نظر آ رہا ہے اس کے درمیان موافقت کیسے ہو؟

---

[1] شرح السنہ: ۱۳/ ۱۱۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ......اس حدیث کا ابتدائی حصہ خود ہی اس سوال کا جواب واضح کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ سیّدنا عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میری نمازوں میں کوئی چیز سامنے آتی ہے، حتیٰ کہ مجھے معلوم نہیں رہتا کہ میں نے کتنی نماز پڑھی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ شیطان ہے۔''

گزارش ہے کہ یہ ایک خاص حالت تھی، اس معاملہ میں شدت کی ضرورت تھی، کیونکہ یہ کافر شیطان تھا، کیونکہ وہ نماز نہیں پڑھنے دے رہا تھا۔ اس کے کافر ہونے کے باوجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باہر نکالا تھا، اسے قتل نہ کیا تھا۔

یہ بھی برائی سے منع کرنے کا ایک طریقہ تھا۔ اس لیے یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ مریض پر سختی کی جائے۔ برائی سے منع کرنے پر بتدریج انکار کرنا شرعی طور پر مطلوب ہے۔ جیسی ضرورت ہو سختی کی جائے، بے جا سختی نہ ہو۔

سوال (۲۲): ......بعض نفسیاتی ماہرین کا اصرار ہے کہ تہمت لگانے والے طریقے کو تخیل (دم کے دوران پڑھائی سے دعویٰ کرنا کہ فلاں نے نظر لگائی ہے) کہا جائے، تہمت لگانے اور تصور کرنے میں کوئی فرق نہیں، اور اس حدیث کو کہ نظر حق ہے اور اس میں شیطان حاضر ہوتا ہے اور آدم کے بیٹے کا حسد کرتا ہے۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: ...... یہ ٹھیک ہے، ان نفسیاتی ماہرین میں سے زیادہ تر لوگوں کی یہی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کریں۔ یہ ایسے مریض کو پرانے نفسیاتی علاج کی طرف لوٹاتے ہیں۔ جسے یہ وحی اور الہام کے نام سے پکارتے ہیں۔ جو حق تلاش کرے گا وہ اسے پالے گا۔

باقی جھگڑنا ہم نے چھوڑ دیا ہے، حالانکہ ہم حق پر ہیں۔ طمع یہی ہے کہ اللہ کی طرف سے ثواب ملے گا۔

جس حدیث کے متعلق انہوں نے کہا ہے اس کی تخریج دوسری فصل میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔ ادھر رجوع کریں۔ ہاں یہ ضعیف ہے، جس طرح یہ کہتے ہیں مگر اس کا شاہد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تقویت والی حدیث) موجود ہے۔ جیسا کہ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ، آپ فرماتے ہیں:

((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدِکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَأْنِهِ .)) ❶

''شیطان تم میں سے ایک کے پاس حاضر ہوتا ہے اور تمہارے ہر معاملہ میں حاضر ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں، جب شیطان ہر معاملہ میں حاضر ہوسکتا ہے تو پھر نظر بد لگانے میں بھی حاضر ہوسکتا ہے۔ سبحان ربی۔

اے میرے اللہ! ہمیں حق دکھا، اور اس کی اتباع کی توفیق ارزاں فرما دے، اور ہمیں باطل دکھا اور اس سے اجتناب کی توفیق دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ.

سوال (۲۴): ...... نظر لگانے والے کے اثر کو پینے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: ...... یہ ہے کہ سیّدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ والی حدیث میں یہ اضافہ آیا ہے کہ:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ گھونٹ پانی پینے کا حکم دیا تھا۔'' ❷

سوال (۲۵): ...... کیا نیک جن سے خدمت لینا ممکن ہے؟

جواب: ...... نیک جنوں سے خدمت لینے کی اجازت بعض علما نے دی ہے، ان میں سے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ بھی ہیں:

''میری رائے بھی ہے کہ ان سے خدمت لینی جائز ہے، مگر غور وفکر کے ساتھ جائز ہے۔ ان اسباب کی تحقیق بہت مشکل ہے جن کی بنا پر میں جائز قرار دیتا ہوں۔ یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔''

① مشکل ہے کہ دونوں مخلوقات میں اختلاف ہے۔

② مشکل یہ ہے کہ انسان سے جہالت کا گمان ہوسکتا ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الاشربه باب استحباب لعق الاصابع: وصحیح الجامع: ۱۷۵۹.

❷ مجمع الزوائد: ۸٤۲۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ جن دھوکا دے سکتے ہیں کہ وہ وہم ڈال سکتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اپنی صالحیت کے روپ میں انسان کو معین اطاعت کے کاموں میں مصروف کر دیں گے، اور اس سے افضل نیکیوں کی طرف نہ آنے دیں گے۔

④ انسان کو خوفزدہ کرنے کے لیے ان وظائف کے چھوڑنے پر انسان کو سزا دے سکتے ہیں۔ اس قسم کے خفیہ حیلے بروئے کار لا سکتے ہیں۔ جن سے عقیدہ میں خدشہ، توکل میں ضعف اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے میں کمزوری آ سکتی ہے۔

اس بنا پر ان سے تعاون سے احتراز کیا جائے۔ جو کچھ کتاب وسنت میں ہے وہی ہمارے لیے کافی ہے۔ ان سے تعاون لینا ہر ایک کا کام نہیں۔

فائدہ:...... بروز منگل بیٹھنے والی مجلس جس میں اس کتاب کے مؤلف اور دیگر دم کرنے والوں کی ایک جماعت شریک ہوتی ہے اس میں ہم نے چند ایک سوالات فضیلۃ الشیخ ناصر بن عبدالکریم العقل کے سامنے رکھے تھے، جو کہ امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی میں ''عقیدہ اور موجودہ دور کے مذاہب'' کے شعبہ کے سربراہ رہ چکے ہیں۔

ان سوالوں کے جوابات جو انہوں نے دیے وہ درج ذیل ہیں: [1]

سوال (۲۶):......کیا دم کرنا توکل کے خلاف نہیں؟

جواب:...... دم کرنا توکل کے منافی نہیں، کیونکہ یہ شرعاً جائز اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے۔ اس کا حکم دیا ہے اور علاج معالجہ کرنے کے متعلق جو صحیح حدیث آتی ہے۔ اس نبی ﷺ کے فرمان میں یہ دم کرنا بھی شامل ہے۔ وہ یہ ہے: اے اللہ کے بندو! علاج کرواؤ۔ [2]

اور آپ ﷺ نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو دم کا حکم دیا تھا، یہ اس وقت کی بات

---

[1] دیکھیں: اخبار الریاض، شمارہ: ۱۲۲۷، ۱۴۲۲ھ، ۳۔۶، ندوۃ الثلاثاء عنوان، الرقیۃ الشرعیۃ، طب غلامی و وقائی.

[2] صحیح سنن ترمذی، أبواب الطب، باب ما جاء في الدواء والحث علیه: ۲۰۳۸۔ صحیح الجامع: ۷۹۳۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جب آپ نے ان سے بچوں کے متعلق پوچھا، کیا بات ہے؟ میرے بھتیجوں کے جسم لاغر اور کمزور کمزور ہیں۔ کیا انہیں کھانے کو کچھ نہیں ملتا؟

انہوں نے کہا: نہیں، یہ بات نہیں، لیکن حضرت! انہیں نظر بہت جلد لگتی ہے، فرمایا:

((اَرْقِیْهِمْ .)) ❶

''انہیں دم کیا کرو۔''

نبی اکرم ﷺ جب بیمار ہوتے تو جبریل علیہ السلام آپ کو دم کیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح مسلم میں آیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے: ''جب نبی اکرم ﷺ سے سوال ہوا کہ کیا دم اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو ٹال دیتا ہے؟ فرمایا:

((هِیَ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ .)) ❷

''یہ دم بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں سے ہے۔''

بلکہ نبی اکرم ﷺ نے اتنی کھلی اجازت دم کرنے کی دی ہے۔ اگر اس میں کوئی شرکیہ چیز نہ ہو تو اور شریعت کی شرائط کے مطابق دم ہو تو ہر دم جائز ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

((اِعْرَضُوْا عَلَیَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ .)) ❸

''دم میرے سامنے پیش کرو اس دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔''

سوال (۲۷): ......کیا دم کرنا عبادت کی مانند ایک توقیفی (یعنی جیسا شریعت نے بتایا بس ویسا ہی کرنا ہے اجتہاد و عمل کا اس میں دخل نہیں) معاملہ ہے، یا کہ یہ اجتہاد اور تجربہ کے تابع ہے۔ نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی تجربہ سے متعلق ہونے کی تائید کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو جس میں شرک نہ ہو، وہ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ❹ اور

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب الرقیه من العین: ۲۱۹۸.

❷ سنن الترمذی، باب الطب، باب ما جاء فی الرقی: ۲۰۶۵.

❸ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب لا باس بالرقی: ۲۲۰۰.

❹ صحیح الجامع: ۱۰۴۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجربہ کا اس میں کیا ضابطہ ہے؟

جواب: ...... یہ ہے کہ شرعی دم اجتہاد اور تجربہ سے وابستہ ہے۔ اس کی چند شرائط ہیں:

① اہم ترین شرط یہ ہے کہ قرآن پاک جو کہ کلامِ الٰہی ہے اور نبی ﷺ سے منقول دعاؤں سے جو کہ صحیح دعائیں ہوں جن میں نہ تو شرک ہو نہ ہی بدعت ہو، اور ایسے دم کے الفاظ ہوں، جو بامعنی اور سمجھ میں آئیں۔ اس کی دلیل ہے: ''نبی ﷺ نے لوگوں سے کہا تھا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔'' ❶

② یہ شرط ہے کہ دم کلمات گڈ مڈ نہ ہوں اور ان دعاؤں سے خالی ہوں جو سمجھ میں نہیں آتیں اور نہ ہی دم میں پوشیدہ حرکات ہوں۔

③ شرط یہ ہے کہ دم کرنے والا اور جسے دم کیا جا رہا ہے ان دونوں کا عقیدہ ہو کہ شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور یہ دم کے جتنے اسباب میں نے اختیار کیے ہیں یہ سب تقدیر کی وجہ سے ہی مفید ہو سکتے ہیں۔

④ شرط یہ ہے: دم پڑھنے اور دعا کے درمیان توجہ اللہ کی طرف ہو اور نیت میں اخلاص ہو۔

سوال (۲۸): ...... یہ ہے کہ کیا یہ شرعی دم اعضا اور نفسیاتی بیماریوں کے لیے مفید ہے؟ اور جو اس دم کا مذاق اڑاتے ہیں جیسا کہ بعض معالج اور روشن خیال لوگ کہتے ہیں کہ ان امراض پر دم پڑھنے کا کوئی تعلق نہیں، ان کا خیال ہے یہ ایک خرافاتی عمل ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: ......شرعی دم ایک شرعی سبب ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے شفا مقدر کی ہے، اور اللہ کے حکم سے یہ نفسیاتی اور عضوی بیماریوں کے لیے مفید ہے، اور اس کا اقرار کرنا ایمان میں اعتماد پیدا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے۔ اس کی دلیل وہ واقعہ ہے ((اِنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا.)) ❷ جسے سانپ نے ڈس لیا تھا اور اسے دم سے آرام آیا تھا۔ اس کے اعضا کو ہی تکلیف تھی جو سورت فاتحہ پڑھنے سے

---

❶ صحيح الجامع: ١٠٤٨.

❷ صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحه الكتاب: ٥٠٠٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست ہوئی۔

ایک مسلمان خواہ وہ معالج ہو یا غیر معالج ہو اس پر لازم ہے کہ دم کے ذریعہ جو شفاء شرعاً ثابت ہے، اسے تسلیم کرے، خصوصاً: قرآن کا دم جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور شفا اور رحمت قرار دیا ہے۔

صحیح طور پر ثابت ہے کہ: جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا تھا جس کے الفاظ یہ تھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ .)) [1]

''اللہ تعالیٰ تمہیں صحت مند کریں اور ہر بیماری سے شفا دیں۔''

یہ لفظ کہ ہر بیماری سے شفا دیں، دلیل ہے کہ دم نفسیاتی یا عضوی تمام بیماریوں کے لیے علاج ہے۔

سنت سے پوری جستجو سے جو بیماریاں ہمیں معلوم ہوئی ہیں اور دم کے ذریعہ ان کا علاج کیا گیا ہے، اور عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں جو امراض اکثر پائی گئی ہیں وہ جسمانی اور اعضا کے متعلقہ ہی ہیں ہمارے زمانہ میں موجود نفسیات تو وہ جانتے بھی نہ تھے۔

باقی رہی یہ بات کہ یہ لوگ دم خرافات میں شمار کرتے ہیں کہ اس کا ان امراض کے علاج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، یہ بات ان کی اللہ کے دین کے بارے میں شریعت الٰہی میں سمجھ نہ ہونے اور جہالت کی دلیل ہے۔

ان میں سے زیادہ تر لوگوں نے ان اسباب شرعیہ کو علوم تجربہ پر قیاس کیا ہے۔ یہ دینداریِ اختیار کرنے میں انہوں نے خطا کی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامتی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

کیونکہ اگر انہیں دین کی سمجھ ہوتی تو انہیں پتہ ہوتا کہ مادی علوم بھی انسان کو اللہ تعالیٰ نے ہی سکھائے ہیں، اور طب بھی مادی علوم میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہی یہ شرعی اسباب اختیار کرنے جائز قرار دیے ہیں، جو کہ غیر مادی اور

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الادب، باب الطب والمریض والرقی: ۲۱۸۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر محسوسہ ہیں۔ جیسا کہ مسنون دم کرنا، اور نظر لگانے والے سے پانی لے کر نظر زدہ کو پلانا یہ دم کرنے اور ان کے مجرب ہونے کا انکار کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جائز قرار دیا ہے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں ان کا انکار ان کی جہالت پر مبنی ہے یہ دین سے نا آشنا ہیں۔ یہ ٹھیک ہے ناجائز دم فریب کاری، شعبدہ بازی اور جادو وغیرہ یہ تو حرام ہیں۔ ان کو ہم بھی جائز نہیں کہتے۔ ہم تو شریعت کے دم کی تاثیر کے قائل ہیں۔

سوال (۲۹): ...... یہ ہے امام ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: کبھی بغیر حسد کے پسندیدگی اور محبت کرنے والے، نیک آدمی کی بھی نظر لگ جاتی ہے۔ اس کی مزید وضاحت فرما دیں، اور یہ بھی بتائیں کیا ہر ایک نظر لگانے والا حاسد ہوتا ہے؟ کوئی قریبی رشتہ دار، دوست نیک آدمی اگر مزاح سے یا مدح سے کچھ بیان کرے تو اس کی نظر بھی لگ سکتی ہے؟

جواب: ...... یہ ہے کہ اصل نظر تو حاسد سے ہی لگتی ہے، مگر کبھی ظاہری حسد کے بغیر صرف رشک سے بھی لگ جاتی ہے۔ کبھی ایک بات ہی نظر لگا دیتی ہے وہ حالانکہ حاسد سے نہیں ہوتی اور نہ ہی دوست سے ہوتی ہے، اور نہ ہی قریبی رشتہ دار سے ہوتی ہے۔ یہ اس طرح اثر کرتی ہے کہ جو جن انسانوں میں مل جل کر رہتے ہیں ان کی پسندیدگی سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری، مسلم کی حدیث میں اس لڑکی کا واقعہ گزرا ہے جس کے چہرہ کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دم کرواؤ، اسے نظر لگی ہے [1] یعنی جن کی نظر کا اثر ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوست، قریبی اور صالح سے بھی نظر لگ جائے۔ یہ کوئی وصف بیان کر دیں، مزاح کریں یا مدح، حقیقت سے کہیں یا مذاق سے۔ کبھی قصداً یا غیر ارادی، نظر دوست، قریبی اور نیک آدمی سے بھی لگ جاتی ہے، مگر ان سے زیادہ غیر ارادی ہی لگتی ہے۔

سوال (۳۰): ...... یہ ہے کہ اباحہ بن سہل بن حنیف والی حدیث میں آیا ہے کہ: نبی اکرم ﷺ نے اتہام (تہمت لگانے) کا پوچھا تھا، "من تتھمون" اس "اتہام" کا مفہوم کیا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیة العین: ۵۷۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب الرقیہ من العین: ۲۱۹۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور نظر کے علاج میں اس کے جواز کے متعلق کیا رائے ہے؟ جس شخص پر نظر کا الزام ثابت ہوا ہے، اسے اطلاع دینا ضروری ہے خواہ وہ حاسد ہو یا پسندیدگی والا ہو، اس سے اثر لینے کے لیے اسے بتانا ضروری ہے یا اسے بتائے بغیر ہی اس کا پسینہ، تھوک وغیرہ حاصل کر لیا جائے؟ تاکہ کینہ وغیرہ پیدا نہ ہو۔

جواب: ...... یہ ہے کہ اتہام کا مفہوم تو واضح ہے یہ بغیر دلیل تہمت لگانا نہیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جسے نظر لگی ہے، اس کے لیے یہ اجازتِ شرعی ہے کہ وہ ان مقامات کو یاد کرے جن میں اسے احتمال ہو کہ ان اسباب کی وجہ سے مجھے نظر لگی ہے، اور اپنی یادداشت میں ان اشخاص کو بھی جگہ دے جن کے متعلق اسے گمان ہو کہ ان میں سے کسی نے اس کے بارے میں حسد، رشک سے بات کی ہے یا دوسروں کے سامنے اس نے اس کا وصف بیان کیا ہے، یا اس نے بطور رشک اسے دیکھا ہے۔

ہماری اس رائے کی تصدیق اس حدیث سے ہوتی ہے، جبکہ نبی ﷺ نے صحابی کے متعلق پوچھا تھا: "مَنْ تَتَّهِمُوْنَ" کسی کے بارے میں تمہیں احتمال ہے اور تہمت لگاتے ہو کہ اسے کسی کی نظر لگی ہے؟ تو انہوں نے سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا تھا کیونکہ لوگوں نے سنا تھا کہ انہوں نے سیّدنا سہل کے متعلق کہا ہے کہ ان کی جلد پردہ دار کنواری دوشیزہ کی مانند ہے۔" [1]

اب رہی بات کہ نظر لگانے والے کا علم ہونے پر اسے بتایا جائے یا نہ بتایا جائے، یہ حادثہ کے متعلقات کے مطابق ہے، اور اس پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لے کر معاملہ کیا جائے۔

اگر نظر لگانے والا عقل مند ہے اور بغیر کسی خرابی کے معاملہ قبول کرے تو اسے بتانا بہتر ہے، اور اس سے آثار چھونے یا دھو کر حاصل کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔

اگر وہ ایسی عقل و فکر کا مالک نہیں خرابی کا اندیشہ ہو تو پھر اس کا اثر اسے بتائے بغیر حاصل کیا جائے، ان شاء اللہ اس طرح بھی نفع ہوگا۔

---

[1] سنن نسائی، کتاب القسامة باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین: ٤٧١٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل نمبر ٦

شرعی دم کے اثر انگیز ہونے کے حقیقی واقعات

① ایک عورت کو کسی بھی مناسب موقع پر غشی آ جاتی تھی۔ عید کی با سعادت گھڑی ہو، یا شادی ہو وہ ہمیشہ محسوس کرتی کہ اس کا گلا گھٹ رہا ہے۔ ان دونوں کے علاوہ اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ جب اسے دم کیا گیا تو اس نے اپنی کسی قریبی رشتہ دار عورت پر الزام دیا تھا کہ اس کی نظر لگی ہے۔ (دم کرنے والے نے اسے حکم دیا کہ بہت جلد اس سے اثر) یعنی اس کا بقیہ پانی وغیرہ یا کوئی چیز حاصل کی جائے اس کے ساتھ اس سے حسن ظن بھی رکھے، اور اثر لینے کا اسے پتہ بھی نہ چلے، لیکن وہ ادھر نہ آتی تھی، اور نہ ہی اتنی جلدی ممکن تھا۔

اس کی بیٹی کی شادی کا موقع تھا۔ عین ان خوشیوں میں اس پر غشی کا دورہ پڑا، اسے ایمبولینس میں ڈال کر اس کی بیماری کے مخصوص ہسپتال میں لے گئے، اور اسے انتہائی نگہداشت کی وارڈ میں داخل کر دیا گیا، اور اس کی حالت کو خطرناک قرار دے دیا گیا۔ اس کے پیش نظر شادی ملتوی کر دی گئی۔

اس کی ایک بیٹی نے اس تہمت زدہ عورت کے کھانے کا بقیہ حصہ لیا اور پانی والی بوتل میں رکھ دیا اور وہ بوتل لے کر انتہائی نگہداشت والے وارڈ میں لے گئی اور اس جوٹھی روٹی کا کچھ حصہ اپنی والدہ کے منہ پر رکھا۔ تاکہ ایک ناگہانی صورت حاصل نہ کرے، اور یہی ہوا کہ اس کی ماں غشی سے ہوش میں آتی ہے اور چارپائی کے کنارے بیٹھ جاتی ہے، اور سخت کھانسی کرتی ہے۔ کھانسی اتنی زیادہ تھی کہ برطانیہ کی نرسیں اور ڈاکٹر حیران تھیں، اور ہاتھ پر ہاتھ مار کر اسے خاموشی کا کہہ رہی تھیں۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اب ہی اس کی موت واقع ہو گی۔

کچھ دیر بعد یہ مکمل صحت و عافیت والی تھی، اور ڈاکٹری رپورٹ میں اس مریضہ کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تحریر کیا گیا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جسم خود ہی دوسرے حصہ کا علاج کر دیتا ہے، اس لیے یہ مریضہ بھی اسی طرح شفایاب ہوئی ہے۔ یہ لکھ کر اس کی فائل بند کر دی گئی اور اسے ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا، حالانکہ اس نظر لگانے والی کا اثر کھانے سے اسے آرام آیا تھا۔ سبحان اللہ! جس نے قرآن وحدیث کو ہر بیماری کا علاج بنایا۔

شل ہاتھ درست ہو گیا:

﴿۲﴾ یہ اپنے لڑکے کو اٹھائے ہوئے آتا ہے جس کا جسمانی چوتھائی حصہ شل ہو چکا تھا۔ ایک لحاف میں چھپا رکھا تھا، اور دم کرنے والے سے کہتا ہے: میں نے دنیا کے اکثر ممالک کا سفر کیا ہے کہ اپنے اس بیٹے کا علاج کرواؤں اور ہر ڈاکٹری طریقہ علاج کی ہر قسم آزمائی ہے۔ مگر ناکام رہا ہوں بہت جدوجہد کی ہے۔ مال خرچ کیا ہے، وقت ضائع کیا ہے مگر کچھ بھی اسے فائدہ نہیں ہوا، اور تمام علاج کرنے والے مراکز نے بڑے اعتماد سے کہہ دیا ہے کہ اس وجود کے شل اور بے کار ہونے کا سبب طبی دنیا میں نظر نہیں آ رہا۔ یہ دم کرنے والا دم کرتا ہے اس کی نیت یہی تھی کہ مریض کو شفا دستیاب ہو اور اس پر مسلط جن کو ہدایت مل جائے۔

اور بیٹے سے پوچھا: کیا تجھے کسی پر احتمال ہے کہ تجھے کسی کی نظر لگی ہے؟ وہی نبی کریم ﷺ والا طریقہ سے ہی پوچھا:

بیٹے نے کہا: اب مجھے اور تو سمجھ میں نہیں آ رہا، اگر کوئی ہے تو پھر میرے یہ والد صاحب ہی ہیں۔ جن کی نظر ہو سکتی ہے۔

یہ سن کر باپ بہت حیران ہوا اور کہا: میں نے اسے نظر لگائی ہے، جبکہ میں نے سارا مال اس کے علاج پر صرف کر دیا ہے اور سارا وقت اسی کے لیے وقف کر دیا ہے، دم کرنے والے نے کہا:

نظر قریب ترین رشتہ دار اور پیارے ترین کی بھی لگ سکتی ہے، ضروری نہیں کہ نظر لگانے والا حاسد اور بغض رکھنے والا ہو۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر کسی کا وصف بیان کرتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اکثر ایسا ہوا ہے کہ شیطان حاضر ہو جاتا ہے۔ شیطان کو تو پتہ نہیں بیان کرنے والا نیک نیت ہے یا نہیں؟ وہ تو جانتا ہے کہ اس نے اس وصف پر ذکرِ الٰہی نہیں کیا، یا ذکرِ الٰہی سے تحفظ حاصل نہیں کیا، اگر ذکرِ الٰہی سے وصف بیان کرنے والے نے ذکرِ الٰہی سے تحفظ حاصل کر لیا ہو تو پھر شیطان موصوف تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ پہلے نبی ﷺ نے فرمایا تھا:

((سِتْرُهَا بَيْنَ عَوْرَاتِ الْإِنْسِ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ .)) ❶

''انسانوں اور جنوں کے درمیان ''بسم اللہ'' پردہ ہے۔''

یہ سن کر باپ نے جوٹھا دیا، وہ اس طرح کہ اس نے چائے کا کپ پیا بقیہ اس بیٹے نے پیا تو اچانک عجیب وغریب صورت پیش آئی کہ غیر ارادی طور پر بیٹا حرکت کرنا شروع ہوا، اور زمین پر بچھنا شروع ہوا، بوجھل سا ہو کہ آہستہ آہستہ کھڑا ہوا اور اس کے تمام اعضا حرکت کرنے لگے، اور قدم بھی اٹھائے، پھر گرتا پھر اٹھتا۔ باپ متاثر ہو کر آبدیدہ ہو گیا، اور بولنے لگا:

مجھے یاد آیا ہے، کچھ مہمان موجود تھے، دو سال کی بات ہے میں نے اپنے اس بیٹے کی تعریف کی ہے کہ اس نے مہمانوں کی بہت اچھی خدمت کی ہے، میں نے کہا: واللہ! میرا یہ بیٹا ہی مجھے نفع دے گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تھا۔ اس کے بعد بیٹا سخت تھکاوٹ میں ہو گیا۔ حتیٰ کہ دو سال تک شل رہا۔ اندرونِ ملک یا بیرونِ ملک مجھے جس ڈاکٹر کا بھی پتہ چلا میں اسے لے کر اس کے پاس گیا۔

آخر میں اس والد نے دم کرنے والے کا شکریہ ادا کیا اور خود سے مخاطب ہوا کہ جس کے پاس علاج تھا وہی اس کا علاج کرانے کے لیے مارا مارا پھرتا رہا۔ مقصد یہ تھا کہ اس کی بیماری کا میں ہی باعث تھا، اس لیے اس کا علاج بھی میرے ہی پاس تھا، کیونکہ میری نظر لگی تھی، اور میرے اثر سے اسے آرام آیا۔

اب یہ بچہ جس لحاف میں لپیٹ کر آیا تھا، اس کو اٹھا کر جا رہا ہے۔ وللہ الحمد والمنة۔

---

❶ سنن ترمذی، ابواب السفر، باب ما ذکر من التسمیه: ٦٠٦۔ صحیح الجامع: ٣٦١١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر سے انتڑیوں میں گرہ بن گئی:

۳ ایک طالب علم نے ولیمہ کی دعوت کھائی، کھانا کھانے کے دوران وہ گوشت کاٹ کاٹ کر مہمانوں پر تقسیم کر رہا تھا۔ ایک نے جلدی سے اس سے کہا اور مزاح کیا، جبکہ وہ کھانا کھا رہا تھا۔ تیرے پیٹ کو چٹان کی طرح کھانا کاٹ رہا ہے، یہ سن کر سب ہنس پڑے۔ ولیمہ کے آخر میں اس نے محسوس کیا کہ اسے سخت مروڑ پڑ رہے ہیں اور قے آ رہی ہیں اور سخت دست لگے ہیں۔ اسے ہسپتال میں لے جایا گیا۔ تاکہ ڈاکٹر تشخیص کرے اس تشخیص کے بعد واضح ہوا کہ اس کی آنتوں میں گرہیں پڑ گئی ہیں۔ اس کا آپریشن ہوگا، تاکہ یہ گرہیں کھولی جائیں۔ یہ آپریشن کامیاب رہا، ایک ماہ بعد جب ہسپتال سے چھٹی ہوئی، کیونکہ زخم مندمل ہو چکے تھے اور ہسپتال کے بڑے دروازے تک پہنچا تو اس کے پیٹ میں شدید تکلیف ہوئی، جب دوبارہ ڈاکٹر نے چیک کیا تو بہت حیران ہوا کہ اتنی جلدی پھر آنتوں میں گرہیں پڑ گئی ہیں۔ اس نے دوبارہ آپریشن کی تجویز دی، اور جو گرہیں تھیں انہیں ختم کیا، اور کہا: ایک ماہ ہسپتال میں رہے۔ جب یہ صحت یاب ہوا اور فارغ ہونے کا ارادہ کیا تو تیسری مرتبہ پھر مروڑ پڑ گئے، تیسری مرتبہ ڈاکٹر نے تشخیص کے بعد یہ قرار دیا کہ اب اس کا جسم تیسرے آپریشن کا متحمل نہیں، یہ نہیں ہوگا، اور بتایا کہ یہ بیماری کی کیفیت دنیا میں اپنی نوعیت کی پہلی بیماری ہے جس کا کوئی خاص سبب معلوم نہیں ہوا۔

مریض اپنی تکالیف سمیت ہی ہسپتال سے فارغ ہوا، جب شفا اور ہدایت کی نیت سے دم کیا گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ حسن ظن کے ساتھ بتاؤ تمہارے متعلق کسی نے کچھ بیان کیا ہے؟ اس نے بتایا تو دم کرنے والے نے کہا: اس کا کچھ اثر اور نشان حاصل کیا جائے۔ اس کی تھوک یا پسینہ حاصل کیا جائے، وہ حاصل ہوا تو مریض نے وہ اثر لیا اور اپنے جسم پر ڈالا، مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ تکالیف اسی طرح تھیں۔ اس نے دم کرنے والے سے اس بات کی شکایت کی کہ نظر لگانے والے کا اثر قبول کرنے کے باوجود آرام نہیں آ رہا۔ تو دم کرنے والے نے پوچھا: کیا وہ باقی ماندہ نشان پیا بھی ہے۔ کہا: نہیں، بلکہ میں نے اپنے جسم پر ڈالا ہے۔ دم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے نے کہا: نظر تیرے پیٹ تک اثر کر چکی ہے، اور آنکھ تک نظر کا اثر پہنچ چکا ہے۔ نظر لگانے والے کا وہ اثر نظر زدہ کر دیا تو اس نے پیا اور اس کی آنتیں پہلے حال کی طرف لوٹ آئیں، اور اس کی طبیعت پہلی زندگی میں آ گئی، اس نے ہسپتال میں چیک اپ کرایا تو ڈاکٹروں نے اس کی آنتوں کی درستگی اور سلامتی کا سرٹیفیکیٹ دے دیا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا تھا۔

مریض کا پتہ ہی نہ چل رہا تھا:

④ دس برس پہلے مجھے گردوں کا سخت مرض لاحق ہوا، حتیٰ کہ مجھے پیشاب کی جگہ خون آتا تھا۔ میں نے بڑے بڑے ہسپتالوں سے رجوع کیا تو یہی قرار پایا اور ڈاکٹروں نے صاف کہہ دیا۔ اس مرض کا کوئی علاج نہیں اور نہ ہی ڈاکٹری علم میں اس کے اسباب کا علم ہو سکا ہے۔ اس مرض کو IGA کہتے ہیں۔ آپ اپنے گھر میں چلے جائیں اور نگہداشت کریں۔ بس یہی ہے اس سے کبھی کوئی بچا نہیں۔ یہ ایسا نامراد مرض ہے یہ بہت جلد گردے فیل کر دیتا ہے۔

اس کے بعد میری دنیا تو تنگ و تاریک ہو گئی، بس ایک اللہ کی رحمت کی امید تھی۔ میں شیخ عبداللہ السد حان تک پہنچا میں نے ان سے دم کا مطالبہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ انہوں نے کہا: میں آیات کی تلاوت کروں گا۔ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ شفا دیں گے۔ میں شفا کی نیت سے دم کروں گا، اور میں نبی ﷺ کی صحیح حدیث پر عمل کرتے ہوئے یہ پوچھتا ہوں۔ کیا تم کسی کی نظر لگانے کی تہمت دھرتے ہو؟ اور شیخ نے دوران دم مجھ سے کچھ سوالات کیے ایک یہ تھا: کسی معین آدمی کو بتا سکتے ہو اس نے تمہارا کوئی وصف بیان کیا ہو یا کوئی حادثہ یا مقام یا خواب ہے جو یاد ہو۔ دورانِ دم کوئی افراد دل میں کھٹکے ہیں جن پر گمان ہو کہ ان کی نظر لگی ہے، اور انہوں نے تمہارا پیچھا نہیں چھوڑا۔ تاہم یہ دلائل ظنی ہیں۔ قطعی اور یقینی نہیں، لیکن ان کے ذریعہ حسن ظن کے ساتھ کچھ ان کا نشان کرنے میں مدد ملے گی۔

ان سوالوں کے بعد میں نے چند افراد پر تہمت کا اظہار کیا تو ان سے جوٹھا پانی حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا، وہ میں نے پیا تو اچانک خون آنا رک گیا۔ مگر درد باقی تھا۔ دوسرے دن دم کے بعد میں نے اور افراد دیکھے ان کا جوٹھا بھی لیا تو الحمدللہ وہ تمام درد ختم ہو گیا۔

تیسرے دن دم کے بعد بحمداللہ تمام مرض سے چھٹکارا مل گیا، اور میری حالت نے قرار پکڑا غیر یقینی صورت ختم ہو گئی۔ میں اپنے بیمار بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اصل علاج شرعی دم استعمال کریں جسے چھوڑ رکھا ہے، اور کارِ ثواب سمجھ کر دم کرنے والوں سے دم کروائیں۔ اللہ شفا دیتا ہے۔

ا۔ مرغیاں مر گئیں گائے پتھرا گئی:

ہمارے ایک قابل اعتماد بھائی نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو نظر لگانے میں مشہور تھا۔ ایک دن وہ اپنے ایک بھائی کے فارم میں گیا۔ وہاں مرغیاں دیکھیں جن کی تعداد سو کے قریب تھی۔ جل کر کہنے لگا: ''یہ مرغیوں کی کیا بھیڑ لگا رکھی ہے؟'' دوسرے دن وہ سب کی سب مرغیاں مر گئی تھیں۔

۲۔ کاروبار تباہ، بیٹے کا ایکسیڈنٹ اور خود ڈاکٹروں کا محتاج ہو گیا:

ع۔ ل (یہ کسی کے نام کی جانب اشارہ ہے) اپنا واقعہ سناتے ہوئے رو رہے تھے کہ مجھے بڑی سخت نظر لگ گئی ہے، جو بہت ہی تکلیف دہ ہے، اور درج ذیل واقعہ بیان کیا:

ایک دفعہ ''میں اپنے خاندان کے ہمراہ اپنے گھر کے باغیچہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ گذشتہ گرمیوں کی بات ہے۔ میں بہت ہی پر سکون بیٹھا ہوا تھا۔ یہ عصر کے بعد کا وقت تھا۔ آفتاب غروب ہونے کے قریب تھا کہ اچانک دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ میں اکیلا ہی سامنے تھا۔ میں نے اس آنے والے مہمان کا استقبال کیا اور اسے احترام سے بٹھایا۔ میرے ایک بیٹے نے اسے قہوہ، کھجوریں، چائے اور پھل پیش کیے۔ میرے مہمان نے حیرانی کی نگاہوں سے گھر کے قیمتی سامان اور گھر کے خوبصورت ماربل فرشتوں کو دیکھنا شروع کیا۔ میں اس کی نظروں کو یوں محسوس کر رہا تھا گویا وہ تیر ہیں جو سیدھے میرے دل میں پیوست ہو رہے ہیں۔ آخر مجھ سے رخصت ہوتے وقت بہت ہی عجیب و غریب اور حسرت بھرے انداز سے کہنے لگا: ''آپ تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بہت ہی خوش نصیب آدمی ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں بہت ہی صاحب ثروت و دولت مند ہو گئے ہیں! اور آپ کا خاندان بہت بڑا ہے اور دولت بھی وافر ہے!''

اس مہمان کے جانے کے بعد میرے حالات یکسر بدل گئے۔ میرا کاروبار ٹھپ ہو گیا۔ میرے اس لڑکے کا جس نے اسے کھانا پیش کیا تھا ایکسیڈنٹ ہوا، جس سے وہ بمشکل جانبر ہو سکا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی، زندگی بچ گئی۔ ادھر میری صحت دن بدن گرنا شروع ہو گئی۔ آخر میں نے اپنے محل کو تالا لگایا اور اب معالجوں کے ہاں دردر کے دھکے کھا رہا ہوں۔ [1]

---

[1] الدعوة: ١٠/ ١٢/ ٤١٣، ص: ٢٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر کے لیے تہمت لگانے (نشاندہی کرنے) کے جواز کا فتویٰ

بخدمت شیخ الفاضل عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین حفظہ اللہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

وبعد! ہمارے بعض بھائی اس چیز سے انکار کرتے ہیں کہ دم کے بارے میں جو تجربات ہیں حالانکہ یہ شریعت سے ٹکراتے بھی نہیں، انہیں نہیں مانتے۔

اگرچہ یہ تجربات اس حدیث کے تحت ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو جن میں شرک نہیں، وہ دم جائز ہیں۔ ❶

یہ دم پیش کرنے سے مراد ہے کہ اپنے تجربات پیش کرو۔ ہم نے بھی انہیں فضیلۃ الشیخ بزرگوار عبدالعزیز بن باز، شیخ ابن عثیمین، شیخ عبدالمحسن العبیکان وغیرہم کے سامنے پیش کیا ہے اور آپ کی خدمت میں بھی عرض کر رہے ہیں۔ انہوں نے تو انہیں برقرار رکھا ہے اور بفضل اللہ تائید کی ہے آپ سے بھی یہی امید ہے۔

① نظر زدہ کو دم کرتا ہے۔ اس سے وابستہ شیطان پر تنگی کرتا ہے، اور پھر نظر زدہ سے ہم کہتے ہیں، کس پر نظر لگانے کا الزام ہے؟ اللہ کے حکم سے نظر لگانے والے کے دل میں خیال آجاتا ہے۔ یہ ہم صحیح حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں، پھر مریض اس کا جوٹھا لیتا ہے۔ تھوک یا پسینہ، پھر اس سے اعضا دھوتا ہے، اور پیتا ہے تو نظر لگانے والا شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

اس سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''نظر لگنا ثابت ہے، اس میں شیطان حاضر ہوتا ہے اور ابن آدم سے حسد

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب لاباس بالرقی: ۲۲۰۰۔ صحیح الجامع: ۱۰۴۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔'' ❶

تجربات بھی اس طریقہ کے مفید ہونے پر دلالت کرتے ہیں، بلکہ بفضل اللہ کبھی اس میں ناکامی نہیں ہوئی، جیسا کہ آپ پر مخفی نہیں۔

② بذریعہ دم علاج یہ ہے کہ: شفا کی نیت سے قرآن پڑھا جائے، تمام امراض کے لیے خواہ وہ نفسیاتی ہیں یا عضوی ہیں، دم شفا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک کو شفا قرار دیا ہے۔ یہ عام ہے اس میں ہر بیماری آ جاتی ہے۔ جبریل علیہ السلام نے بھی جو نبی ﷺ کو دم کیا تھا۔ اسے ہر بیماری کے لیے شفا قرار دیا تھا۔ ❷

اس کا مطلب یہ نہیں جو شیخ عمری سمجھے ہیں کہ یہ دم صرف نظر لگنے سے ہے اور کسی بیماری سے نہیں۔ ان کا استدلال نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنَ الْعَيْنِ .)) ❸

''دم صرف نظر لگنے سے ہے۔''

یہ ان کا استدلال درست نہیں، اس کا صحیح مطلب یہ ہے نظر لگنے میں سب سے اولیٰ یہ ہے دم کیا جائے۔ یہ نہیں کسی بیماری کے لیے دم کیا ہی نہ جائے، اور ان لوگوں نے تجربات کا انکار کیا ہے اگر چہ وہ شریعت کے خلاف نہ بھی ہوں، ان کا خیال ہے یہ تجربات جادو تک پہنچا دیتے ہیں، اور انہوں نے پانی پر پھونک مارنے کا بھی انکار کیا ہے، اور بیری کے پتوں کے ساتھ علاج بھی صحیح نہیں کہتے، بلکہ ان میں سے بعض تو اس امت کے اسلاف پر سخت انکار کرتے ہیں، حالانکہ اسلاف نے ان تجربات کو ثابت کیا ہے اور جائز قرار دیا ہے۔ مثلاً امام احمد بن حنبل ہیں۔ ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمہم اللہ ہیں، اور ان علاقوں کے دیگر علمائے کرام بھی ہیں۔

ان کے ان تجربات کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ ہم غلط چیز تک جانے والے ذرائع سے روکنے کے لیے احتیاطاً ان تجربات کی اجازت نہیں دے رہے۔ جیسا کہ ''النذیر العریان''

---

❶ مسند احمد: ۹٦٦٨۔ انسادہ منقطع.

❷ مختصر صحیح مسلم: ۱٤٤۳.

❸ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب من اکتوی او کوی: ۵۷۰۵۔ وصحیح الجامع: ۷٤۹٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب والے نے کہا ہے۔

حالانکہ ان کے اس موقف میں قرآنِ پاک کی شفا والی حیثیت کم ہوتی ہے اور علمائے کرام کی تنقیص ہوتی ہے۔ اس قوم کی ہلاکت کا نہ پوچھو جس کے علما کی تنقیص کی جائے۔

میں آپ سے امید رکھتا ہوں اس مسئلہ کی وضاحت فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے، اور آپ کی نگہبانی فرمائے اور آپ کے قدموں کو راہِ راست پر رکھے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد ﷺ.

آپ کا روحانی فرزند

عبداللہ محمد السد حان

شیخ کا جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

وبعد! میں بھی اس کا ہمنوا ہوں جو آپ نے مشائخ عظام سے بیان کیا ہے۔ ابن باز، ابن عثیمین، ابن عبیکان نے جو کہا ہے وہ درست ہے۔

میں کہتا ہوں یہ تجربات مفید اور نفع بخش ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ لازم نہیں کہ ہر دم نبی ﷺ سے منقول ہو، بلکہ ہر دم مؤثر ہے۔ بس ایک شرط ہے اس میں شرک نہ ہو یہی مذکور حدیث کا ظاہری معنی بتا رہا ہے۔

برابر ہے یہ دم نظر کا ہو جن کے چھونے کا یا ان کے علاوہ امرض کا ہو۔ ایک یہ بھی شرط ہے دم ایسا نہ ہو جس میں غیر معروف کلام ہو، نہ ہی طلسماتی دم ہو اور نہ ہی حروف مقطعات ہوں۔

جو تم کر رہے ہو اسے جاری رکھو، اور اللہ تعالیٰ کی برکت سے چلو، اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارے اعمال میں کمی نہ کرے گا۔

تمہیں اللہ تعالیٰ بہترین صلہ دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

از: عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین ۲۔۱۔۱۴۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ زبان ہی آدمی کو کامیاب بناتی ہے اور یہی ہلاکتوں میں گراتی ہے، کتنے ہی کلمات ہیں جو بات کرنے والے کو تباہ کر دیتے ہیں۔ (العیاذ باللہ) اور دوزخ میں پھینک دیتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا تھا:

((وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ .)) ❶

”لوگوں کو نتھنوں کے بل دوزخ میں گرانے کا سبب ان کی زبانوں کا کٹا ہوا ہوگا۔“

زبان ایک عظیم آلہ ہے، جسے شیطان مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کرتا ہے، اور خصوصاً حسد کرنے والی آنکھ بھی نقصان کے لیے استعمال کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ زبان کی حفاظت کرنا شیطان کے خلاف بہت بڑا محفوظ مقام ہے۔ مسلمان کے یہی لائق ہے، بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ لا یعنی گفتگو نہ کیا کرے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ .)) ❷

”آدمی کے اچھے اسلام کی علامت ہے کہ فضول بات ترک کر دے۔“

یہ ایک معمولی سا رسالہ ہے اور معلومات ہیں، جنہیں میں شرعی دم کے متعلق پیش کر سکا ہوں۔ جلدی سے یہی ہو سکا ہے۔ شیخ الاسلام نے اس علم کے متعلق کہا ہے۔

---

❶ سنن الترمذی، ابواب الإیمان، باب ما جاء فی حرمة الصلاة: ٢٦١٦۔ سلسلة الصحيحة: ٣٢٨٤.

❷ (صحیح) سنن الترمذی، ابواب الزھد باب منه: ٢٣١٧۔ وصحيح الجامع: ٥٩١١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شرعی دم کرنا افضل عمل ہے، یہ انبیا اور نیک لوگوں کا عمل ہے، کیونکہ انبیائے کرام اور صالح لوگ آدم کی اولاد سے شیطانوں کو دور کرتے رہے ہیں، لیکن یہ دم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مطابق ہونا چاہیے۔

اے میرے رب! اگر یہ عمل ایسا ہے جس میں مجھے بہتری کی توفیق ملی ہے تو اس پر اے میرے رب! حمد تیرے ہی لیے ہے جیسا کہ تیرے جلالت والے چہرے اور تیری عظیم سلطنت کے لائق ہے۔

اگر اس کے برعکس ہے تو میں اللہ عظیم سے مغفرت مانگتا ہوں۔

میرا ارادہ صرف اصلاح ہے۔ توفیق صرف اللہ کے ساتھ ہے۔ اسی پر توکل ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

مَا دَعْوَةٌ أَنْفَعَ يَا صَاحِبِي
مِنْ دَعْوَةِ الْغَائِبِ لِلْغَائِبِ

''اے میرے دوست! کوئی دعا اس سے بڑھ کر نفع بخش نہیں کہ ایک غائب ساتھی غائب کے لیے دعا کرے۔''

نَاشَدْتُكَ الرَّحْمٰنِ يَا قَارِئًا
أَنْ تَسْأَلَ الْغُفْرَانَ لِلْكَاتِبِ

''اے قاری محترم! میں تجھے رحمٰن کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں۔ کاتب کے لیے مغفرت کا سوال کرنا۔''

از: ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن السد حان

بمقام ریاض: ماہ رمضان ۱۴۲۲ھ

ص۔ب (۱۵۴۰۳۳) الریاض (۱۱۳۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طب شرعی اور کہانت کے درمیان تفریق

تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں۔ میں اسی کی تعریف کرتا ہوں اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوں اور اسی سے مغفرت مانگتا ہوں، اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں، اور میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اعمال کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ اس کے الٰہ ہونے میں نہ اس کے رب ہونے میں کوئی ساجھی ہے وہ اپنے ذاتی و صفاتی کمال میں تنہا ہے۔ ایسی گواہی دیتا ہوں کہ جس کے ساتھ مجھے اس کی ملاقات کی امید ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں سیّدنا حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور متقیوں کے امام ہیں اور پیغمبروں کے سردار ہیں، اور پنج کلیان لوگوں کے قائد ہیں۔

((صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.))

وبعد! اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے کریم ہاتھ سے پیدا کیا، اور اپنا شاہکار قرار دیا۔ اس میں پاکیزہ روح پھونکی، اور اسے روح اور جسم سے مرکب بنایا، اور روح کو اس کی زندگی کا جوہر قرار دیا، اور اس کی بقا کا ضامن ہوا، اور اس کے جسم کی ایک وقت مقررہ تک حفاظت کا ضامن روح کو بنایا۔ اسے قدرت دی کہ یہ انسان کائنات کے کونے کونے میں گھومتا ہے، مگر سونے کے وقت نہیں گردش کرتا، بلکہ نیند تک محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۴۲﴾ (الزمر: ۳۹/ ۴۲)

''اللہ تعالیٰ جانوں کو ان کی موت کے وقت فوت کرتا ہے اور وہ جو نہیں مرتیں اپنی نیند میں، انہیں روک لیتا ہے جن کی موت کا فیصلہ کرتا ہے اور دوسری جانوں کو وقت مقررہ تک چھوڑ دیتا ہے۔ اس میں اس قوم کے لیے نشانی ہے۔ جو غور و فکر کرتی ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے مطلق کمال اپنے لیے خاص کیا ہے اور اس نے اپنی مخلوق پر مال، جان اور پھل میں نقص وارد ہونا لکھ دیا ہے۔ یہ اس کی حکمت کا تقاضا ہے اور اس کے رموز و اسرار یہی چاہتے ہیں۔ یہ اس کے کمال علم اور گہری خبر گیری کا ارادہ ہے، فرمایا:

﴿وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾﴾ (البقرۃ: ۲/ ۱۵۵)

''اور البتہ ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے، خوف سے بھوک سے، اور مالوں کی کمی سے اور جانوں کی کمی سے اور پھلوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیجیے۔''

انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک ہے۔ جو روح اور جسم سے تیار ہوا ہے۔ اسے بھی ہر طرح کے نقص لاحق ہوتے ہیں اس کی پیدائش اور اخلاق و عبادات، شعور و احساس، ہر ایک میں نقص پیش آتا رہتا ہے۔

اس کی روح بھی نقص و قصور پر مبنی ہے۔ اسے بھی نفسیاتی امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ قلق و اضطراب، غمگین، گراوٹ، شعور اور ادراک میں تذبذب کا شکار ہو جاتی ہے۔ وسوسہ آ جاتا ہے جس سے پھر تردد اور شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں، اور نفسیاتی گراوٹ آ جاتی ہے سیدھی سمت پر نہیں رہتی اس سے بے کار ہو جاتی ہے جادو اور حسد کی نفسیاتی امراض کا روح نشانہ بن جاتی ہے اسی طرح جسم بھی اس وقت تک زندہ ہے جب تک روح اس میں چھپی ہے اسے حسی اور ظاہری مختلف امراض لگ جاتے ہیں۔ اس کے کان، آنکھ اور دیگر ظاہری و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطنی قویٰ اور اعضا متاثر ہوتے ہیں۔

اس بات پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی دیگر تمام مخلوقات پر امتیاز دیا ہے، اور دوسری مخلوق پر اسے فضیلت دی ہے کہ اسے عقل سے نوازا ہے، جس کے ذریعہ یہ خیر اور شر کا ادراک کر لیتا ہے، ہدایت اور گمراہی میں تفریق کر سکتا ہے۔

اور انسان کو دل دیا ہے جس کے ذریعہ اس میں بصیرت پیدا ہوتی ہے اور یہ یاد رکھنا ہے، اور ایسے احساسات رکھنا ہے جن کے ذریعہ یہ راہنمائی حاصل کرتا ہے، وہ راہنمائی جو عین اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ فطرت کے مطابق ہے۔

بتدریج علم کے کونے کونے پر قدرت پا لیتا ہے، اور کائنات کی ہر چیز کے پردے خاک کر کے اس کے خصائص عجائبات و غرائبات پر مطلع ہو رہا ہے اور ان خصائص سے فائدہ اٹھا کر جو انسان کے لیے شہرت کی خدمت ہے اور اس کی زندگی کے فتنے بھی معاملات ہیں انہیں اپنے لیے مہیا کرتا ہے، اور اپنے حقوق کی حمایت و حفاظت کرتا ہے اور انسان اپنی بہت سارے امراض سے اپنی سلامتی کے اسباب ڈھونڈتا ہے اور زمین کی آبادی کے لیے اور اس پر اپنی نیابت کا قیام ممکن بناتا ہے۔

یہ شہرت کی زندگی انسان کی کرامت، فضل و تمیز کو دیگر بہت ساری مخلوقات پر اسے برتری عطا کرنے کی ضامن بنی ہے۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے کہ اس نے اس کے معاملہ کی استقامت اصلاح، اور ہدایت کو بھی نہایت آسان کر دیا ہے کہ اپنے پیغمبروں اور انبیا کو بھیجا اور اپنی کتابیں نازل کیں، جن میں ہر چیز کا بیان، ہدایت، نصیحت، اور دانشمندوں کے لیے بشارت ہے۔

اس طرح انسان کے لیے سعادت، طمانیت، تمیز کے وہ اسباب یکجا ہو گئے، جو اللہ تعالیٰ کی وحی کے علم سے حاصل شدہ تھے اور عقل سے پیدا ہوئے تھے، جن کی وجہ سے کائنات بشریت کی کشتی کو کھینچ کر یہ اس دنیا کی حیات فانی میں اسے یہاں تک لے آیا ہے کہ اب روح اور جسم اور زندگی کے مختلف معاملات کے لیے یہ مختلف علوم حاصل کر چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے علوم جو موجودات کی حکمت اور اسے وجود میں لانے والے کے حق ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ کائنات کے فلسفہ کے علوم، معاشرہ کی خصوصیات کے بارے میں علوم، اس کے راز اور واضح اشیا کے بارے میں علوم، معاشرہ کی اٹھان اور آپس میں قربت کے وسائل کا علم، انسان، حیوان اور نباتات کے علاج کا علوم۔ اس کائنات کی خصوصیات اور اس کی حیات اور سعادت کے علوم احوال نفس و روح کے علوم کہ ان میں تنگی کیسے پیدا ہوتی ہے؟ اور یہ کشادگی کیسے حاصل کرتے ہیں۔ اس مناسبت سے ہمارے سامنے جو علوم ہیں وہ انسانی روح اور جسم کے متعلقہ ہیں روح کا عدمِ خاص ہے، اصطلاح میں جس کا نام نفسیاتی علاج ہے اور جس کا علاج عام ہے، اور ان دونوں علاجوں کے خصوصی ماہرین ہیں اور ان دونوں کی دوائیں بھی خاص ہیں۔

اس چیز کو دیکھتے ہوئے کہ روح زندہ ہے اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اس کا راز اللہ عالی کے علم کے ساتھ خاص ہے۔

تاہم روح کو امراض لاحق ہوتے ہیں جو اسے سعادت میں اضافہ حاصل کرنے سے پھسلا دیتے ہیں۔ ان کی وجہ سے جسم بھی سعادت پانے سے رہ جاتا ہے۔ کوئی لوگ روحانی بیماریوں کا علاج طبی دوائیوں سے کرتے ہیں، اور بعض ایسے ہیں نفسیاتی مواقع کا پردہ چاک کرتے ہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کا علاج دم اور شرعی دواؤں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اب تو کئی نفسیاتی شفا خانے وجود میں آچکے ہیں اور ہر بیماری کے معالج سامنے آچکے ہیں جو ہر مرض کے خصوصی معالج ہیں۔

ہمارا موضوع بحث نفسیاتی علاج ہے۔ جو روحانی بیماریوں کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ شیطان کے اثرات سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ حقیقی بیماریاں ہیں، ان کا وجود روح میں ہوتا ہے جبکہ ان کا ظہور، کان، آنکھ اور چھونے سے نہیں ہوتا۔

کچھ حد سے بڑے ہوئے عقل کے غلام ان روحانی بیماریوں کا انکار کرتے ہیں، اور ان کے علاج کا بھی انکار کرتے ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جب جسم بیماری سے صحیح وسلامت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پھر اندرونی بیماری کوئی چیز نہیں۔ یہ سب وہم و خیال ہے۔

یہ نظریہ ان کے فہم و ادراک میں نقص کا نتیجہ ہے۔ ایک چیز کے وجود کا انکار ہے اور ایمان میں نقص ہے اور عقل کو حکم کل سمجھنے کا ثمر ہے کہ کسی کا وجود مان لیا کسی کا انکار کر دیا، اور انہوں نے جو مشاہدہ کیا ہے اسی پر اکتفا کیا ہے۔ جبکہ صحیح واقعات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ وجود صرف اسی چیز کا ہی نہیں ہوتا جو حسی وظاہری ہو، جسے ہاتھ نے چھوا ہو اور مشاہدہ میں آئی ہو، بلکہ یہ نہ ہوں وجود تب بھی ہوتا ہے۔ بجلی ایک زندگی رکھتی ہے جو اس کی تاروں میں چھپی ہے۔ قوت رکھتی ہے، مختلف اغراض کے لیے اسے استعمال کیا جاتا ہے، اور یہ قوت تباہ کن ہے۔ یہ ایسی قوت ہے جو مخفی ہے۔ ایک تار میں یہ بجلی کی قوت بھری ہو اور دوسری خالی ہو اسے کسی کے سامنے پیش کردہ وہ نظر نہ آنے کی وجہ سے دونوں تاروں میں تمیز نہ کر سکے گا۔ اسی طرح ہواؤں اور آندھیوں کا معاملہ ہے۔ یہ بھی ایسی قوت ہے جو اپنے اللہ کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بارش والے بادل اٹھا کر بھیجتا ہے جو اس کی رحمت سے پہلے یعنی بارانِ رحمت سے پہلے خوشخبری ہوتی ہیں۔

اس کے باوجود آنکھ انہیں دیکھتی نہیں اور نہ ہی چھونے والا اسے چھو سکتا ہے آدم کی اولاد کی روحیں، جن، فرشتے، حیوانات، نباتات یہ بھی حقیقی طور پر موجود ارواح ہیں ان کے وجود میں کوئی بھی عقلمند اختلاف نہیں کرتا، حالانکہ ان کے مشاہدہ کی مجال نہیں نہ ہی اسے چھونے کی گنجائش ہے۔

یہ چیزیں ہمیں ایسے آثار کے وجود کے ممکن ہونے پر آمادہ کرتی ہیں کہ سننے دیکھنے اور چھونے کا احساس نہ بھی ہو پھر بھی چیزیں اپنا وجود اور نشانات رکھتی ہیں۔ اس کائناتی حقیقت کو دیکھتے ہوئے، آسمانی مذہب والوں کی طرف سے بھی یقین کیا گیا ہے، اور اسے تسلیم کیا گیا ہے۔ خصوصاً امت اسلامیہ تو اس پر ایمان رکھتی ہے۔ روحانی اور نفسیاتی علمائے کرام کا ایک گروہ جو خود علم و معرفت کے زیور سے آراستہ ہونے کا دعویدار ہے۔ خاص کر جو دم یا تعویذ کرنے سے وابستہ معالج ہیں وہ اس طرح پائے گئے ہیں کہ وہ شعبدہ بازی، دجل و فریب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے میدانوں میں قدم رکھتے ہیں اور سرکش جنوں کو استعمال کرتے ہیں، اور طلسماتی اور اشاروں سے یہ کام کرتے ہیں اور علاج کرتے ہیں اور روحانی یا جسمانی بیماری کا جو شرعی علاج ہے اس میں اندھیرا رکھتے ہیں، گڈ مڈ کرتے ہیں، اور بدراہ کر دیتے ہیں، اور حق و باطل کی آپس میں آمیزش کر دیتے ہیں۔ حقیقت اور خیال کو ایک ہی قرار دیتے ہیں۔ اس کے تو ہم بھی قائل نہیں، اور نہ ہی یہ روحانی علاج ہے۔ یہ تو ایک دھوکہ وفریب ہے۔ اہل فضل وعلم پر یہ بات متعین ہو چکی ہے جو بھی درست عقیدہ اور ایمان صادق رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے سامنے ہدایت کی راہ روشن کریں، دجل وفریب کمانے والوں خرافات کے مرتکب افراد، شعبدہ بازوں، جنوں اور شیطانوں کے غلاموں سے انہیں مسلسل بچائیں۔ ان کے شرکیہ اعمال گمراہ کن اطوار سے خبردار کریں۔ لوگوں کا مال سلب کرنے کے لیے ان کے عمل کو غنیمت سمجھنے والے، اور ان کی عزتوں پر تسلط جمانے والے، ان کی جانوں اور دلوں کو خراب کرنے والے جو ہیں ان سے خبردار کریں، اور اس بات پر کمر بستہ ہو جائیں کہ عام دم اور شرعی دعاؤں کے درمیان فرق واضح کریں، اور اس کے درمیان بھی فرق واضح کریں کہ جو یہ شعبدہ باز اور دجال، پیش کرتے ہیں۔ یہ خبیث، برائی، گمراہی اور گمراہ کن ہے، اور شرعی دم اور جائز دعائیں ایک نفسیاتی علاج ہے ان کے قبول کرنے میں کوئی شک نہیں یہ معتبر ہیں۔ خصوصاً مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی گواہی دیتے ہیں انہیں یقین دلائیں کہ اللہ ہی شافی ہے وہی معافی دینے والا ہے۔ کسی کام کے کرنے اور کسی سے پھرنے کی قوت صرف اسی کے ساتھ جو وہ چاہتا ہے وہ ہوگا۔ جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

قرآنِ پاک کے ہدایت اور شفا ہونے میں کتاب وسنت سے بہت سارے واضح دلائل آئے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ﴾ (حم السجده: ٤١/ ٤٤)

''ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہدایت اور شفا ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: ۱۷/ ۸۲)

''اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے جو شفا ہے اور ایمانداروں کے لیے رحمت ہے ظالموں کو نہیں زیادہ کرتا مگر خسارہ میں۔''

ارشاد باری ہے:

﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ (حم السجده: ۴۱/ ۳۶)

''اگر تجھے چوکا مارے شیطان چوکا مارنا تو اللہ تعالیٰ سے پناہ لو بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝﴾ (الشعراء: ۲۶/ ۸۰)

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفاء دیتا ہے۔''

① یہ تو قرآنی دلائل تھے، نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے کہ: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسولِ اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو آپ کو سیّدنا جبریل علیہ السلام دم کرتے تھے۔ جو درج ذیل ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ.)) [1]

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ وہ تجھے صحت دے، اور ہر بیماری سے تجھے شفاء دے اور حسد کرنے والے کے حسد سے جب وہ حسد کرتا ہے، اور ہر آنکھ والے کی نظر کی شر سے تجھے بچائے۔''

② سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ ہم میں سے جب بھی کوئی انسان

[1] صحيح مسلم كتاب الادب، باب الطب والمريض: ۲۱۸۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیمار ہوتا تو دایاں ہاتھ پھیرتے اور کہتے:

((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) ❶

"لے جا بیماری، اے لوگوں کے رب! اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، نہیں شفا مگر جو تو دے ایسی شفا جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔"

جب رسولِ اکرم ﷺ بیمار ہوئے اور طبیعت بوجھل ہوگئی تو میں نے آپ کے دستِ مبارک کو پکڑ لیا، تا کہ میں وہی کروں جس طرح آپ دم کرتے تھے آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے کھینچ لیا، اور کہا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی.)) ❷

"اے میرے اللہ! مجھے معاف کر دے، اور مجھے رفیق اعلیٰ میں اٹھا لے۔ میں نے دیکھا تو اس دعا کے فوراً بعد آپ وفات پا چکے ہیں۔"

③ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ کے گھر والوں سے جو بھی بیمار ہوتا تو اسے آخری دو قل کے ساتھ دم کرتے۔

جب آپ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں فوت ہو گئے تھے۔ میں نے آپ کو دم کیا اور آپ کے دستِ مبارک کو آپ کے جسم اطہر پر پھیرا، کیونکہ آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ برکت والا تھا۔ (حوالہ مذکورہ)

④ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی انسان بیمار ہوتا یا اسے کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اپنی انگلی کو زمین پر رکھتے اور اوپر بلند کرتے ہوئے ساتھ پڑھتے:

((بِاسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.)) ❸

---

❶ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب مسح الرقی: ٥٧٥٠.

❷ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب رقیة والمریض: ٢١٩١۔ مسند احمد: ٢٤٩٤٦.

❸ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب رقیة من العین: ٢١٩٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی کے ساتھ، ہمارے بعض کے تھوک کے ساتھ، تاکہ ہمارا بیمار شفا پائے اپنے رب کے حکم کے ساتھ۔''

⑤ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیا کرتے تھے:

((اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ .)) ❶

''نظر سے دم کریں۔''

⑥ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے، زہریلی چیز کے ڈسنے، اور پہلو میں پھوڑا نکلنے سے دم کرنے میں رخصت دی ہے۔ ❷

⑦ سیّدنا عوف اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو جس میں شرک نہ ہو وہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ❸

⑧ سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد سفر پر تھے ان کا گزر عرب کے ایک قبیلہ پر ہوا۔ ان صحابہ کرام نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا، انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی۔ مہمان نوازی نہ کرنے والوں نے ان صحابہ کرام سے کہا: کیا تم میں سے کوئی ہے جو دم کرے؟ کیونکہ قبیلہ کا سردار جو ہے اسے کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا ہے۔

ان صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے کہا: ہاں! دم کرنے والا ہے۔ وہ اس سردار کے پاس آئے اسے سورت فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ آدمی صحت یاب ہو گیا۔ اس نے انہیں بکریوں کا ایک ریوڑ دیا۔ اسے دم والے نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اور کہا: اس کا ذکر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کروں گا پھر لوں گا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے سورہ فاتحہ کے ساتھ دم کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب رقیة من العین: ۲۱۹۵.

❷ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب رقیة من العین: ۲۱۹۶.

❸ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب لا باس بالرقی: ۲۲۰۰۔ صحیح الجامع: ۱۰۴۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا منهم وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ.)) ❶

"تمہیں کیسے پتہ تھا کہ یہ دم ہے اور فرمایا: اس سے وہ بکریاں لے اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھ لینا۔"

ایک روایت میں ان کے دم کرنے کا طریقہ بھی آتا ہے کہ صحابی رضی اللہ عنہ "فَجَعَلَ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ" ❷ سورت فاتحہ پڑھتے رہے اور اپنی تھوک جمع کی اور مریض پر پھوہار سے دم کیا تو وہ آدمی صحت یاب ہو گیا۔

یہ کتاب وسنت کے واضح فرمان بتاتے ہیں کہ شرعی دم جائز ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی شریعت حق، سچ اور حقیقت ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور شرعی دم، روحانی، نفسیاتی، بدنی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

اس دم کے رخِ زیبا پر داغ لگانے والے دم کے جھوٹے دعوے داروں نے بہت کام خراب کیا ہے، اس لیے اہلِ علم اور محقق علمائے کرام نے شرعی دم کے لیے کچھ شروط متعین کی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

① دم اللہ تعالیٰ کی کتاب، یا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ہو، یا وہ دعائیں ہوں جو اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ تعلق پر مشتمل ہوں۔ نفع لانے اور شر دور کرنے والی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے شفا مانگنے میں اس کی واحدانیت پر مبنی ہوں، اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝﴾ (الشعراء: ٢٦/ ٨٠)

"اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔"

② نامعلوم صیغوں اور طلسماتی رموز واشارات پر مشتمل نہ ہو۔

③ دم عربی زبان میں ہو کیونکہ دوسری زبان میں خلل، یا لغزش ہو سکتی ہے، اور اس چیز سے

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الادب باب جواز اخذ الاجرة: ٢٢٠١.

❷ صحيح مسلم، كتاب الادب باب جواز اخذ الاجرة: ٢٢٠١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق ہوسکتا ہے جو جائز نہیں اور اس میں جہالت ہوسکتی ہے۔

④ دم کے متعلق یہ عقیدہ نہ ہو کہ اس نے شفا دی ہے۔ بلکہ یہ عقیدہ ہو کہ یہ دم سبب ہے۔ شفا دینے والا اللہ وحدہ ہے جس نے اس دم کو شفا کا ذریعہ بنایا ہے، باقی شفا دینا خاص اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

⑤ دم کا مطالبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان رکھنے والوں میں سے ہو کہ اسے اپنا رب سمجھے، اور یہ تصور رکھے کہ تمام قوت و طاقت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ جو وہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔ جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔

⑥ یہ شرط ہے کہ دم کرنے والا گمراہ طبقہ سے نہ ہو، اور حق سے منحرف ہونے والوں میں سے نہ ہوں اور نہ ہی غیر اللہ کے ساتھ تعلق ہو، اور شیطانوں کے ساتھ بھی وابستگی نہ رکھتا ہو، اور نہ ہی عبادت اور خضوع کے وسائل سرکش جنوں سے حاصل کرتا ہو۔ جیسا کہ بعض دجال و کذاب شعبدہ باز اور شیطان کے بندے، جسے دم کرنا ہو اس سے کپڑے، ناخن، یا بال مانگتے ہیں، یا اس کے خاندان کے متعلق معلومات مانگتے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز نہ ہو۔

ان مذکورہ بالا شرائط میں سے جب کوئی ایک شرط بھی نہ ہوگی تو یہ دم دجل، فریب، وہم اور شعبدہ بازی میں بدل جائے گا۔ تبھی تو یہ دم کا معاملہ شرک تک پہنچ جاتا ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ انسان روح اور مادہ سے تیار ہوا ہے، اور انسان کی سلامتی اور زندگی کی مشق پر اس کی قدرت، اور اس کے زندگی کے مختلف تعلقات کا اعتماد اکثر اس کی روح کی سلامتی اور جسم کی سلامتی پر ہے۔ جسم روح کا برتن ہے روح آرام و راحت اور کشادگی اور صفائی بیماریوں سے جسم کی سلامت رہنے کے ساتھ ہی حاصل کرتی ہے، اور جسم کی سلامتی وصحت اور روانگی روح کی بیماریوں سے سلامتی کی وجہ سے ہے۔

بعض معالج اپنے مریضوں سے کہتے ہیں کہ یہ نفسیاتی مرض ہے، اور روحانی امراض اور جسمانی امراض میں فرق ہے۔ جسمانی امراض اور ہیں، روحانی امراض اور ہیں، اور اگر کسی کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفسیاتی مرض ہو تو یہ معالج اس سے کہتے ہیں تجھے وہم ہے۔ یہ معالج اس لیے کہتے ہیں یہ روحانی امراض سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نفسیاتی امراض کے مادی امراض کے حصول پر اثرات ہوتے ہیں جو جسم کو متاثر کرتے ہیں۔ جب ایک مریض نفسیاتی مریض ہوتا ہے اس کی تنگی کی حالت ہوتی ہے۔ غم واندوہ کی کیفیت ہوتی ہے، بے قراری ہوتی ہے اور ارادہ کی پختگی ختم ہو جاتی ہے۔ تو اس سے خون کا دورانیہ کمزور ہو جاتا ہے۔ جسم میں تحفظ کا نظام کمزور پڑ جاتا ہے، اور جسم میں قوت مدافعت نہ ہونے کی وجہ سے جسمانی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

انسان اپنی پیدائش میں روح اور جسم سے ملا جلا ہے۔ روح کے بغیر اس کی زندگی نہیں اور نہ ہی جسم کے بغیر روح کا وجود ہے۔ اس طرح ہر عنصر کی خصوصیات ہیں۔ جن کے ساتھ یہ فطرت اور طبیعت میں، جہت اختیار کرنے میں، اور امراض سے دوچار ہونے میں خصوصیت رکھتا ہے۔ یہ ادراک طب کے ماہرین، معاشرت کے ماہرین اور فلسفہ کے ماہرین نے کیا ہے، اور انہوں نے نفسیاتی طب کا نام ایجاد کیا ہے اور اس علاج کے خاص ماہرین بھی پائے جاتے ہیں اور اس کا علاج اور اس کی دوائیں بھی خاص ہیں اب یہ نفسیاتی طب جسمانی طب کے برابر ہوگئی ہے۔ اس کی اہمیت، اعتبار، خصائص اور تخصص وہی ہے جو جسمانی علاج کا ہے۔

اب نفسیاتی بیماریوں کے علاج کے ہسپتال بھی الگ وجود میں آ چکے ہیں اور مسلسل لیکچرز دیئے جا رہے ہیں۔ کانفرنسوں، میٹینگز، علمی حلقے، نفسیاتی حالات، اور نفسیات کو جو وہم، وسوسے، خلجان، اور تفکر پیش آتے ہیں ان حالات کی جستجو ہو رہی ہے۔ بلکہ ایسی یونیورسٹیز، اور بین الاقوامی یونیورسٹیوں میں ایسے شعبے، اور علمی مراکز قائم ہیں۔ جو نفسیاتی علوم میں غور و فکر کے ساتھ مخصوص ہیں، اور نفس کی نشاط وچستی، یا اس کا الٹنا اور درست ہونا اس کا کیا سبب ہے اور اس کا علاج کیا ہے اور اس کی دوا کیا ہے؟

یہ تسلیم کرنا کہ روح ہے اور اسے بھی وہ بیماریاں پیش آتی ہیں جو حالات اور بیماریاں جسم کو لاحق ہوتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ روح کی کائنات عجیب ہے۔ اس کی حقیقت کا تصور کیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ ہی خاص ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۷/ ۸۵)

''اور یہ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دو روح میرے رب کا حکم ہے اور نہیں تم دیے گئے اس کا علم مگر تھوڑا سا۔''

عقل کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ روح ایک جوہر ہے اور روح کے امراض کے احوال زیادہ معنوی ہوتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے مادی لوگ شفا میں ان کے نشانات کو نہیں پہچان پاتے، لیکن واقعات انہیں صدمہ دیتے ہیں اور انہیں سخت حیرانگی میں کر دیتے ہیں۔ ان کی رائے ہوتی ہے بیمار روح بس اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی شفا یاب ہوتی ہے۔ یا پھر معنوی اسباب سے درست ہوتی ہے۔ یہ کہتے ہیں مادی دواؤں کا حصہ ان میں اثر نہیں کرتا۔ اس میں تو شک نہیں کہ روح کے علاج میں شفا کی وہی تاثیر ہوتی ہے جو مادی علاج میں ہوتی ہے کہ اثر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتا ہے اور اسی طرح اس کا بچاؤ بھی نفسیاتی امراض سے انہی دواؤں کے ذریعہ ممکن ہے جو اس کے مخالف دوائیں ہیں، لیکن یہ نظریہ رکھنے سے روح کے حسی اور مادی وجود سے انکار لازم نہیں آتا، بلکہ روح کا ایک حسی اور مادی پہلو بھی موجود ہے۔

نظر کا لگنا ثابت ہے:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵﴾

(الفلق: ۱۱۳/ ۱-۵)

''کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کے ساتھ، ہر اس چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی، اور اندھیرے کی برائی سے جب وہ چھا جائے، اور گرہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھونک مارنے والیوں کی برائی سے، اور حسد کرنے والوں کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔''

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے، سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((اَلْعَيْنُ حَقٌّ سَابِقُ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنِ...... .)) ❶

''نظر کا لگنا حقیقت ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر غالب آتی، جب نظر کا علاج کے لیے تم میں سے کسی سے اعضا دھوئے جانے کا مطالبہ کیا جائے دھو دیا کرو۔''

اور جادو کا اثر بھی ایک حقیقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جادو والیوں سے پناہ کا حکم دیا ہے، اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہمیں حقیقت ہی کا حکم دیتے ہیں اور جس کے واقع ہونے کا احتمال ہوتا ہے اس سے بچنے کا حکم دیتے ہیں جس کا وجود نہ ہو اس سے بچنے کا حکم نہیں دیتے، ارشاد باری ہے:

﴿وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ﴾ (البقرة: ۲/ ۱۰۲)

''انہوں نے پیروی کی جو پڑھتے تھے شیطان سیّدنا سلیمان (علیہ السلام) کی بادشاہی میں اور نہیں کفر کیا سیّدنا سلیمان (علیہ السلام) نے، لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے، اور جو اتارا گیا بابل میں ہاروت اور ماروت پر، اور نہیں وہ سکھاتے تھے کسی ایک کو حتیٰ کہ وہ کہتے ہم آزمائش ہیں، تو کفر نہ کر، وہ سیکھتے ان دونوں سے جو جدائی ڈالیں اس کے ساتھ آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان اور

❶ صحيح مسلم، كتاب الادب، باب الطب المرض والرقی: ۲۱۸۸۔ وصحيح الجامع: ۵۲۸۷.

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں وہ نقصان دیتے اس کے ساتھ کسی ایک کو مگر اللہ کے حکم کے ساتھ۔"

جادو اور نظر کے فعل میں کوئی احساس نہیں اور نہ ہی ان کا مشاہدہ محسوس طور پر ہوتا ہے۔ اس کے باوجود یہ دونوں ایک حقیقت ہیں اور ان کے آثار محسوس ہوتے ہیں، اور مشاہدہ میں آتے ہیں۔ ان دونوں جادو اور نظر کا علاج بھی غیر محسوس ہے مشاہدہ میں نہیں آتا، یہ ایک معنوی معاملہ ہے۔ بچاؤ میں اس کا اثر ہے اور علاج ہے۔ وہ بھی مشاہدہ میں نہیں آتا، جیسا کہ یہ دونوں مرض بھی نظر نہیں آتے۔

نظر، نظر لگانے والے کی آنکھ سے نکلنے والی خبیث شعاع ہے مشاہدہ اور ادراک میں نہیں آتی، یہی معاملہ ان کے علاج کا ہے دم ہے جو قراءت اور پھونک پر مبنی ہے۔ اس کے آثار بھی معنوی ہیں اس قراءت کے معنی کو پانا ممکن نہیں۔ یہی معاملہ بیماری اور دوا کی یہ نسبت ہے۔

روح کو لاحق ہونے والے امراض جو کہ جادو اور نظر کے علاوہ ہوں۔ ان امراض کا علاج بھی ممکن ہوسکتا ہے کہ......وہ......مشاہدہ میں نہ آئیں۔ مگر ان کا علاج بھی ہوسکتا ہے اگرچہ نظر نہ آئیں، کیونکہ جس طرح روح نظر نہیں آتی ان کا علاج بھی نظر نہیں آتا۔ میں پر امید ہوں کہ جو میں نے یہ مختصر گزارشات پیش کی ہیں۔ میں نے شرعی طریقہ علاج، اور خرافات، شعبدہ بازی، اور دجل وفریب سے جو علاج کیا جاتا ہے دونوں کے درمیان فرق و امتیاز کرنے میں میں نے حصہ ڈالا ہے اور میں نے ثابت کیا ہے کہ روح کو ایسے حالات لاحق ہوتے ہیں جو اس کی صحت اور سقم میں اثر انداز ہوتے ہیں، اور روح کو نفسیاتی امراض سے بچانے کا طریقہ یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ لی جائے اور اس کی بارگاہ میں گڑگڑایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ (النمل: ٢٧/ ٦٢)

"لاچار جب اسے پکارتا ہے تو کون اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے۔"

ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَلِيْمُ ﴾ (حم السجدہ: ۴۱/ ۳۶)

''اگر چوکا مارے تجھے شیطان سے چوکا مارنا تو اللہ کے ساتھ پناہ مانگ، بے شک وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴾ (المؤمنون: ۲۳/ ۹۷۔۹۸)

''کہہ دو اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ شیطان حاضر ہوں۔''

رسولِ اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی یہ دعا لازم پکڑ لو:

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .)) [1]

''میں اللہ تعالیٰ کے پورے پورے کلمات کے ساتھ اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہے۔''

صبح وشام کے وظائف کو مسلسل جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بچانے والا اور وہ شفا دینے والا ہے۔ وباللہ التوفیق!

((وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ .))

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

عبداللہ بن سلیمان منیع

مكة مكرمة ۱۴۲۰ـ ۸ـ ۷

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء: ۲۷۰۸۔ وصحيح الجامع: ۵۲۴۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاسد کے شر سے بچاؤ کے طریقے

﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾

(النساء: ٤/ ٥٤)

''کیا وہ لوگوں کے ساتھ اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو نعمتیں دیں؟''

اگرچہ ساحر کے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے، لیکن حاسد خود شیطان کے مشابہ ہوتا ہے، کیونکہ شیطان کو فساد سے محبت ہے اور وہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا زوال چاہتا ہے اور حاسد بھی انہیں اوصاف کا حامل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے ابلیس علیہ اللعنة نے سیدنا آدم علیہ السلام کے شرف اور فضیلت پر حسد کیا تھا جس کا نتیجہ اس کے انکار سجود اور ہمیشہ کے لیے لعنتی قرار پانے کی شکل میں ظاہر ہوا۔

حاسد کا شر دس طریقوں کے ذریعہ دفع کیا جا سکتا ہے:

پہلا طریقہ: استعاذہ باللہ (اللہ کی پناہ چاہنا):

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے اور اس سے التجا کی جائے۔ اسی کی سورۂ فلق میں تلقین ہے، قرآن کریم میں ہے:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾

(الاعراف: ٧/ ٢٠٠)

''اگر تم کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیش آئے تو تم کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پناہ مانگو۔ بے شک وہی سننے والا جاننے والا ہے!''

یہاں سننے سے مراد دعا کا قبول کرنا ہے، جیسے کہ سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام نے بڑھاپے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹا عطا کیے جانے کا ذکر کر کے کہا:

﴿إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝﴾ (ابراهيم: ١٤/ ٣٩)

''بے شک میرا رب دعائیں قبول کرنے والا ہے۔''

سَمِیعٌ کے ساتھ بعض جگہ عَلِیمٌ اور بعض جگہ بَصِیرٌ مقام کی مناسبت کی وجہ سے آیا ہے۔ جہاں کسی ایسے دشمن کا ذکر ہے جس کو ہم دیکھ نہیں سکتے اور وہ پوشیدہ طور پر شرارتیں کرتا ہے، جیسے شیطان، تو وہاں علیم کا لفظ استعمال کرنا مناسب تھا، کیونکہ علم غیر مرئی (نظر نہ آنے والی) چیزوں پر محیط ہوتا ہے، اور جہاں کسی ایسے دشمن کا ذکر ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے اور جس کی شرارتیں نظر سے پوشیدہ نہیں رہتیں، وہاں بصیر کا لفظ زیادہ موزوں ہے، جس کے معنی ہیں دیکھنے والا۔ چنانچہ اس آیت میں ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝﴾

(المؤمن: ٤٠/ ٥٦)

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں بغیر کسی نازل شدہ دلیل کے جھگڑتے رہتے ہیں، ان کے سینوں میں تکبر بھرا ہوا ہے جہاں تک ان کی رسائی نہیں، اس لیے تم کو چاہیے کہ ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''

اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ قرآن کریم میں اسمائے حسنیٰ کا استعمال نہایت موزوں اور مناسب مقام پر ہوا ہے۔ یہ نہیں کہ کہیں ایک اسم رکھ دیا اور کہیں دوسرا۔

دوسرا طریقہ: اللہ کا خوف اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل:

محسود اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے امر اور نہی کو بجا لائے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور تقویٰ اختیار کرتا ہے، خود اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان اور متولی ہوتا ہے اور اس کو کسی دوسرے حسد وغیرہ کے حوالے نہیں کرتا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِن تَصۡبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔا ﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۲۰)

"اگر تم صبر و استقلال اور تقویٰ اختیار کرو تو ان (حاسد کافروں) کی سازشیں تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائیں گی۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کا خیال رکھو گے تو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ کا لحاظ رکھو گے تو وہ تمہارا نگہبان ہوگا۔" ❶

اور آپ جانتے ہیں کہ جس کو اللہ رکھے اس کو کون چکھے۔

تیسرا طریقہ: حاسد کے حاسدانہ رویے پر صبر کرنا:

حاسد دشمن کے مقابلے میں صبر کیا جائے اور اس کے ایذاء پہنچانے اور تکلیف دینے کا خیال تک دل میں نہ لایا جائے کیونکہ صبر اور اللہ پر بھروسے کا ثمرہ ہمیشہ دشمن پر فتح اور کامیابی ہوتا ہے۔ بے شک بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی نصرت (انسان کے اپنے تخمینہ کے مطابق) کسی قدر دیر سے پہنچتی ہے، لیکن ہمیں اس سے گھبرانا نہیں چاہیے اور دشمن کی سرکشی اور زیادتی کو دیکھ کر بے صبر نہیں ہونا چاہیے۔ مظلوم اپنی کوتاہ نظری کے باعث صرف سرکشی اور زیادتی کو دیکھ سکتا ہے، لیکن اس کا انجام ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اس کی (مظلوم) کی کامیابی پر ہوتا ہے:

﴿ وَمَنۡ عَاقَبَ بِمِثۡلِ مَا عُوقِبَ بِهِۦ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيۡهِ لَيَنصُرَنَّهُ ٱللَّهُ ﴾

(الحج: ۲۲/ ۶۰)

"جس شخص پر ظلم کیا گیا اگر وہ اسی قدر (انصاف کی حدود سے تجاوز نہ کر کے) اس کا انتقام لے اور پھر اس پر دوبارہ زیادتی کی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا اور اس کو دشمن پر فتح دے گا۔"

کیا اللہ تعالیٰ کے اس تاکیدی وعدے میں آپ کو شک ہے؟ یہ آیت کریمہ اس کے حق میں ہے جس نے ایک مرتبہ اپنے حق کے برابر انتقام لیا ہو اور پھر اس پر زیادتی کی گئی۔ لیکن

❶ سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب: ۵۹۔ (حدیث: ۲۵۱۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے ابتداء میں صبر کیا اور اپنے آپ کو انتقام سے باز رکھا تو کیا اس کے حق میں نصرت کا یہ وعدہ اولیت کا حامل نہیں ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ ہمیشہ ظالم کو سزا دیتا ہے۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر (مثلاً) ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر ظلم کرے تو اللہ کا قانون اس کو ہموار کیے بغیر نہیں چھوڑے گا۔

چوتھا طریقہ: توکل علی اللہ (اللہ پر بھروسہ کرنا):

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا جائے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے وہ اس کو تمام پریشانیوں سے بے فکر کر دیتا ہے۔ اگر مخلوق کی طرف سے آپ کو کوئی ایسی تکلیف پہنچے جس کو آپ اپنی قوت اور اپنی طاقت سے رفع نہیں کر سکتے تو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کی نصرت کا امیدوار رہنا کامیابی اور فتح مندی کا مضبوط ترین ذریعہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (الطلاق: ٦٥/ ٣)

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہے۔''

اس لیے جس کی خیر گیری کا خود اللہ تعالیٰ ضامن ہے بھلا وہ بھی کبھی ناکام ہو سکتا ہے؟

ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى﴾ (آل عمران: ٣/ ١١١)

''تمہارے دشمن تم کو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیں گے، البتہ تم کو کسی قدر تکلیف پہنچے گی۔''

آخری فقرے سے مراد ان تکلیفات کا پیش آنا ہے جن سے قانون قدرت نے کسی انسان کو دور نہیں رکھا، جیسے گرمی اور سردی اور بھوک اور پیاس وغیرہ۔ اس کے علاوہ بعض تکلیفیں جو انسان کو پہنچتی ہیں وہ درحقیقت اس کے لیے فائدہ بخش ہوتی ہیں:

﴿وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (البقرۃ: ٢/ ٢١٦)

''ممکن ہے کہ تم ایک بات کو ناپسند کرو، لیکن وہی تمہارے حق میں بہتر ہو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کسی ایسی تکلیف جو انسان کے حق میں خیر کثیر کا باعث ہو اور ایسی تکلیف جس سے دشمن اپنا جی ٹھنڈا کرے ان کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ اللہ پر توکل کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوسری قسم کی تکلیفات سے بچانے کا ذمہ لیا ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ اس کو پہلی قسم کی کوئی تکلیف پیش آئے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ ہر ایک عمل کی جزا اسی کی جنس سے ہوتی ہے اور چونکہ اللہ پر توکل کرنے والے نے تمام دوسری اشیاء سے منہ موڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر بھروسہ کیا ہے، اس لیے آیت مذکورہ ﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق: ۶۵/ ۳) کی رو سے خود اللہ تعالیٰ اس کا ضامن اور کفیل بنا ہے، اس لیے کوئی شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو اگر زمین و آسمان (والے) مل کر بھی اس کے خلاف سازش کریں، تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو ان کی سازش کے شر سے محفوظ رکھ کر اس کی نصرت فرمائے گا۔

توکل کی حقیقت اس کے فوائد اور اس کی ضرورت کا ہم نے اپنی کتاب الفتح القدسی میں مفصل بیان کیا ہے۔ ❶

ہم نے وہاں اس بات پر بھی بحث کی ہے کہ جو لوگ اس مقام کو معلول کہتے ہیں اور عوام کے مقامات سے خیال کرتے ہیں ان کا یہ قول باطل ہے، جس کے دلائل ہم نے وہاں مفصل بیان کیے ہیں اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ توکل کا مقام عارفوں کے بلند ترین مقام میں سے ہے، اور کسی عارف کا مرتبہ کتنا ہی بلند ہو وہ اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے توکل کی مقدار سے اس کے ایمان کا درجہ معلوم ہوتا ہے۔

پانچواں طریقہ: دل کو حاسد کی فکر سے خالی رکھنا:

اپنے دل کو حاسد کے ساتھ مشغول رکھنے اور اس کے بارے میں کچھ سوچنے سے بالکل بچایا جائے اور اگر اس قسم کا کوئی خطرہ دل میں پیدا ہو تو محسود اسے مٹانے کی فکر میں مصروف ہو جائے اور حاسد کی طرف دھیان اور توجہ تک نہ کرے۔ یہ اس کے شر کو رفع کرنے کا

❶ اگر کسی کو یہ کتاب نہ ملے تو وہ امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب احیاء العلوم میں باب التوکل کا مطالعہ کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبردست علاج ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کو اس کا دشمن اس لیے ڈھونڈتا ہے کہ وہ اس سے دست وگریباں ہو جائے، اس صورت میں اگر وہ اپنے دشمن سے گتھم گتھا ہو جائے تو یقیناً وہ بہت کچھ تکلیف پائے گا اور دشمن کو اس پر زور آزمائی کرنے کا موقع مل جائے گا۔ لیکن اگر وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہو اور اس سے بالکل بے رخی کرے تو اس حالت میں اس کے شر سے بچا رہے گا۔ ارواح کی ہو بہو یہی کیفیت ہے۔ حاسد کی روح اپنے محسود کو ایذاء پہنچانے اور تکلیف دینے کی طرف ہر وقت متوجہ رہتی ہے، اس لیے اگر محسود کی روح بھی اس کی طرف متوجہ ہو تو دونوں کے درمیان ایک دائمی آویزش کی صورت پیدا ہوئے گی اور دونوں کی ارواح اس وقت تک بے چین رہیں گی جب تک ان میں سے ایک ہلاک نہ ہو جائے، لیکن اگر محسود اپنی روحانی اور فکری قوتوں کو ادھر متوجہ نہ ہونے دے اور اگر بالفرض اس قسم کا کوئی خطرہ اس کے دل میں پیدا ہو بھی تو اس کو مٹانے اور زائل کرنے میں مشغول ہو تو یہ طرز عمل اس کے حق میں بہت مفید ہوگا۔

حسد ایک آگ ہے جس کے لیے ایندھن کی ضرورت ہے اور جب محسود ایسا طرز عمل اختیار کرے جس سے اس کو ہرگز ایندھن نہ ملے تو اس کے شعلے خود حاسدوں کو بھسم کر ڈالیں گے اور محسود اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

نفوس شریفہ اپنے دشمنوں کے حق میں یہی رویہ اختیار کرتے ہیں اور اس رویے میں ایک ایسی روحانی حلاوت ہے کہ جس نے ایک مرتبہ اس کا مزہ چکھ لیا ہو، اس کو اپنے دشمن کے خیال میں مگن ہونا اور اپنی روحانی اور فکری قوتوں کو ادھر متوجہ رکھنا ایک مصیبت اور عذاب معلوم ہوتا ہے، ان کو اللہ تعالیٰ کی نصرت پر پورا بھروسہ ہوتا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ ہماری اپنی کوششیں اللہ تعالیٰ کی کفالت کے سامنے ہیچ ہیں، اس کے وعدے سچے اور اس کی نصرت سب سے بڑھ کر ہے:

﴿وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ﴾ (التوبۃ: ۹/ ۱۱۱)

''اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اور کون اپنے وعدوں کا سچا ہے؟''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا﴾ (النساء: ٤/ ١٢٢)

''اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون اپنے قول میں سچا ہو سکتا ہے؟''

لیکن اس طریقہ خاص پر عمل کرنے کی اسی سعادت مند کو توفیق ملی ہے جس نے چھٹے طریقے پر عمل کیا ہو جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

چھٹا طریقہ: رضائے الٰہی کی تلاش میں مشغولیت:

اپنی توجہ کو نہایت اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضاء مندی حاصل کرنے پر مرکوز رکھے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اخلاص سے اس حد تک معمور کر دے کہ جہاں نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوساس کا گزر ہوا کرتا تھا وہاں اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے لیے اخلاص اور اس کی خوشنودی کی طلب لبالب بھری ہو۔ اس کی مثال ایک محبّ صادق کی ہے جس کا باطن اپنے محبوب کے خیال سے اس قدر بھرپور ہوتا ہے کہ اس میں یاد محبوب کے سوا اور کسی چیز کی ہرگز گنجائش نہیں ہوتی۔

ایسی حالت میں وہ اس بات کو کب گوارا کر سکتا ہے کہ اس کے قلب میں حاسد کا خیال جاگزیں ہو اور وہ اس سے انتقام لینے کی فکر میں مشغول ہو؟ ایسے خیالات صرف اس دل میں آ سکتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کی طلب نے جگہ نہ بنائی ہو۔ بے شک جب دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے اخلاص نے گھر کر لیا ہو، ان کا نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور وہ دشمن کے تسلط سے محفوظ رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے کلام مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ جب ابلیس کو اپنی نجات سے مایوسی ہوئی تو اس نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کی:

﴿فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝﴾

(ص: ٣٨/ ٨٢۔ ٨٣)

''تیری عزت کی قسم! یقیناً میں ان سب کو گمراہ کروں گا لیکن تیرے مخلص بندے مجھ سے بچے رہیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے بطور تصدیق ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ﴾

(الحجر: ١٥/ ٤٢)

''بے شک میرے بندگان خاص پر تمہارا کچھ بھی تسلط نہیں ہوگا، بلکہ تمہاری جماعت میں وہی گمراہ لوگ داخل ہوں گے جو اپنے اختیار سے تمہاری پیروی کریں گے۔''

اور یوسف علیہ السلام کے حق میں ارشاد باری ہے:

﴿كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ﴾

(یوسف: ١٢/ ٢٤)

''اس طرح ہم نے اس سے برائی اور بے حیائی کو دور کیا، کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔''

گویا جو شخص اس قلعہ میں داخل ہوا وہ بڑا سعادت مند ہے، وہ ہر قسم کے خوف سے امن میں رہے گا اور دشمن اس کے قریب نہیں جا سکے گا۔

ساتواں طریقہ: گناہوں سے استغفار:

آدمی کو اپنے گناہوں سے تائب ہونا چاہیے کیونکہ دشمن کے مسلط ہونے کا سب سے بڑا سبب انسان کے اپنے گناہ ہوتے ہیں۔

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾ (الشوریٰ: ٤٢/ ٣٠)

''جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کا کسب وعمل ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو (جو اس امت کے برگزیدہ ترین افراد کا مجموعہ تھے) جنگ اُحد کے موقع پر اس طرح مخاطب کیا گیا ہے:

﴿أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ﴾ (آل عمران: ٣/ ١٦٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا جب تم کو مصیبت پہنچی، حالانکہ تم اس سے دگنی مصیبت اپنے دشمنوں کو پہنچا چکے تھے تو کہنے لگے کہ ہائیں! یہ مصیبت کہاں سے؟ (اے محمد ﷺ!) ان سے صاف کہہ دیں کہ یہ مصیبت تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔''

الغرض انسان کو جو تکلیف بھی آئے وہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوگی خواہ اس کو اپنے ان گناہوں کا علم ہو یا نہ ہو، کیونکہ جن گناہوں کا انسان کو علم ہوتا ہے ان سے کئی گناہ ایسے گناہ ہوتے ہیں جن کا اس کو علم نہیں ہوتا اور وہ ان کو بھول چکا ہوتا ہے۔ ایک مشہور دعائے ماثورہ میں ہے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَاَنَا اَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ .)) [1]

''اے اللہ!...... میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں نے دانستہ تیرے ساتھ کسی کو شریک بنایا ہو اور میں ان گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں جن کو میں نہیں جانتا۔''

اس لیے انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنے ان گناہوں کی بابت بھی معافی اور مغفرت طلب کرے جن کو وہ نہیں جانتا ہے اور جن کی شامت سے اس کو مصائب اور تکالیف پیش آتی ہیں۔

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کسی نے ان سے سخت کلامی کی اور انہیں برا بھلا کہا۔ وہ بزرگ فوراً اپنے گھر میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کبریائی میں گریہ زاری کی اور گڑگڑائے اور اپنے دانستہ یا نادانستہ گناہوں کی بخشش طلب کی، پھر باہر نکل کر اس شخص سے اس طرح مخاطب ہوئے: ''میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کر لی ہے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم کو مجھ پر مسلط فرمایا تھا۔''

ہم کسی موقع پر ذکر کریں گے کہ دنیا بھر میں شر کی جتنی قسمیں پائی جاتی ہیں وہ بنی نوع

---

[1] الادب المفرد للبخاری، حدیث: ۷۱٦۔ مسند احمد: ٤/ ٤٠٣۔ وللحدیث طرق و شواھد.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کے گناہوں اور ان کے نتائج و اسباب تک محدود ہیں، ❷ اگر انسان گناہوں سے سلامت رہے تو ان کے نتائج سے بھی ضرور سلامت رہے گا۔ اس لیے اگر کسی شخص پر دشمن مسلط ہو اور اس پر زیادتی کرے اور اس کو تکلیف پہنچائے تو اس کے لیے مفید ترین تدبیر یہ ہے کہ وہ سچے دل سے توبہ کرے اور اس کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ بجائے اس کے کہ دشمن سے انتقام لینے کی فکر کرے، اپنے گناہوں اور عیوب پر نظر ڈالے اور ان سے تائب ہو کر اپنے اعمال کی اصلاح میں مشغول ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت اور اس کی نصرت فرمائے گا۔

آٹھواں طریقہ: صدقہ اور نیک اعمال کا لازمی اہتمام:

ممکن حد تک صدقہ دینا اور نیکی کرنا ہر بلا، مصیبت، نظر بد اور حسد کا شر دفع کرنے میں حیرت انگیز اثر رکھتے ہیں۔ زمانہ قدیم اور زمانہ حال میں مختلف لوگوں نے تجربے کیے حتیٰ کہ اب یہ بات مسلم ہو چکی ہے کہ صدقہ دینے والے اور نیکی کرنے والے اشخاص نظر بد اور حسد کے شر سے محفوظ رہتے ہیں اور اگر ان کو کسی سے کوئی مصیبت پہنچ بھی جائے تو ان کا انجام اچھا ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اور اس کی تائید ان کے شامل حال رہتی ہے۔ صدقہ دینے والے محسن کے لیے اس کا صدقہ اور احسان ایک قلعہ ہے، ایک ڈھال ہے جو اس کے محافظ ہوتے ہیں۔

مختصر بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر نعمت کو چھن جانے سے بچاتا ہے۔ اور نعمت کے چھن جانے کا ایک قوی ترین سبب حاسد کا حسد ہے جس کا دل نعمت زائل ہوئے بغیر ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ اس لیے آدمی کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کرنا چاہیے جس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اس کی خوشنودی حاصل کرنے میں صرف کیا جائے، اور یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بڑھ کر اور کوئی چیز نعمت کو زائل نہیں کرتی، اور اسی کا نام کفران نعمت ہے جس کا انجام بعض اوقات یا اکثر اوقات کفر ہوتا ہے، والعیاذ باللہ۔

---

❷ الجواب الکافی میں مصنف رحمہ اللہ نے اس پر مفصل بحث کی ہے اور اس کتاب کا اردو ترجمہ دار الابلاغ نے پوری تحقیق اور التزام کے ساتھ شائع کر دیا ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواں طریقہ: آتشِ حسد کو احسان سے بجھانا:

حاسد کی آتش حسد کے شراروں کو اس کے ساتھ احسان کر کے بجھایا جائے اور جس قدر وہ زیادتی کرے اتنا ہی اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے اور اس کے ساتھ اظہار ہمدردی کر کے ہر طرح اس کی مدد کی جائے۔ لیکن دشمن سے اس قسم کا سلوک کرنا نفس پر نہایت ہی گراں گزرتا ہے اور بہت کم خوش نصیب اور سعادت مند لوگوں کو ایسا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾﴾ (حم السجدہ: ٤١/ ٣٤۔ ٣٥)

''نیکی اور برائی ایک جیسی نہیں۔ تم برائی کے بدلے میں اچھے سے اچھا سلوک کرو جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن تمہارا سرگرم دوست بن جائے گا۔ لیکن اس کی توفیق انہیں کو دی جاتی ہے جو صبر اور ثابت قدم کی صفت رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرنے والا کوئی بڑا ہی سعادت مند ہوگا۔''

رسول اللہ ﷺ نے ایک نبی علیہ السلام کا حال بیان فرمایا کہ ان کی قوم نے راہ حق میں ان کو پتھروں سے مار مار کر خون آلود کیا تو انہوں نے اپنے چہرے سے خون کو پونچھتے ہوئے کہا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.)) [1]

''اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔''

اس ایک ہی کلمے میں انہوں نے احسان کے چار مقامات کو جمع کر لیا:

① ان کی سخت ترین برائی کو معاف کیا۔

② ان کے لیے بخشش طلب کی۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ٥٢۔ حدیث الغار، حدیث: ٣٤٧٧۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب غزوة احد، حدیث: ١٧٩٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ خود ان کے لیے ایک عذر پیش کیا کہ وہ نہیں جانتے۔

④ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کو زیادہ قریب لانے کے لیے ان کی نسبت اپنی طرف کی اور کہا کہ یہ میری قوم ہے۔

جیسے کوئی شخص کسی حاکم کے پاس سفارش کرتے ہوئے کہتا ہے: یہ میرا عزیز ہے، میرا بیٹا یا میرا دوست ہے۔ اس سے اس حاکم کو مہربان کرنا اور شفاعت کو زیادہ مؤثر بنانا مقصود ہوتا ہے۔ اگر چہ اس مقام کا حاصل کرنا دشوار ہے، پھر بھی اس کو آسان بنانے کا ایک طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے دل میں سوچ لو کہ آخر تم نے بھی تو گناہ کیے ہیں، جن کی سزا سے تم خوفزدہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے امیدوار ہو، اور اس پر اکتفاء نہیں بلکہ تم یہ بھی چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فضل اور انعام فرمائے اور تم کو جنت میں داخل کر کے اونچے درجات سے سرفراز فرمائے۔ جب تم اپنے حق میں اللہ تعالیٰ سے یہ سلوک چاہتے ہو کہ تو اس سے پہلے تم کو چاہیے کہ خود اپنے حاسدوں اور بدخواہوں سے جو تمہارے گنہگار ہیں، عفو اور احسان کا سلوک کرو، یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے ایسا ہی سلوک کرے گا، کیونکہ جزا عمل کی قسم سے ہوتی ہے۔ بصورت دیگر تم کو اللہ تعالیٰ سے اس قسم کے سلوک کی توقع رکھنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ علاوہ ازیں اگر تم اپنے دشمن سے درگزر کر کے اس پر احسان کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس میں تمہاری امداد فرمائے گا اور تمہارے لیے یہ مشکل اور دشوار عمل آسان ہو جائے گا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے قرابت والوں کی شکایت کی کہ میں ان سے نیکی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تک تم اس عمل پر قائم رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک غیبی مددگار رہے گا۔'' [1]

قطع نظر آخرت کے ثواب اور اجر کے، اس دنیا میں بھی ایسا شخص لوگوں میں ہر دلعزیز ہوتا ہے۔۔۔ اس کے ثناء خواں رہتے ہیں اور دشمن کے مقابلے میں وہ ہمیشہ اس کا ساتھ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة، باب صلة الرحم، حديث: ٢٥٥٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں کیونکہ جو شخص کسی دوسرے پر احسان کرتا ہے اور دوسرا اس سے برائی کرتا ہے تو ہر ایک شخص فطری طور پر اول الذکر کا ساتھ دے گا اور دوسرا ان کے نزدیک قابل ملامت ہوگا۔ اس لیے دشمن پر احسان کر کے تم نے گویا نا معلوم طور پر اپنے لیے ساتھیوں اور مددگاروں کا لشکر بنالیا جو نہ تم سے تنخواہ مانگتے ہیں اور نہ روٹی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

حاسد کے لیے ایسی حالت میں دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اس کے متواتر احسانات سے متاثر ہو کر حسد چھوڑ دے اور اس کا بندۂ احسان بن جائے۔ اس صورت میں وہ دونوں شیر و شکر ہو کر ایک دوسرے کے دوست بن جائیں گے، اور اگر بالفرض اس کا خبیث نفس اس کو حسد چھوڑنے نہیں دیتا اور وہ اپنے محسود کو ضرر پہنچانے اور تکلیف دینے سے باز نہیں آتا تو اس کا انجام یقیناً حاسد کی ہلاکت ہوگا۔

الغرض تم اپنے حاسد اور بدخواہ کے ساتھ احسان کر کے اس کو نیچا دکھا سکتے ہو اور خود تم کو وہ سچی خوشی حاصل ہوسکتی ہے جس کے حصول کا انتقام کی حالت میں ہرگز تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے، وھو الموفق والمعین۔

اس مقام پر پہنچنے میں انسان کو پورے ایک سو سے زائد دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں جن کی تفصیل کسی دوسرے موقع پر کی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دسواں طریقہ: عالم اسباب نظر انداز کر کے خالق حقیقی کو نفع وضرر کا مالک سمجھنا:

یہ طریقہ مذکورہ بالا سب طریقوں کا جامع ہے اور ان سب کا اسی پر مدار ہے، یعنی تمام ظاہری اسباب سے اپنی نظر کو آگے بڑھا کر مسبب الاسباب پر اپنی نظر جمانا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ تمام علل اور اسباب خالق تعالیٰ کے ارادے اور اس کی قدرت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس کے اذن کے بغیر کچھ بھی ضرر یا نفع نہیں پہنچا سکتے۔ وہی کسی کے دل میں ڈالتا ہے کہ تم سے احسان کرے اور وہی کسی کے دل میں ایک ایسی صفت پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ تمہارے ساتھ برائی کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔

﴿ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِفَضۡلِهٖ ﴾ (یونس: ۱۰/ ۱۰۷)

''اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے اور کوئی بھی اس کو دور نہیں کر سکتا اور اگر وہ تمہارے حق میں بھلائی کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کی مہربانی کو رد نہیں کر سکتا۔''

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب کر کے فرمایا:

''تم جان لو کہ اگر تمام لوگ اکٹھے ہو کر تم کو کوئی نفع پہنچانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقدر نہ کیا ہو تم وہ ہرگز تم کو وہ نفع نہیں پہنچا سکیں گے۔ اسی طرح اگر وہ سب اکٹھے ہو کر تم کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تقدیر میں نہیں لکھی ہے تو وہ ہرگز تم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے۔'' [1]

جب انسان اس حقیقت کو پیش نظر رکھ لے اور اپنے عقیدۂ توحید کو خالص کرے تو اس کے دل سے ماسوا اللہ کا خوف نکل جاتا ہے اور وہ دشمن کی مخالفانہ کوششوں کو ایک تنکے کی وقعت نہیں دیتا، کیونکہ اس کی امید اور خوف صرف اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے، وہ صرف اللہ سے رجوع کرتا ہے اور اسی پر توکل کرتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ اپنی فکری قوتوں کو دشمن سے ڈرنے اور اس سے انتقام لینے کے خیال میں صرف کرے گا تو اس سے اس کے عقیدۂ توحید میں نقصان آ جائے گا جس کو وہ ہمیشہ خالص اور کامل رکھنا چاہتا ہے، اور اس حال میں خود اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا اور اس کو حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے بچاتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٨﴾﴾

(الحج: ۲۲/ ۳۸)

''بے شک اللہ تعالیٰ مومنوں کی حمایت فرماتا ہے۔ بے شک وہ کسی بھی خیانت کرنے والے اور ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا۔''

اس لیے اگر کسی شخص کا ایمان کامل ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی حمایت فرمائے گا، کیونکہ

[1] سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب: ۵۹۔ حدیث: ۲۵۱۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے وعدے سچے ہیں اور ان کے خلاف ہونا ناممکن ہے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ اس کی حمایت کما حقہ نہیں فرماتا تو یقیناً سمجھ لو کہ تناہی اس شخص کا ایمان ناقص ہوگا۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص پوری طرح اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے یکسر منہ پھیر لیتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ پھیر لیتا ہے۔ لیکن جو شخص کبھی کبھی اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی کبھی کبھی اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

الغرض توحید ایک مضبوط قلعہ ہے اور جو شخص اس کے اندر داخل ہوا وہ تمام بلاؤں اور مصائب سے بچا رہے ہوگا۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے ہر ایک چیز ڈرتی ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ ہر ایک چیز سے ڈرتا ہے۔

خلاصہ بحث:

یہ پورے دس طریقے ہیں جن کے ذریعے حاسد، ساحر اور نظر بد لگانے والے کا شکر دفع کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس سے مفید تر کوئی بات نہیں کہ انسان پوری طرح اپنے اللہ کی طرف متوجہ ہو، اسی پر اس کا بھروسہ ہو اور اس کے بغیر کسی کا خوف دل میں نہ لائے اور نہ کسی سے امید رکھے، اس کا دل اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کے ساتھ اٹکا ہوا نہ ہو اور نہ وہ کسی دوسرے کو مصیبت کے وقت پکارے نہ اس سے فریاد کرے، کیونکہ جس کے دل میں کسی دوسری چیز کی محبت ہو اور اس کے ساتھ اس کا دل معلق ہو یا اس کے خوف اور امید کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نہ ہو یا کسی دوسرے کا خوف اس کے دل میں جاگزیں ہو تو وہ اسی غیر کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نگہبانی اٹھا لیتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا قانون حکمت ہے اور اس میں تبدیلی نہیں آتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
22660

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دارُالابلاغ

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ